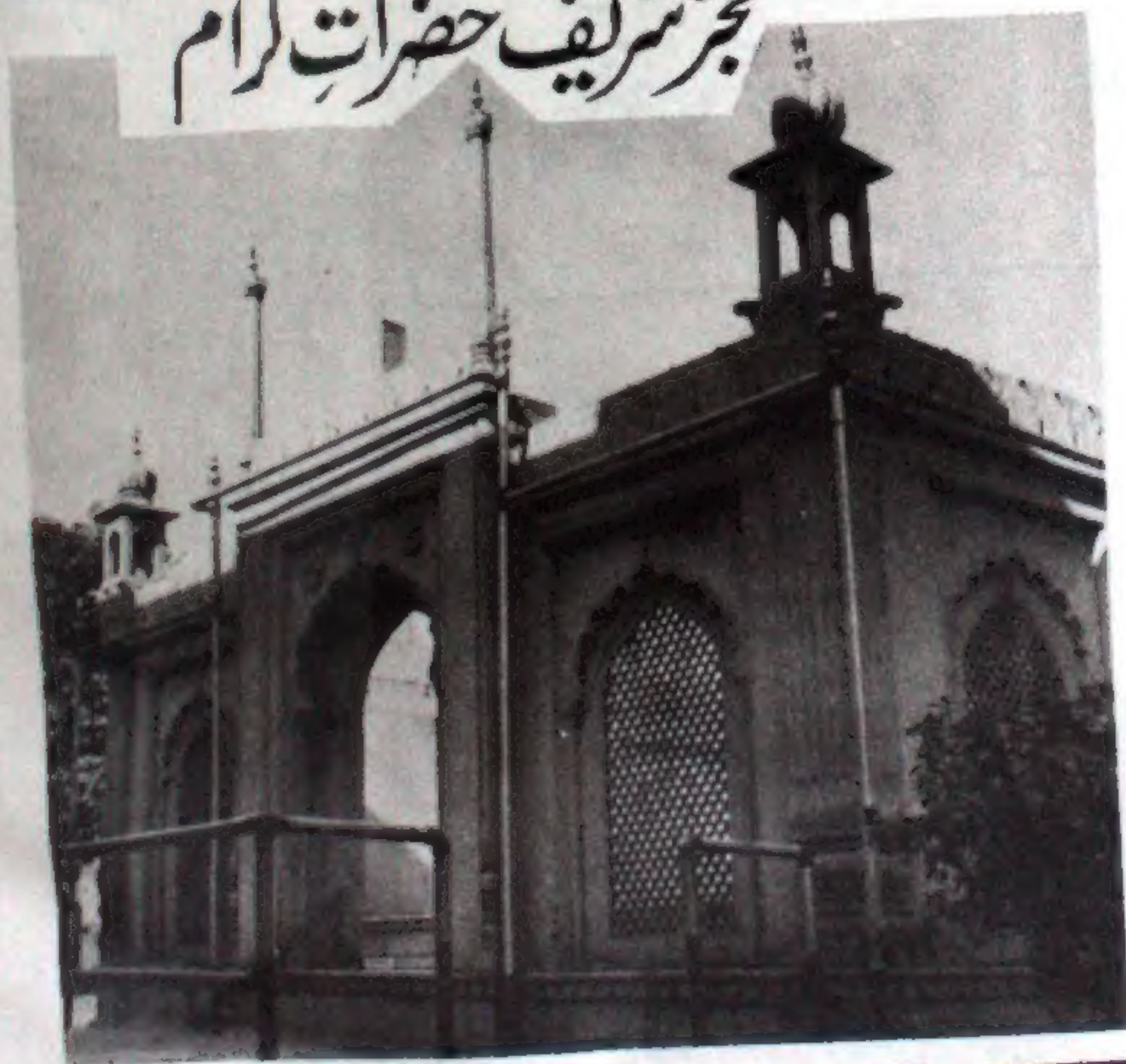




مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ

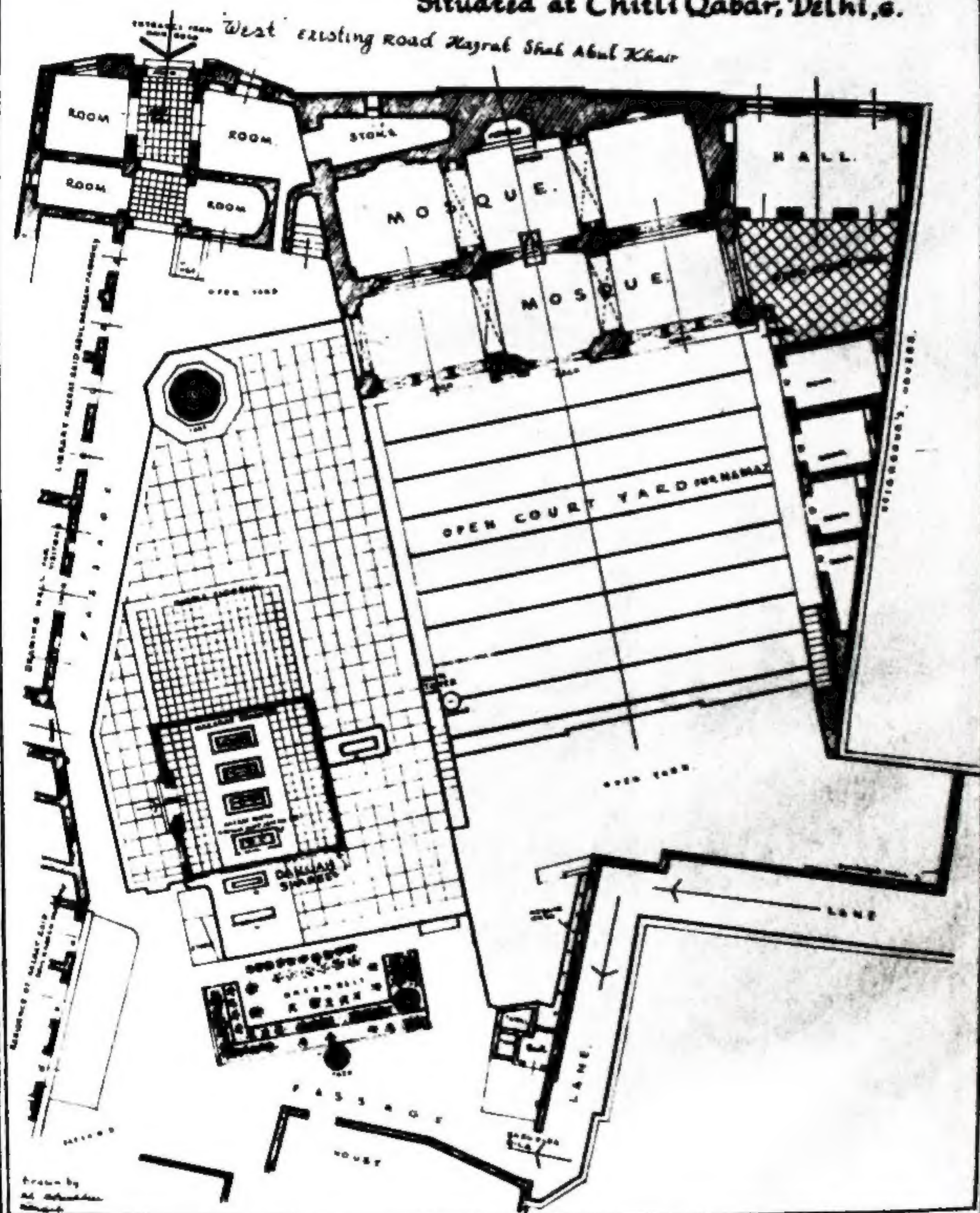


محرّم شریف حضرات کرام



نقشہ خالقہ ارشاد پناہ
المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Plan Showing The Mosque and Dargah Shareef
Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi
Situatd at Chilli Qabar, Delhi, S.



ہندوستان کی ایک عظیم الشان علمی و ادبی تحریک
ہندوستان کی ایک عظیم الشان علمی و ادبی تحریک
سلسلہ مطبوعات شاہ ابوالخیر اکادمی

مناجح السیر

و مدارج الخیر

ابوالحسن زید مجددی فاروقی عفی اللہ عنہ و عن الدیہ حسن السیما و

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہما،
شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی

کال پرنٹنگ دہلی

ماہی عبد الغفار پیرن تاجران کتب ارگ بازار قندھار افغانستان ۲۲۳

فہرست مضامین منہاج السیر مدارج النحر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	بیان مختصر از بست مراقبات	۵۵	مراقبات
۴	بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر	۶۰	مدارج اول دائرہ امکان
۵	بعض اصطلاحات و بیان آن	۶۱	مدارج دوم دائرہ ولایت صغری
۶	و بیاض رسالہ	۶۲	مراقبات لطائف خمسہ
۸	مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان	۶۲	تذیل و تحقیق کلام حضرت مسکین
۱۱	عصر امانت -	۶۸	مدارج سوم دائرہ ولایت کبری
۱۳	کلام جمیل از حضرات عالی قدر	۷۰	مراقبہ اسم الظاہر
۱۵	دائرہ امکان	۷۰	مراقبہ شرح صدر
۱۷	لطائف عشرہ	۷۱	مدارج چہارم دائرہ ولایت علیا
۲۹	بیان دہ اصول کہ بہ مقامات عشرہ	۷۲	مراقبہ اسم الباطن
۳۲	موسوم اند	۷۴	مدارج پنجم دائرہ کمالات ثلاثہ
۳۲	یازدہ کمالات مصطلحہ	۷۴	کمالات نبوت
۴۰	طرق الوصول	۷۵	فائدہ
۴۱	رابطہ	۷۶	کمالات رسالت
۴۲	ذکر شریف -	۷۶	کمالات اول العزم
۴۳	ذکر اسم ذات	۷۷	مدارج ششم حقائق الہیہ
۴۶	سیر لطائف در دائرہ ظلال کہ آن را	۷۸	حقیقت کعبہ ربانی
۵۲	ولایت صغری گویند	۷۸	حقیقت و شرآن کریم
۵۳	ذکر نفی و اثبات	۷۹	حقیقت صلاۃ
	تنبیہ	۸۰	معبودیت صرفہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۰	مدح ہفتم حقائق انبیاء	۸۴	لا تعین و حضرت اطلاق
۸۰	حقیقت ابراہیمی	۸۵	تتمہ در بیان بعض حقائق دیگر
۸۱	حقیقت موسوی	۸۶	خاتمہ در بیان بعض فوائد
۸۱	حقیقت محمدی	۹۳	شجرہ شریفہ
۸۲	حقیقت احمدی	۹۵	قطعات تاریخ از تالیف طبع
۸۳	حُب صرفہ		رسالہ

بیان مختصر از بست مراقبات کہ در دو اسبعمی باشد

ردیف	نام مراقبہ	نام از کہ مراقبہ می شد	منشاء سیف	مورد سیف	قدمی
۱	احدیت	دائرہ امکان	ذات پاک احدی متصف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان است	قلب	قدمی
۲	معیت ابتلاء سیر اسم الظاہر	ولایت صغریٰ	ذات پاک پروردگار کہ باماست	قلب	قدمی
۳	اقربیت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بازمیست	نفس مع لطائف خمسہ	قدمی
۴	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ او را دوست	نفس	قدمی
۵	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	می دارد و من را دوست می دارد	نفس	قدمی
۶	محبت سیر اسم الظاہر	ولایت کبریٰ	" " "	نفس	قدمی
۷	محبت سیر اسم الباطن	ولایت علیا	" " "	باد - آب - آتش	قدمی
۸	کمالات نبوت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	خاک	قدمی
۹	کمالات رسالت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۰	کمالات اولو العزم	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۱	حقیقت کعب ربانی	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۲	حقیقت قرآن کریم	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۳	حقیقت صلاۃ	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیئت وحدانی	قدمی

شمار	نام مراقبه	نام مذکور در مراقبه می باشد	منشأ بنیض	مورد بنیض	نوع
۱۳	مجبوریت صرفه	حقائق الهیه	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	نظری
۱۵	حقیقت ابراهیمی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	قدمی
۱۶	حقیقت موسوی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	قدمی
۱۷	حقیقت محمدی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	قدمی
۱۸	حقیقت احمدی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	قدمی
۱۹	حب صرفه	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	قدمی
۲۰	لاتعین حضرت اطلاق	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	هیت و وحدانی	نظری

بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر

نفس	هوا	آب	آتش	خاک
قلب	روح	سر	خفی	اخفی
لطائف خمسہ عالم خلق	لطائف خمسہ عالم امر			

نفس توان به موسیٰ بنیض شدن
 کین نفس غیبی بنیض شدن
 خست جامی قدی سرنگه
 قدی و منی باره اسمان دانند
 کعبه ای
 کعبه ای

بَعْضُ اصْطِلَاحَاتِ بَيَانِ

ذات بخت
غیب ہوتی
محاصرہ
مکاشفہ
مشاہدہ
جذبہ
واردات
جمعیت
حضور
فنا

ذات پاک پروردگار بدون ملاحظہ صفات
ذات احدیت بہ اعتبار لا تعین -
تجلی فعلی یعنی تجلی صفت تکوین مرتبہ اولی
تجلی صفات پروردگار - مرتبہ ثانیہ
تجلی ذات و حب ذات - مرتبہ ثالثہ
کشش لطائف بہ اصول والی اصول الاصول
ورود فیضان الہی بر قلب کہ آن را عدم و وجود عدم نیز گویند -
در قلب و سوسہ را جائے نہ ماند -
قلب در ہمہ وقت متوجہ بہ حق سبحانہ باشد -
دوام آگاہی و حضور کہ چیزے مزاجم آن نہ شود و شعور بہ وجود خود ہم
نہ ماند -

{ فنا
جمع الجمع
عین الیقین
جمع و تسبؤل
شہود
وصول و ہود
پرداخت

ہر سہ بہ یک معنی کہ شعور بے شعوری خود ہم نہ ماند
الہینان قلب یعنی جمعیت فاطر و دوام قبول و لہا حاصل شود -
ہر دو بہ یک معنی کہ دل واقف و آگاہ و نگران بہ حق سبحانہ باشد
بہ وقت ذکر اسم ذات مفہوم اسم شریف در لحاظ باشد کہ ذات
پاک موصوف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَى مَنْ رَأَى اللَّهُ تَقَلُّبَهُ فِي السَّاجِدِينَ فَأَرْسَلَهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِّلْحِكْمَةِ وَالْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ وَرَفَعَ ذِكْرَهُ فِي الْمَلَا
ئِكَةِ عَلَى الْيَوْمِ الَّذِي وَجَّعَهُ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَكْرَمَهُ بِالمُخَاطَبَةِ
وَالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُرَاقِبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَخَصَّصَهُ بِالْوَسِيلَةِ
وَالْفَضِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ يَوْمَ لَا تُغْنِي شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ هُوَ سَيِّدُنَا وَ
سَنَدُنَا وَوَسِيلَتُنَا وَشَفِيعَتُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَشَفِيعُ
الْمُذْنِبِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَتَحَ اللَّهُ بِهِ أَدْنَا صَمَاءَ وَأَعْيَنَا عَمِيًّا وَالسَّنَابُكُمَا
وَقَلُوبًا غُلْفًا جَزَى اللَّهُ عَنْ أُمِّيهِ خَيْرَ فُلْجَانٍ رَأَى بِهِ نَبِيًّا عَنْ أُمِّيهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ وَدَاوُدَ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضًى وَلِحَقِّهِ
أَدَاءً وَأَوْلَادِيْنِهِ نَجَاءً وَأَوْلَادِيْنِهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا وَسَلَامًا كَثِيرًا أَدَامًا أَبَدًا عَدَدَ
خَلْقِكَ وَسِرِّ رِضَاكَ وَنَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ وَبَعْدُ -

ذرة بے مقدار و بوندہ ناکار ابوالحسن زید فاروقی مجددی نسباً و نقشبندی مجددی مشرباً و
دہلوی مولد اوسکنا فتح اللہ بصیرتہ و اورشہ معارف آبابہ و معاسین اجدادہ
عرض می نماید کہ یکے از دوستان صاف منش و سالکان پاک روش بعضاً از معارف حضرات مجددیہ
را بے نوعی بیان فرمود کہ بہ گوش فقیر ازان نوع کلامی نہ رسیدہ بود فقیر مراجعہ بہ تالیفات
اساطین حضرات مجددیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ نمود و الیک یا شہداء الکبیر لیتی
راحعت الیہا - معمولات منظرہی از حضرت شاہ نعیم اللہ بہر لکھی قدس سرہ ذین کتاب

رسالہ کحل الجواهر از دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ متخلص بہ وصفت و شہر بہ شاہ گل دسترس سرہ
 در سالہ حضرت مولوی غلام محیی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانان شہید قدس سرہ
 بہ صورت اختصار آورده شدہ و ہما من احسن الرسائل فی ہذا الباب - وایضاح الطریقہ
 در سائل سبعہ سیارہ و مقامات مظہری و مکاتیب شریفہ از حضرت شاہ غلام علی قدس
 سرہ - و ہدایت الطالبین از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ این رسالہ شریفہ بہ غایت تحقیق
 در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ بلکہ حضرت ایشان بہ وجہ تمام مطالعہ
 فرمودہ تصدیق مضامین شریفہ فرمودہ اند - و مراتب الوصول از حضرت شاہ رؤف احمد
 مجددی بھوپالی قدس سرہ - این رسالہ نیز در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ
 و حضرت ایشان جستہ جستہ مطالعہ فرمودہ تصدیق نمودہ اند - و انہار اربعہ از حضرت شاہ احمد
 سعید قدس سرہ - اگرچہ حضرت مولف از اکابر خلفائے حضرت شاہ صاحب ہستند لیکن تالیف
 این رسالہ در حیات ایشان نہ شدہ - بعد از ارتحال ایشان در عرصہ ۷۰ سال تالیف شدہ
 یقول الفقیر ہذا فی آخر رسالۃ الیٰ تعمد علیہا فی ہذا الباب - این رسائل را
 فقیر بہ وجہ کمال مطالعہ نمود و در بعض مسائل مراجعہ بہ مکتوبات قدسی آیات و رسالہ مبدا و
 معاد نیز کردہ شد - از مطالعہ و مراجعہ این رسائل مبارکہ معلوم شد کہ آن عزیز وافر تمیز عبارت
 حضرات را بہ وجہ نیک مطالعہ نہ کردہ - و یا اقتصار بر مطالعہ آن رسائل کردہ کہ درین ول
 بہ ظہور رسیدہ اند - چہ رسائل حضرات عنقا صفت گشتہ - اگر بہ نوع رسالہ بہ دست می رسد
 از اقتناء دیگرے معذور می ماند - و ظاہر است کہ در بعض مسائل و بالخصوص در جزئیات اگر
 در کتابہ اجمال می باشد در دیگرے تفصیل بہ دست می رسد - درین مسائل عقل بے چارہ آوارہ و
 سرگردان است - معارفی را کہ این حضرات بیان فرمودہ اند از ادراک گنیہ آن عوام را بہ رسد
 کہ خواص را ہم غیر از اظہار عجز نصیب نیست - در جولان گاہ اخص خواص دیگران را چہ یار اسے
 سیاق - دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ از فرزند قازن الرحمہ حضرت محمد سعید فرزند حضرت مجدد
 قدس اللہ سرہ ہم می نویسند - بعد از ان معاملہ از عقل و فہم ما و شما برتر است اللہ تعالی سبحانہ
 بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ - قالوا حِبُّ
 عَلَیْکَ اَیُّهَا الطَّالِبُ لِلْحَقِّ وَالشَّارِحُ فِي الصِّدْقِ اَنْ لَا تُتِکَرَّ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی
 فَاِنَّهُمْ اَلْوَسِیْلَةُ بَیْنَکَ وَبَیْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْخَلِیْفَةُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّسُوْلِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا كُنْتَ فِي الْمَدَارِجِ غَيْرًا
لَا تَكُنْ مُنْكَرًا قَتْمًا أَمْوُسًا
فَإِذَا لَمْ تَرَ الْهَلَالَ فَسَلِّمْ
ثُمَّ أَبْصُرْتَ حَاذِ قَالَ ثَمَّاسًا
يَطْوِي الرِّجَالَ لَا يُلْقِصَ سِرًا
لِأُنَاسٍ سَرَّ أَوْهَ بِالْأَنْصَاسِ

ازین جهت به خیال فقیر آمد که رساله درین باب تالیف باید کرد که قواعد و اصول و لطایف و طریقه ذکر شریف و مراقبات و فوائد را به لفظ مختصر بیان نماید و ما خود از رسائل فوق الذکر بود بل الی حدیث کثیر منقول به الفاظ مبارکه حضرات باشد تا برادران طریقت و طالبان حقیقت فوائد یابند و به موجب الدال علی الخیر کفای علیہ برای فقیر باعث از دیار اجرو و مرحمت پروردگار گردد۔ لذلک این عاجز مستعیناً باللہ و متوکلّاً علیہ در صد و تحریر این رساله شریف گشت۔ چون که این لاشی از فرق تا به قدم غرق احسان های مخدوم انا هم و مرشد خاص و عام۔ فخر امثال و اماجد حضرت سیدی الوالد مولانا شاه محمد الدین عبد اللہ ابو الخیر قدس اللہ سرہ و آقا صاحب علی بن برکاتہ و اسرار می باشد۔ هر چه درین رساله از خیر و خوبی پدید آید فمن اللہ و ازین التفات آن مصدر الخیرات والبرکات است و هر چه از نقص و خطا سرزند فیما کسبت یداً و من نفسه ان النفس لا تارة بالشوء الا ما رجم ساری۔ تجا و سر اللہ عن سنیاته و اقال عشراته و وفقه لا يتغلب من ضایته۔ ازین جهت انکها سأل لفضله العظیم و تیمنا باسمه الکریم۔ تا این رساله مناجات السیر و مدارج الخیر نهاده شد تقبلها اللہ بقبول حسن و انبتنا نباتاً لحسننا و نفع بها السائلین الی جناب قدس سرہ و المتطالعین الی معالیم جبروتہ۔ و اقول مستعیناً باللہ و متوکللاً علیہ فإنه لا حول ولا قوة الا به۔

درمانده به تارسانی و لواپوسی
گرامانه رسیدیم تو شاید برسی

با این همه به حاصلی و هیچ کسی
دادیم ترا از گنج مقصود نشان

مقدمه در بیان آفرینش و خلقت انسان

در بیان آفرینش و خلقت انسان۔ خواص بحر معنی حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ

سرود به وجه خوب و نهج مرغوب در او آخر دفتر چهارم از مثنوی شریف می فرمایند۔
 سالها مردے کہ در شہرے بود
 شہر دیگر بیدار و پُر نیک و بد
 کہ من اینجا بودہ ام این شہر نو
 بل چنان دانند کہ خود پیوستہ او
 چہ عجب گر روح موطنہائے خویش
 می نیار دیادگان دنیا جو خواب
 چند نوبت آزمود سی خواب را
 خاصہ چندین شہر ہمارا کوفتہ
 اجتہادِ محرم ناکردہ کہ تا
 سرمدون آوردش از بحر راز
 یک زمان کش چشم در خوابے رود
 ہیچ دریادش نیاید شہر خود
 نیست آن من در اینجا یکم گرد
 ہم درین شہرش بد است ابداع و خو
 کہ بدستش مسکن و میلاد پیش
 می فرو پوشد چو اختر را سحاب
 خواب دنیا را همان بین زابتلا
 گرد ہا از درک او تار و منستہ
 دل شود صاف و ببیند ماجرا
 اول و آخر ببیند چشم باز

الحوار و منازل خلقت آدمی از ابتدا

آمدہ اول بہ تسلیم جماد
 سالها اندر نباتی عمر کرد
 وز نباتی چون بہ حیوانی فتاد
 جز بہمان میلے کہ آرد سوے آن
 ہجو میل کو دکان با مادران
 ہجو میل مضطر بہر نو مرید
 جزو عقل این ازان عقل کل است
 سایہ اش فانی شود آخر درو
 سایہ شاخ درخت اے نیک بخت
 باز از حیوان سوے انسانیش
 ہچنین تسلیم تا تسلیم رفت
 وز جمادی در نباتی او فتاد
 وز جمادی یاد ناورد از نبرد
 نامدش حال نباتی ہیچ یاد
 خاصہ در وقت بہار و ضمیران
 ترمیل خود نہ داند در لبان
 سوے آن پیر جوان بخت مجید
 جنبش این مایہ زان شاخ گل است
 پس بداند ترمیل جست و جو
 کے بجنبد گر نہ جنبد این درخت
 می کشد آن خالقے کہ دانیش
 تا شد اکنون عاقل و دانا و زفت

عقلہائے اولینش یاد نیست
تا ہر زین عقل پر حرص و طلب
گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد ز پیش
باز از ان خوابش بہ بیداری کشند
کہ چہ غم بود آنچہ می خورد دم بہ خواب
چون نہ دانستم کہ غم و اعتلال
ہمچنین دنیا کہ حلیم نام است
تا براید ناگہان صبح اجل
خندہ اش گیرد از ان غم ہائے خویش
تخلیق حضرت آدم علیہ السلام بہ چہ طور بودہ ما از قرآن مجید و احادیث صحیحہ این قدر

ثابت است کہ۔ اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِیْنٍ فَاِذَا اسْوٰیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ۔ وَاَعٰلَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَلْھَوٰی اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِمْ نُوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَاللّٰہُ اَنْتَبَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْھَا وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا۔ و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَۃٍ قَبْضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْا اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْھُمْ الْاَبَیْضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ و فرمودہ خَلَقَ اللّٰہُ التَّرْبَیۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْھَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ خَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنِیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوۃَ یَوْمَ الثَّلَاثِ اَتَآءَ وَخَلَقَ النُّوْرَ۔ و در روایت غیر مسلم خَلَقَ النَّوْنُ اٰیَ الْحَوْتَ۔ یَوْمَ الْاَرْبَعِ اَتَآءَ وَبَیِّنَ فِیْھَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ سَاعَۃٍ مِنَ النَّہَارِ بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی النَّیْلِ۔ و فرمودہ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْْءَ اَوَّلُ خَلْقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلْعِ اَعْلٰہُ فَاِنْ ذَھَبَتْ ثَقِیْمَہُ کَسَرَتْہُ وَاِنْ تَرَکْتِہُ لَمَّا یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا۔

و آنچه علماء کرام در تفاسیر و کتب خود درین باب تفصیلات زیاد بیان فرموده اند بیشتر آن مستفاد و
 مأخوذ از اسرائیلیات است که آن یک گونه اخبار اند لا غیر قضیه های انبیاء سابق و اخبار ائم سابقه
 و تقدیر سالها تا حضرت آدم علیه السلام و امثال آن که کتب ازان مشحون اند جمله ازین قبیل است
 نه باید گفت که درین باب از حضرت صحابه رضی الله عنهم نیز بعضی روایات منقول اند چه ایشان
 از اخباریه بودند امثال عبداللہ بن سلام صحابی و کعب احبار تابعی رضی الله عنہما که مشرف به اسلام
 شده بودند این گونه اخباری شنیدند بلکه استفساری فرمودند و آن را بیان نموده اند۔ بیانی که
 مولای روم فرموده اند به ظاہر یہ قانون نشو و ارتقا توافق دارد۔ اگر چه شیخ یوسف در منہج قوی
 تشریح مشنوی تاویل کرده اند۔ می نویسند هَذَا فِي بَيَانِ أَطْوَأَسِرٍ وَمَنَاسِرِ خَلْقَةِ الْآدَمِيِّ
 مِنَ الْإِبْتِدَاءِ۔ الْأَطْوَأَسِرُ جَمْعُ طَوْرٍ وَهُوَ الْأَسْلُوبُ۔ فَإِنَّا نَتَّغَذَّى بِلَحْمِ الْحَيَوَانِ وَهُوَ
 بِهَذَا الْأَسْلُوبِ مِنَ النَّبَاتِ وَالنَّبَاتُ مِنَ الْأَرْضِ فَكَأَنَّا ابْتَدَأْنَا مِنَ التُّرَابِ فَقِيرٌ كَوَيْدٍ
 بِرَأْسِهِ فَلَمَّا بَدَأَ الْإِنْسَانُ حَتَّى بَدَأَ الْإِنْسَانُ بِذِكْرِ طَوَارِئِهِ كَمَا فِي الْقُرْآنِ وَكَأَنَّا ابْتَدَأْنَا مِنَ التُّرَابِ فَقِيرٌ كَوَيْدٍ
 مِنَ التُّرَابِ۔ چُون قالب از خاک پاک باشد پس دور نبات و دور حیوان از کجا و از بهر چه ۔

عرض امانت

باید دانست چُون مشیت پروردگار جلالت عظمت خواست که کمالات اسماء و صفات
 خود را از پرده غیب بر منصفه شہود جلوه دهد و اظهار ربوبیت خود فرماید تمام عالم را که آن را عالم کبیر
 گویند از سر عرش تا آخر فرش۔ به قدرت کامله خود آفرید۔ اراده فرمود که علّہ خلافت و اخبار امانت
 به مخلوق تفویض نماید لیکن سزاوار این عنایت و مستحق این کرامت در مخلوقات کسے نه بوده ۔
 آسمانها با این ارتفاع و منزلت و زمینها با این پهنای عظمت از تادیه این خدمت خود را عاجز
 یافته اظهار معذرت کردند اَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَآثِرَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ
 فَابْتِغَاءُ أَنْ يُخْلَقَ مِنْهَا وَاشْفَقْنَا مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ۔

دوش دیدم که ملائکہ بر میخانه زدند گل آدم بسرشتند و به پیمانه زدند
 آسمان بار امانت نه توانست کشید قرعہ قال به نام من دیوانه زدند
 چُون مخلوقے منفرد آتاب و توانائی این بار عظیم نه داشت۔ پروردگار حکیم و انانسخه بدیع انسان را

از اجزای تمام عالم - چه عالم علوی و چه عالم سفلی - به نوعی ترکیب داد که در ذات خود جام جهان نما
و عالم کوچک گردید -

در جستن جام جم جهان پیو دم روزی نه شستم و شبی نه غنودم
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم خود جام جهان نمای جم من بودم
ازین جا است که انسان را خلاصه ممکنات و عالم صغیر گویند - در آیه کریمه سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا
فِي الْاَفْخَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ هَـٰذَا مَعْنٰی اشارت به رشتہ - علما با اعلام به وضاحت تمام این موضوع
را در تالیفات خود بیان فرموده اند فقیر قدری از کلام شیخ اسماعیل حقی از روح البیان به صورت
اصل و ترجمه به اختصار ایرادی نماید -

هر چه از دلائل قدرت در عالم کبیر است نمودار آن عالم صغیر است که آن جسم انسان می باشد
اَيُّهَا الْاِنْسَانُ هَلْ تَزْعُمُ اَنَّكَ جِئْتَ مِنْ صَغِيرٍ وَفِيْكَ اَلْطَّوِيُّ الْعَالَمُ الْاَكْبَرُ -
ظاهر آن اختران قوام ما باطن ما گشته قوام سما
پس به صورت عالم اصغر تویی پس به معنی عالم اکبر تویی
جمع آنچه مفصل در عالم است مجمل در نشأت انسان است از روی صورت انسان عالم صغیر است
اما از روی صنعت و قدرت مرتبه انسان بالاتر است و در عالم کبیر است -

لے آن کہ تراست ملک اسکندر و جم از حرص مباحش در پی نیم درم
عالم همه در تست و لیکن از جہل پنداشته تو خویش را در عالم
جسم انسان مثل عرش است و نفس مثل کرسی و قلب مثل بیت معمور و لطائف قلبیہ مثل جہان و
قوائے روحانیہ مثل ملائکہ و دو چشم و دو گوش و دو سوراخ بینی و دو پستان و مخربین و دہن و ناف
این دوازه مثل دوازه بر بروج و قوت باصرو سامعہ و ذائقہ و شامتہ و لامسہ و ناطقہ و عاقلہ این
مثل کو اکب سبعہ سیارہ - ریاست کو اکب شمس را هست و قمر مستد از شمس است همچنان ریاست تویی
عقل را هست و نطق مستد از عقل است اگر یک سال نہ صد و شصت روز دارد جسم انسان همان قدر
بندارد اگر در راهی دوزی باشد و در دہن همان قدر و نکلاند اگر قرابت بہشت منازل اند و در دہن بہشت و بہشت
مخارج اند گوشت مثل زمین است و استخوان مثل کھ و مغز مثل مہاون و شکم مثل مندر و رود و مثلاً دریا و دریا
مثل بہار و بیہ مثل گل و مو مثل نبات و تنفس مثل ریاح - و کلام مثل بعد و آواز مثل صاعقہ و گریستن
مثل باران و خندہ مثل سفیدی روز و غم مثل تاریکی شب و خواب مثل مردن و بیداری مثل زندگی و

پیدائش مثل ابتداء سفر خوردی مثل بہار و جلالی مثل تموز و میانہ سالی مثل خزان و پیری مثل زمستان و موت
مثل اتمام سفر سالہائے عمر مثل بلدان و ماہ ہا مثل منازل و اسابیح مثل فرائخ و ایام مثل امیال و
انفاس مثل گامہا ہر نفسے کہ می کشد قدمے بہ موت می بردارد

ہر دم از عمر می رود نفسے بخون نگہ می کنم مانند بے
لعاب و ہن شیرین است و اشک نمکین و آب گوش نمشین - اخلاق جمیع حیوانات درواست -
معرفت و صفائے فرشتہ - مکر و فریب شیطان - شجاعت شیر - افساد و گرگ - صبر و خیر - حیلہ و روباہ -
تلقی پشتک - کینہ شتر - حرص موش - اندوختن مور - وفائے سگ و غیر آن دارد - جلادہ برین بہ نظر و
استدلال و تمیز و انواع حرف و صناعات ممتاز است - فہذہ کلہا آیات اللہ تعالیٰ فی
انفسنا فنبارک لہ اللہ احسن الخالقین -

اے ناز نہ فلک عودت عیان ہمہ در دادن تو حاصل دریا و کان ہمہ
پیش تو سر بہ خاک مذلت نہادہ اند با آن علوم و مرتبہ روحانیان ہمہ
در گوش کردہ حلقہ فرمان پذیر گشت خاک و ہوا و آتش و آب روان ہمہ
بہ نمانند بدینہ حضرت انسان بہ این کمال و خوبی و بہ چنین مزایا و حال و حسن تقویم از کارخانہ آفاق
حضرت مبدع سبحان در دکان بازار امکان بہ ظہور آمد ہمہ در دکان قابلیت قدستہ متفرق و پراہ تاج
علم بیاراست و مفاتیح کنوز حکمت بہ دست دے تفویض نمودہ مغر عالم و عالمیان گردانید
گرد و بیان را بغیر از اظہار تفصیل خود را ہے نہ ماند و عرض کردند سبحانک لا عیلم لنا الا ما علمتنا
ملائک را چہ سود از حسن طاعت پوئین عشق بر آدم فرورخت

کلام جمیل از حضرت عالی قدس

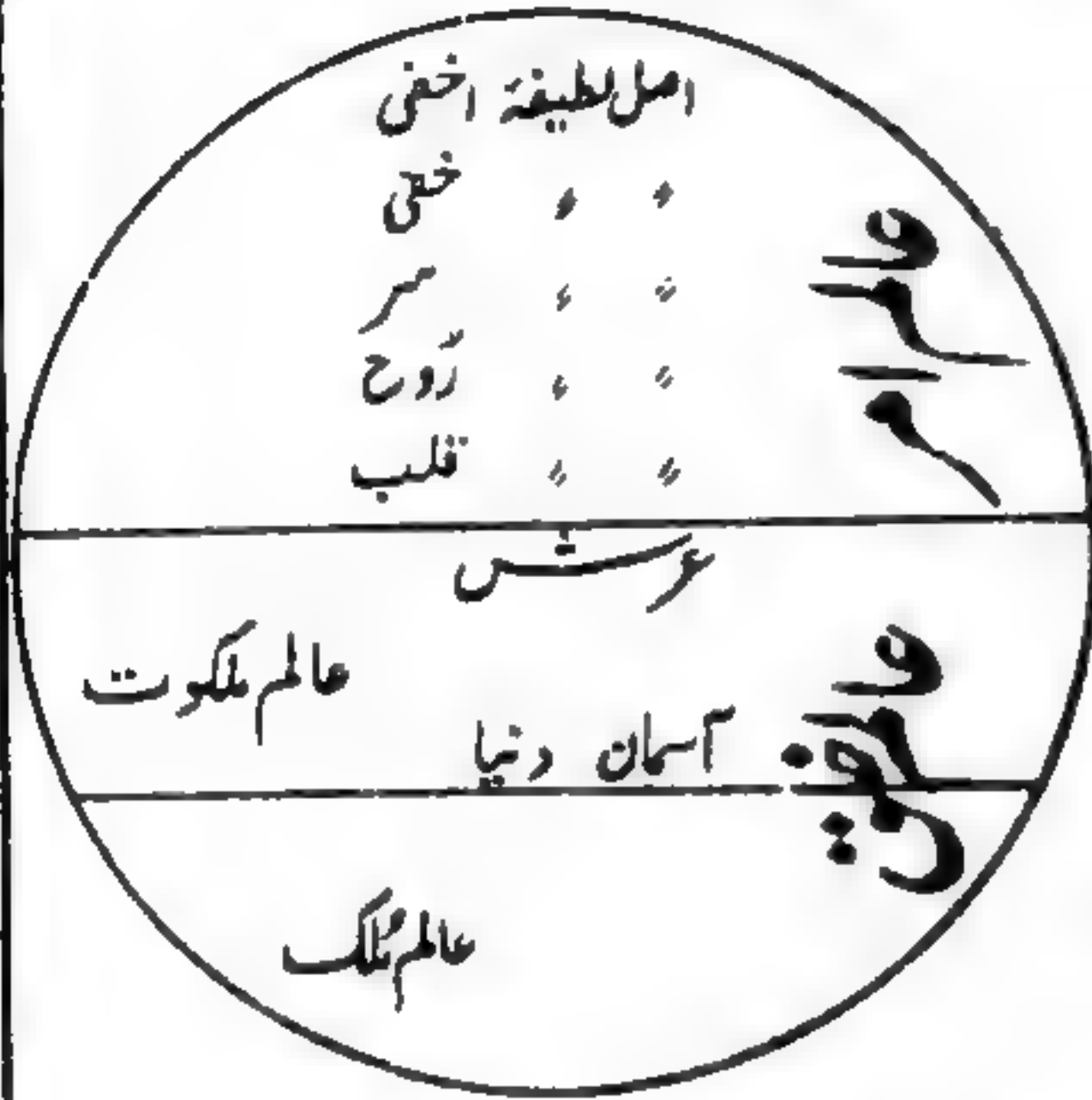
حضرت ماقدس اللہ اشرا از ہر و افاض علی العالمین من برکاتہم و فیوضا
و مقاسمہم فیہم و انوارہم کہ دیدہ اے ایشان بہ کمال و اہر معرفت کمال بودہ و بصائر ایشان
از انوار حضرت واجب الوجود روشن و بینا گشتہ فرمودہ اند - ذات پاک حضرت واجب الوجود
الذی لیس بکثیر شئی و بہ عالم و عالمیان ہیج مناسبت نہ دارد کجا واجب الوجود و
کجا حادث -

لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
 دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر
 از سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال استغنا مرصوف چنانچہ می فرماید **وَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ** و بندہ
 عاجز بہ کمال فقر معروف چنانچہ گفتہ **وَإِنَّكُمْ الْفُقَرَاءُ** ہرچہ در عالم ظہور یافتہ کرشمہ تجلیات
 اسماء و صفات اوست۔ اگر اسماء و صفات را تجلیات نہ می بود عالم را وجودی نہ می بود تعین اول
 کہ در ذات احدیت جلالت عظمتہ شدہ آن تعین حتی است کما **وَسَدَّ فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ**
كُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا فَأَخْبَدْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ و مرکز آن تعین حتی حقیقت
 جناب حبیب العالمین سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم می باشد
كَيْفَ لَا وَقَدْ رَوَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ و **رَوَايَةُ أَبِي نَعِيمٍ**
فِي الْحَلِيَّةِ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الشُّرُوحِ وَالْجَسَدِ۔ و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری
 و غیر ہما از اکابر علماء گفتہ اند کہ از احادیث صحیحہ این معنی بہ ثبوت رسیدہ کہ حق تعالیٰ بہ محبوب خود
 خطاب کردہ گفتہ۔ اے حبیب من اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی و خدائی خود را بہ ظہور
 نہ آوردی۔ **وَلِنَعْمَ فَاَقَالَهُ سَيِّدِي الْعَطَّارُ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ**۔

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا
 آفتاب شرع و دریائے یقین
 جان پاکان خاک جان پاک او
 خواجہ کونین و سلطان ہمہ
 صاحب معراج و صدر کائنات
 ہر دو عالم بستہ بر فتر اک او
 پیشوائے این جہان و آن جہان
 بہترین و بہترین انبیاء
 ہدی اسلام و ہادی سبل
 حق چو دید آن نور مطلق در حضور
 اصل معلومات و موجودات بود
 صدر و بدر ہر دو عالم مصطفی
 نور عالم رحمتہ للعالمین
 جان رہا کن آفرینش خاک او
 آفتاب جان و ایمان ہمہ
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات
 عرش و کرسی قبلہ کردہ خاک او
 مقتدائے آشکارا و نہان
 رہنمائے اصفیا و اولیا
 مفتی غیب و امام حبر و کل
 آفرید از نور او صدر بحر نور
 نور او مقصود مخلوقات بود

بهر خویش آن پاک جان را آفرید
بهر او خلق جهان را آفرید
آفریش را جز او مقصود نیست
پاک دامن تراز و موجود نیست

دائرة امکان



عالم کبیر که آن را دائرة امکان گویند
و عبر بالدائرة لثناوی اطرافها لأن
المخلقة المفرغة لا یدری آیتین
طرفاها - دو حصه دارد - و هر حصه مستقل
عالم است نصف فوقانی را عالم امر گویند و
نصف تحتانی را عالم خلق - تسمیه اول به
امر ازان است که به مجرد حکم دایم برود و گار
به ظهور آمده - محتاج به مدت و درنگ نه بوده -

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ دلالت برین مدعی کند - اصول و
حقائق تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد و تعلق عالم مثال و عالم ارواح
به همین عالم است - و این عالم نور است که بالاس عرش مجید واقع است - از مقام اصل
لطیفه قلب شروع شده تا آخر مقام اصل لطیفه اخفی رسیده به لامکانیت می تحقق می شود -
و تسمیه آخر به خلق ازان است که تخلیق او وابسته به اسباب و علل گشته و تعلق به مدت
و زمانه دارد و به قانون نشو و ارتقا ظهور یافته - خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
مشریه به این معنی است - ایام سته که در کریمیه ذکر شده از کدام قبل است - آیا از قسم ایام معهود
این معموره است - یا از نوع و آن یَوْفَاعِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ - یا از جنس
تَخْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ یا ازین
هم کلان تر لا یَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ الْكَبِيرُ - ذوات و اجسام تمام ممکنات درین عالم قرار دارد و
عرش - کرسی - لوح - قلم - جنت - دوزخ - کواکب - آسمانها - زمینها - ملائک جن - انس - جمیع
حیوانات - نباتات - جمادات - هوا - آب - آتش - خاک - حرارت - برودت به این عالم تعلق دارد

و این را عالم اجسام نیز گویند۔ از سر عرش شروع شده تا آخر فرش به انتہائی رسد۔ و این عالم دو حصہ دارد۔ از اسفل یا قلین تا زیر آسمان دُنیا۔ عالم ملک است۔ و از سما و دُنیا تا انتہائے عرش مجید عالم ملکوت است۔

باید دانست عرش مجید در عالم خلق است و عَلَیْهِ یَتَّخِذُ عَالَمُ الْخَلْقِ وَمَقَامِ اَصْلِ لَطِیْفَةِ قَلْبِ اَنْعَالَمِ اَمْر است و مِنْهُ یَبْتَدِئُ عَالَمُ الْاَمْرِ۔ و فراغی که مابین مقام اصل لَطِیْفَةِ قَلْبِ و عرش مجید است آن برزخ است۔ زیرا که ہر آن عاجزے کہ مابین دو چیز باشد آن را برزخ گویند۔ چنانچہ زمانے کہ از موت تا نشر است آن را برزخ گویند چہ آن در حیات و نبوی و حیات اخروی عاجز است۔ در برزخیت آن فراغ کلام نیست۔ اگر چہ بہ اعتبار بعض وجوہ عرش مجید یا مقام اصل لَطِیْفَةِ قَلْبِ نیز برزخ معنوی می تواند شد۔ چنانچہ در کلام بعض بزرگواران اطلاق برزخ بر ہر یکے ازین دو شدہ بحضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ می نویسند۔ "فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب است لهذا قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر فرمودہ اند چہ منتہائے خلق عرش مجید است۔ و یہ این وجہ کہ عرش منتہائے عالم خلق است و دروئے بہ امر دارد و یارب برزخ گفتہ اند۔" انتہی۔ فقیر گویمی تواند شد کہ تسمیہ عرش مجید یا مقام اصل قلب بہ برزخ از قبیل تَسْمِیَةِ الشَّیْءِ بِالْمُتَّصِلِ اَوْ الْمَجَاوِسِ بَاَشَدِّ لَاحِظًا عَلٰی طَرَفِی الْبَرَزَخِ۔ بعض افراد کہ از تحقیقات حضرات ناواقف اند و بہ کتب کلام آن بزرگواران نارسیدہ اند عرش مجید را از عالم خلق خارج کردہ از عالم امر قرار دادہ اند۔ و عجب تر آن کہ بعض بے خبران عالم خلق را تمام دائرہ امکان گفتہ اند و عالم امر را دائرہ ظلال قرار دادہ اند و دائرہ تجلیات اسماء و صفات را در مقام دائرہ ظلال تصور کردہ اند۔ حالانکہ عالم امر از دائرہ امکان بہت و دائرہ ظلال دائرہ دوم است کہ سیر آن بہ ولایت صغری تعلق دارد و دائرہ تجلیات اسماء و صفات دائرہ سوم است کہ سیر آن بہ ولایت کبری تعلق دارد۔ کَمَا سَبَّأْنِیْ بَسَائِلُ هَذِهِ الدَّوَا اِثْرَ فِیْ مَا بَعْدُ۔

باید دانست ہر چہ کہ از زیر فرش تا سر عرش در عالم خلق وجود دارد آن را حقیقتہ و اصل در عالم امر لا بدی است۔ چونکہ عالم بہ تمام و کمال منظر تجلیات اسماء و صفات واجب است لهذا ہر شے کہ در عالم بہ ظہور آمدہ است یا خواهد آمد وابستہ است بہ تجلی صفات از صفات غیر متناہیہ حضرت واجب الوجود تعالیٰ و تقدس۔ خواه این وابستگی بالاصالت بہ تجلی صفات

باشد یا بالوساطت باشد چه اصول عامه خلایق از سبب مستور و کم ظرفی و قصور سمیت تاب تجلیات
اسما و صفات نه دارد بلکه اولاً ارتباط به ظلال تجلیات صفاتی پیدامی کنند. و به الزام آن ظلال
بر و مندر شده و قوت پر و از پیدا کرده خود را تا مسرا و قات تجلیات می رسانند. هر چه اصول نفوس
زکیه و قدسیه حضرات انبیاء و ملائکه علیهم السلام اند پس لصفاء سیرت بها و قوت جلال بها
و علو استعدادهای احتیاج به مساعدت و وساطت ظلال نه دارند بلکه بالأصالت وابسته به
تجلیات اند. اَقَابِدُ وَاَمْتِرَاجُ التَّجَلِّي الذَّائِلِ وَذَلِكَ لِلْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَاَقَابِلُ اَلْمُتَرَاكِجِ وَذَلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

لطائف عشره

فرموده اند که نسخه عزیزه انسان از اجزائے هر دو عالم ترکیب یافته است. و هر مرکب
از ده اجزاء است که آن را حضرات مالطائف می نامند پنج از عالم امر که آن قلب و روح و سیر و
خفی و اخفی اند که آن باطن انسان است و پنج از عالم خلق که آن نفس و باد و آب و آتش و
خاک می باشند که آن ظاهر انسان است. چون حق تعالی جل شانه اراده فرمود که بایر امانت و
حکمه خلافت به انسان ضعیف البنیان تفویض نماید. عناصر خمسة عالم خلق را به اصول آنها
که لطائف خمسة عالم امر اند معزز و مقوی فرمود. هر اصل را با فرع خود تعلق و عشق بخشید و
از فوق العرش فرود آورده در موضع صدر که محل علم و عرفان و جائے شمع و نور ایمان می باشد به مقام
خاص که هر یک را به آن مقام مناسبت بود.



مشکین ساحت - چنانچه لطیفه
قلب را که اصل لطیفه نفس بوده زیر پستان
چپ به فاصله دو انگشت قدری مایل
به پهلو در مصغه که قلب صنوبرش خوانند

جائے دادند صنوبر بقیش برائے آن گویند که مانند صنوبر مقلوب است. و لطیفه روح را که اصل
لطیفه باد بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از مقام قلب بوده از اصحاب یمن ساخته زیر پستان
راست به فاصله دو انگشت قدری مایل به پهلو جائے دادند. و لطیفه سر را که اصل لطیفه

آب بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از روح بوده به محاذات پستان چپ در میان قلب و وسط
سینه جائے دادند۔ و لطیفہ خفی را کہ اصل لطیفہ آتش بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از سر بوده
از اصحاب یمن ساخته به محاذات پستان راست در میان روح و وسط سینه جائے دادند و لطیفہ
اخفی را کہ اصل لطیفہ خاک بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از خفی بوده و احسن و اجل لطائف امر و
اقرب بہ حضرت اطلاق می باشد در وسط سینه کہ مرکز است و مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد
جائے دادند۔ این لطائف خمسہ چون فروغ خود را معین و مددگار شدند و در صدر قرار گرفتند پائے
انسان از جمیع مخلوقات بلند شد۔ و در عالم کبیر عالم اکبر ظهور یافت۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ فی نرخ بالا کن کہ از زانی ہنوز
فرمودہ اند لطائف عالم امر انوار مجرہ ہندہ ہر یکہ را نورے است علیحدہ۔ نور قلب نور است
و نور روح نور و نور سر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز۔ چون انسان مورد انوار و موضع اسرار گردید
علاہ خلافت برتن وے بیاراست و تاج علم و دانش بر مفرق وے زیب داد۔ وہ اوصاف خداوندی
متصف گشت و بار امانت را تحمل شدہ ظل اللہ فی الارضین و خلیفۃ اللہ فی العالمین
قرار یافت۔

چون مرتبہ ہیئت و عدائی لطائف عشرہ در علم و فضل و قوت و کمال از ساکن عالم بالا بلند شد
ایشان از کفۃ خود آن جعل فیہا من یسفک الدماء خجالت کشیدہ سبحانک لا علم لنا
الا ما علمتنا گفتہ پیش وے سر بہ سجدہ نہادہ اعتراف فضل و شرف وے کردند۔ این است اصل
انسان و این است حقیقت من عرف کفسہ فقد عرف سرایۃ و این است بیان
ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ پیر ہرات حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہی فرماید
وحدت صفت ذات با کمال اوست۔ و قدرت دلیل عظمت و جلال اوست خواست کہ قدرت
خود بیند عالم آفرید و خواست کہ خود را بیند آدم آفرید۔

خواست تا جلوہ دیہوت خود را معشوق نیمہ بر مسرکہ آب و گل آدم زد
و هذا هو محل التذکیر و العبرۃ فی الآیۃ الکرمۃ و فی انفسکم اقلۃ تبصر من
ای اقلۃ تبصر من یبصرون کما لایات العظیمۃ و الاسرار اللطیفۃ و الانوار
العجیبۃ و اللطائف الشریفۃ المستکنۃ فی صدرکم المودعۃ فی نفوسکم
فهل من مستمع و هل من قلب ذاکر و رؤی و شائق و سیر تائق و خفی خاضع

وَأَخْفَى خَاشِعَةً -

نے فلک راست مسلم نے ملک استصال آنچه در ترمینویدار بنی آدم است
چون لطائف خمسہ امر از اصل مقام خود دور افتادند و در یکیل ظلماتی با فروغ خود بکناشدند و
به سلسلہ عشق و محبت در پیکر انسانی گرفتار ماندند۔ نورانیت و لمعانیت خود را در باخه به رنگ
لطائف خلق بے نور گشتند۔ مثنوی۔

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام بندگی
گر نہ گردد باز مسکین زین سفر نیست از وی هیچ کس محروم تر

این لطائف خمسہ منورہ فی الحقیقت از درجات ولایت پنج درجات اند کہ ہر درجہ راہ موصل است
به حضرت ذات علیہ تعالیٰ و تقدست چون کہ ارشاد عباد بہ مسالک ہدی و رشاد منوط بہ ذات
حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام است۔ همان راہ راہ ہدی است کہ مختار و مسلوک ایشان بودہ
و این لطائف خمسہ آن پنج طرق اند کہ انبیاء اولوالعزم از ان مسالک در مقام ولایت بہ مقصود
رسیدہ اند۔ مسلک اول لطیفہ قلب است و آن اول مقام است از عالم امر و اقرب است
به عالم خلق۔ تعلق و ارتباط این لطیفہ بہ تجلی صفت تکوین است کہ آن صفت اضافیہ حق تعالیٰ
است و آن صفت فعل و خلق و تخلیق و ایجاد و و احداث و اختراع می باشد۔ ایجاد ممکنات بہین
صفت متعلق است۔ ازین جا است کہ مقام اصل لطیفہ قلب را قلب کبیر و حقیقت
جامعہ انسانی گویند۔ این لطیفہ شریفہ برائے لطائف دیگر از عالم امر بہ منزلہ بنیہ و بنیگہ است
و مدار کار لطائف امر بہ تجلیہ و تصفیہ این لطیفہ جامعہ است۔ و مقام این لطیفہ شریفہ در جسد
انسانی در قلب صنوبری واقع شدہ است کہ صلاح و فساد جسد مربوط بر صلاح و فساد
وے است۔ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَرَّ وَأَهْلًا بَرُّ
مَلَجَةٌ أَلَا وَرَأَيْتَ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ در لطائف عالم خلق لطیفہ نفس را تعلق و
ارتباط بہ اصل لطیفہ قلب است کہ مآذ کثر تہ من قبل۔ لہذا لطیفہ نفس برائے لطائف
دیگر از خلق بہ منزلہ لب و رب است۔ ازین جا است کہ صاحبزادگان حضرت مجدد قدس الشہ
اسرار ہم بعد از تصفیہ قلب بہ تزکیہ نفس می پرداختند و می فرمودند کہ تصفیہ لطائف دیگر
در ضمن این دو لطیفہ رئیسہ حاصل می شود۔ اما طریقہ حضرت مجدد قدس سرہ سیر تفصیلی بودہ کہ

بہ تزکیہ جمیع لطائف می پرداختند۔ وصول حضرت آدم علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان علیہ السلام می گویند چہ اول سالک برین راہ حضرت ایشان بودہ اند کہ وصول او بہ جناب قدس ازین راہ شود اورا آدمی المشرب گویند اورا استعداد سیر یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك دوم۔ لطیفہ روح است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفت تکوین کہ صفت اضافیہ می باشد یک گام بہ حضرت ذات تعالیٰ و لغت دست قریب تر است وصول حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا ابراہیمی المشرب گویند اورا استعداد حصول دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك سوم لطیفہ سراسر است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شیونات ذاتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفات ثبوتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است۔ وصول حضرت موسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا موسوی المشرب گویند۔ اورا استعداد حصول سہ درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك چهارم لطیفہ خفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات سلبیہ تنزیہیہ دارد و نسبت بہ شیونات ذاتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است وصول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا عیسیٰ المشرب گویند اورا استعداد حصول چہار درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك پنجم لطیفہ اخفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شان جامع دارد کہ مثل برزخ است در میان مرتبہ تنزیہیہ و احدیت مجرّوہ۔ این لطیفہ شریفہ کہ احسن و اجمل لطائف و اقرب بہ حضرت اطلاق است در وسط سیدہ کہ مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد جائے دارد۔ وصول حضرت قائم الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا محمدی المشرب گویند۔ اورا استعداد تمام مراتب پنجگانہ ولایت می باشد۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔

اختلاف مشارب و تعدد منازل از برای تیسیر است بر عباد و لا خیاراً فی العزائم والقوی
الکامنة فی العباد۔ و این رحمت بے غایت پروردگار است لکن جعلنا منکم شرعة
ومنها جاد لو شاء الله لجعلکم امة واحدة ولکن لیبلوکم فی ما اتیکم
فاستبقوا الخیرات۔

باید دانست که برای وصول به مقصود هر یک از این طرق خمسہ وافی و کافی است۔
اگر چه در فضل و شرف و تفاوت درجات متفاوت اند تبارک الشریعہ فضلنا بعضهم
على بعض منهم من کلم الله و رفع بعضهم درجات۔ هر چند که به لامرکات
قریب تر در شرف بالاتر کسانے که دو مراتب یافته اند از اصحاب یک امتیاز دارند و همچنان
اصحاب سه از اصحاب دو۔ و اصحاب چهار از اصحاب سه۔ و اصحاب پنج از اصحاب چهار۔ و تعیین
مراتب و تخصیص مشارب امر موهبتی است کسب را در آن اختیار نیست اللهم الا به قس شدید
کشش زانداز پیر کامل۔ چ این کار دولت است کنون تا کرارسد۔ این طرق و مراتب
خمسہ به منزلت ابواب شمانیہ بہشت برین اند کہ ہر باب برای دخول بہ حفیظہ رضا و
ادج قبول کافی و وافی است۔ ہر باب مخصوص بہ گروہ باشد۔ و کسانے باشند کہ استحقاق
دو باب داشته باشند۔ و کسانے از سه و کسانے ازین بیش تا آن کہ کسانے باشند کہ از ابواب
شمانیہ برای ایشان صدائے خوش آمدید و کلمات ترحیب اهلہ و سہلہ و مہر حبا بلند
خواہد شد سرور و جهان سیدالشوجان صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند من کان من اهل الصلوة
دعی من باب الصلوة و من کان من اهل الجہاد دعی من باب الجہاد و من کان
من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة و من کان من اهل الصیام دعی من
باب الشریان فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من
تبارک الا ابواب من ضری رقی فہل یدعی احد من تبارک الا ابواب کلہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و اسر جو ان تکون منهم یا ابا بکر انھی
واللہ یختص برحمۃ من یشاء۔

و باید دانست آنچہ حضرات ماقدر اللہ اسرار ہم واقاض علینا من برکاتہم ولایت لطائف
خمسہ را بہ حضرات انبیاء الوالعزم منسوب می فرمایند معنیش آن است۔ قرینے کہ سالک ہر
لطائف خمسہ حاصل می شود آن تابع و بہ منزلہ ظل آن قرب است کہ انبیاء علیہم السلام را در مقام

ولایت حاصل شدہ است مقام نبوت آن سروران را نشان دیگر است کہ در ازار آن علوم و معارف
ولایت بیچ مناسبت نہ دارد۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرور در مکتوبے نوشتہ اند۔ زیر قدم
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بہ آن معنی است کہ صفتے از صفات حقیقتا مری آن نبی است
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن صفت جزئیات بسیار دارد کہ یک جزئی آن مری سالک است ان
تشریح این کلام بہ نیچے است کہ حق تعالی جل جلالہ را غنا ذاتی مسلم است۔ او تعالی و تقدس
بہ عالم و عالمیان بیچ مناسبت نہ دارد ہرچہ بہ ظہور رسیدہ کرشمہ تجلیات اسما و صفات آن
بے نیاز است کہ بہ واسطہ آن ہر آن و ہر جاتازہ فتوحات و فیوضات بہ تمام کائنات می رسد۔ چون
عالم تمامہ من اولہ الی آخرہ منظر اسما و صفات واجبہ است لہذا ہر فرد از افراد انسان لا
محالہ منظر صفتے است از صفات غیر متناہیہ او تعالی و تقدس۔ و ہر صفت بہ رنگ کلی است کہ
جزئیات کثیرہ غیر متناہیہ دارد چہ ہر صفت را تجلیات بے شمار است و ہر تجلی را ظلال بے اندازہ
و ہر ظل را نقاط بے عدد و بے پایان۔ تعلق و ارتباط حضرات انبیاء علیہم السلام بہ کلیات است و
تر بیت ایشان بہ آنها شدہ۔ و تعلق و ارتباط سایر بناس بہ ظلال و نقاط ظلال است کہ بہ منزلی
جزئیات می باشند تر بیت ایشان از ان جزئیات شدہ۔ صفت تکوین کہ منشاء صدور افعال است
نبت حضرت آدم است علیہ السلام تر بیت ایشان بہ این صفت شدہ کہے کہ تر بیت او از
جزئیات این صفت شدہ آن جزئی مبداء تعین اوست و او را آدمی المشرب گویند ولایت او زیر
قدم حضرت آدم است علیہ السلام و وصول او از رطیفہ قلب است۔ و تر بیت حضرت نوح و
حضرت ابراہیم علیہما السلام از صفات ثبوتیہ است خصوصاً از صفت علم کہ اجمع صفات ذاتیہ
است۔ و تر بیت حضرت موسی علیہ السلام از حیوانات ذاتیہ است و شان الکلام رب ایشان است
و تر بیت حضرت عیسی علیہ السلام صفات سلبیہ است کہ موطن تقدیس و تمیزیہ است۔ و تر بیت
حضرت خاتم الرسل علیہ وسلم الصلوات و التسلیات از جامع صفات و حیوانات و تقدیسات و
تمیزیہات است کہ مرکز دائرہ این کمالات است و در مرتبہ صفات و حیوانات تعبیر از ان بہ
شان العلم مناسب است کہ این شان عظیم الشان جامع جمیع کمالات است۔ کہانے کہ از
جزئیات این مقامات تر بیت یافتہ اند آن جزئیات مبادی تعینات ایشان است و
مشابہ ایشان ابراہیمی یا موسوی یا عیسوی یا محمدی می باشد۔ سیر محمدی المشرب بہ ترتیب
از قلب بہ روح و از روح بہ سر و از سر بہ خفی و از خفی بہ اخفی بہ حضرت اعدیت بر شاہ را و مستقیم

واقع است که چنگانه عالم امر را به ترتیب طے نموده - در اصول اینها و باز در اصول اصول همین ترتیب را امری داشته کار را به انجام می رسانند - به خلاف اصحاب ولایات دیگر که گویا از هر درجه نفعی کننده خود را تا به مطلوب می رسانند - شک نیست که افعال و صفات و شیونات و تنزیهات از ذات او تعالی و تقدس منفک نیست اگر انفاک است در ظلال است - پس در آن موطن واصلان افعال و صفات و شیونات و تنزیهات را نیز نصیب از تجلیات ذات بے چون تعالی و تقدس حاصل خواهد شد اگر چه صاحب آنی را در علو و سفلی امتیاز بے حاصل است -

باید دانست که بعثت انبیاء علیهم السلام به عالم خلق است و دعوت ایشان مقصود بر عالم خلق ساخته اند - لهذا مکلف اجزائے خلق اند که قالب است - تمنعات بهشت و آلام و دوزخ و دولت و یدار و بے دولتی حراما همه وابسته به خلق است امر را به آن تعلق نیست تعلق فرائض و واجبات و سنن به قالب و اجزائے خلق است - نصیب اجزائے عالم امر از اعمال نافله است - باید دانست سیر سالک در دایره امکان و در دایره ظلال که آن را ولایت صغری گویند سیرانی الهی باشد و از اصل مبدا تعین اعنی از دایره ولایت کبری از تجلیات اسماء و صفات تا تجلیات ذات و حضرت اقدس مجرده سیر سالک را سیر فی الله گویند چون از آن جا شروع واقع شود آن را سیر عن الله گویند -

و باید دانست که معنی وصول از راه یکے از لطائف خمس مبارکه آن است که ورود فیض بر آن لطیفه شریفه بشیر می باشد لذت و علاو ته و طمانینته که در آن لطیفه شریفه می باشد از آن گونه احوال خصوصی در لطائف دیگر نه می یابید و معنی تهذیب لطائف شریفه آن است - که لطائف به کیفیات و احوال ماضی بر سنده و رانیت خود را در یا بند و کارخانه باطن از سر نو تازه و روشن گردد و بتدایر از لطیفه قلب می شود - چون لطیفه اصل خود را به یاد می آرد - آتش شوق و یدار می گیرد و قصد طیران به اصل مقام خود می نماید تا به اصل خود پیوندد - از فایت شوق شعله رومی نماید که آن را حضرات مافتح باب می گویند رفته رفته این شعله قوی و بلند تر می شود تا آن که از قفس عنصری می بر آید - و همین معنی مراد است آنکه گویند لطیفه از قالب برآمده آن زمان از لطیفه تا اصل مقام او که بالائے عرش برین است را به کشاده از نور ظاهری گردد و بعضی افراد متارّه از نور معلوم می کنند تا به اصل خود می پیوندند - و معلوم باد که از وقت برآمدن بطائف از قالب و تا وصول آنها به اصول خود و قیام نمودن آنها در

مواطن سالک انوار لطائف را بیرون سینه خود مشاهده می کند و این حضرات را سیر آفاقی گویند چون لطائف
به اصول خود می رسند و در این مواطن قیام می نمایند سیر انفسی شروع می شود. آن زمان سالک هر چه
می بیند من الانوار و الاسرار درون سینه خود می بیند و به ستر کریمه ستر یهیم آیات تنافی الا خاف
و فی انفسیه می رسد.

حضرت مجدد قدس سره می نویسد: قلب از عالم امر است و در این عالم خلق تعلق و عشق داده
به عالم خلق فرو داده اند و به مضغه که در جانب چپ است تعلق خاص بخشیده اند در رنگ آن که
بادشاه را به کناس عشق پیدا می شود و به سبب آن در منزل کناس نزول نماید و روح که الطف از قلب
است از اصحاب یکین است و لطائف ثلاثه که فوق لطیفه روح اند به شرف خیر الیه مؤسرا
اَوْسَطُهَا مشرف اند هر چند لطیف تری به وسط مناسب تر لا اَنَّ السَّيْرَةَ وَالْخَفِيَ عَلَى طَرَفٍ فِي
الْأَخْفَى أَحَدُهُمَا عَلَى الْإِهْنِ وَالْآخِرُ عَلَى الشِّمَالِ و نفس مجاور حواس است تعلق به دماغ
و در دو ترقی قلب منوط است به وصول او در مقام روح و به مقام مافوق روح و همچنین ترقی روح و
مافوق او منوط است به وصول آنها به مقامات فوقانی لیکن این وصول در ابتداء به طریق احوال است
و در انتهای طریق مقام و ترقی نفس به رسیدن اوست در مقام قلب به طریق احوال در ابتداء و به طریق
مقام در انتهای و در آخر کار این لطائف سه به مقام اخفی می رسند و همه به اتفاق قصد طیران به عالم
قدس می نمایند و لطیفه قالب را خالی و تهی می گزارند اما این طیران نیز در ابتداء به طریق احوال است و
در انتهای طریق مقام و حیثیتی یَحْصُلُ الْقَنَاءُ و موتی که پیش از موت گفته اند از این جسدانی
لطائف سه است از لطیفه قالب و می نویسد: لازم نیست که جمیع لطائف در مقام جمیع
شوند و از آنجا طیران نمایند گاه باشد که قلب و روح هر دو به اتفاق این کار کنند و گاهی هر سه و گاهی
هر چهار و آنچه اول مذکور شد اتم و اکمل است و مخصوص به ولایت محمدی علیه و آله الصلوات التلیات
و ماعدائے اوقسمه از اقسام ولایت است. و نوشته اند: بعد از مفارقت لطائف سه و عروج
آنها در عالم امر هر آینه خلیفه آنها در این عالم همین بدن خواهد ماند و کار همه آنها خواهد کرد و بعد
از این اگر الهام است بر همین مضغه است که قلیفه حقیقت جامع قلیبه است و آنچه
در حدیث نبوی علیه الصلوات و السلام آمده است مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا
ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مراد از این قلب و الله سبحانه
أَعْلَمُ همین مضغه است و در احادیث دیگر این مراد متعین است کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَالسَّلَامُ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي بِعُرْوَةٍ غَلِيظَةٍ بِمَضْغَةٍ اسْتَنْزَعَتْ بِحَقِيقَتِهَا جَامِعَةً
 أَوْ بِكَلِمَةٍ أَرْغَمَ بِرَأْسِهَا دُرَاهِمَ دُرَاهِمَ وَبِهَا أَمَدُهَا أَمَدُهَا أَمَدُهَا أَمَدُهَا أَمَدُهَا أَمَدُهَا
 وَالسَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنَ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ - الْحَدِيثُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ كَرِيشَةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ - الْحَدِيثُ وَقَالَ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ - وَالتَّقَلُّبُ وَعَدَمُ
 الثَّبَاتِ ثَابِتَةٌ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ لِأَنَّ الْحَقِيقَةَ الْجَامِعَةَ لَا تَقَلُّبُ لَهَا أَصْلًا بَلْ هِيَ
 مُطَهَّرَةٌ رَاسِخَةٌ عَلَى الْإِطْمِينَانِ - وَالْخَلِيلُ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 أَيُّهَا طَلَبُ الْإِطْمِينَانِ الْقَلْبُ أَرَادَ بِهِ الْمَضْغَةَ لَا غَيْرَ لِأَنَّ قَلْبَهُ الْحَقِيقِيَّ قَدْ كَانَ
 مُطَهَّرًا بَلَا رَيْبٍ بَلْ نَفْسُهُ أَيْضًا كَانَتْ مُطَهَّرَةً بِسِيَاسَةِ قَلْبِهِ الْحَقِيقِيِّ - قَالَ
 صَاحِبُ الْعَوَارِفِ قُدَّسَ سِرُّهُ إِنَّ إِلَهًا مَصِيفَةً النَّفْسِ الْمُطَهَّرَةِ الَّتِي عَرَجَتْ
 فِي مَقَامِ الْقَلْبِ وَإِنَّ التَّلَوِّيَّاتِ وَالتَّقَلُّبِيَّاتِ حِينَئِذٍ تَكُونُ صِفَاتِ النَّفْسِ
 الْمُطَهَّرَةِ وَهُوَ كَمَا تَرَى مُخَالِفٌ لِلْإِحَادِيثِ الْمَذْكُورَةِ وَلَوْ تَبَيَّنَ الْعُرُوجُ مِنْ
 هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي أَخْبَرَ الشَّيْخُ عَنْهُ تَعَلَّمَ الْأَمْرَ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا حَاصِدُ مَا
 أَخْبَرْتُ بِهِ وَطَائِقُ الْكُشْفِ وَالْإِلَهَامِ بِالْأَخْبَارِ أَيْ النَّبَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ - وَلَقَدْ تَعَلَّمْتُ أَنَّ مَا أَخْبَرْتُ بِهِ مِنْ خِلَافَةِ الْمَضْغَةِ
 وَوُفُودِهَا إِلَيْهَا عَلَيْهِمْ وَصَيْرُ دُرِّهَا صَاحِبَ أَحْوَالٍ وَتَلَوِّيَّاتٍ مِمَّا كَبَّرَ عَلَى
 الْمُتَعَصِّبِينَ الْجَاهِلِينَ الْقَاصِرِينَ عَنْ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ ثَقُلَ عَلَيْهِمْ فَمَا ذَا يَقُولُونَ
 فِي الْأَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَيْثُ قَالَ إِنَّ فِي حَبْدِ
 نَبِيِّ آدَمَ لِمَضْغَةٍ إِذَا صَدَحَتْ صَلَّمَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا خَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ أَلَا وَ
 هِيَ الْقَلْبُ جَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْغَةَ هِيَ الْقَلْبُ عَلَى سَبِيلِ الْمُبَالَغَةِ وَ
 نَالِهَا صَلَاحُ الْجَسَدِ وَفَسَادُهَا بِصَلَاحِهَا وَفَسَادُهَا فَيَجُوزُ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ مَا
 يَجُوزُ لِلْقَلْبِ الْحَقِيقِيِّ وَإِنْ كَانَ عَلَى سَبِيلِ النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ - وَنُوشَةُ أَمَدِ
 حَوْلِ طَائِفٍ سِتَّةَ بَعْدَ زَمَانٍ مَرَّتْ أَزْوَاجُ الْقُلُوبِ وَصُولُهَا بِمَقَامِ قُدْسٍ وَتَلَوْنُهَا بِصَبْغِ أَنْ أَكْرَبَ قَالِبُ
 بَازِجٍ نَمَانٍ تَعْلُقُ بِهَا كُنْدٌ سَوَاسِي حَتَّى وَكَلَّمَ قَالِبُ كَبِيرٌ وَبَعْدَ ذَلِكَ مَتَرَاكِجُ بَازِيكَ فَتَمَّ فَنَاءُ بَيَا
 كُنْدٌ وَكَلَّمَ مَسِيَّتَ كَبِيرٌ دَرِينِ وَقْتُتْ بِتَحْلِي غَاصِّ مَتَجَلِّي كَرْدَنْدِ وَازِ سَرِحَاتِ بَيَا كُنْدٌ وَبِهِ مَقَامُ

بقا باللہ متحقق شوند و متعلی بہ اخلاق اللہ گردند۔ درین وقت اگر آن خلعت را بخشیده بہ عالم باز گردانند
 مرتبہ از ذنوبہ تندی خواهد انجامید و مقدمہ تکمیل پیدا خواهد شد۔ و اگر بہ عالم باز نہ گردانند و تندی
 بعدد نوح حاصل نہ شود از اولیائے عزت خواهد بود و تربیت طالبان و تکمیل ناقصان از دست و نخواهد
 آمد۔ این است حدیث بدایت و نہایت بہ طریق رمز و اشارت۔ اما فہمیدن آن بہ غیر قطع منازل محال
 است۔ و نوشتہ اند۔ باید دانست کہ این رجوع و اصل کہ بہ کلیت واقع شود از اکل مقامات
 دعوت است۔ این غفلت سبب حضور جمع کثیر است۔ غافلان زین غفلت غافل اند و حاضران
 ازین رجعت جاہل۔ این مقام از قبیل مدح بکامیابیہ الذم است۔ ہم ہر کویہ اندیش اینجانبہ رسد
 اگر کمالات این غفلت را بیان کنم ہرگز کسی آرزوئے حضور نہ کند۔ این آن غفلت است کہ خواہ
 بشر را بر خواص ملک فضیلت بخشید۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم را رحمت عالمیاں گردانید۔ این آن غفلت است کہ از ولایت بہ نبوت می رساند۔ این آن
 غفلت است کہ از نبوت بہ رسالت می رساند۔ این آن غفلت است کہ اولیائے عشرت را بر
 اولیائے عزت عزت می بخشد۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم را بر صدیق اکبر سبقت می دهد بعد ما کاننا کاذباً فی حقہ۔ این آن غفلت است کہ
 صحور را بر سکر ترجیح می نماید۔ این آن غفلت است کہ نبوت را بر ولایت افضل می گردانند علی ترغی
 ان فی القاصرین۔ این آن غفلت است کہ بہ سبب آن قطب ارشاد از قطب بدل از فضیلت
 پیدا می کند۔ این آن غفلت است کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرزوئے آن می نماید آن جا کہ
 می فرماید یا لیتنی صحو موحّد این آن غفلت است کہ حضور کیمنہ فادوم اوست۔ این آن
 غفلت است کہ وصول مقدمہ حصول اوست۔ این آن غفلت است کہ بہ صورت منزل
 است و بہ حقیقت ترفع۔ این آن غفلت است کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد۔ و قیاب
 کمالات ایشان می گردد و شرح اگر بگویم شرح این بے حد شود۔ و نوشتہ اند۔ قیاب اولیاء اللہ صفات
 بشریت ایشان است۔ بہ ہر چه سائر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند۔ ولایت ایشان
 را از احتیاج نہ می برآورد۔ و غضب ایشان نیز در رنگ غضب سائر مردم است۔ ہر گاہ سید انبیاء
 علیہم الصلوٰات والتسلیمات فرماید اَعْظَبُ کَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ بہ اولیاء چہ رسد۔ همچنین
 این بزرگواران در اکل و شرب و معاشرت با اہل و عیال و موافقت با ایشان، با سائر ناس شریک
 اند۔ تعلقات شتی از لوازم بشریت است از خواص و عوام زائل نہ می گردد و حق سبحانہ و شان انبیاء

علیهم الصلوات والتسلیمات می فرماید وَمَلَجَعُنَا لَهُم جَسَدًا آخَرَ يَكُونُ الطَّعَامَ وکفار ظاهری می
 گفتند قَالَهُذَا الرَّسُولُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمَشِي فِي الْأَسْوَاقِ پس هر که نظر او بر ظاهر اهل الله
 افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد. همین ظاهر بینی ابو جهل و ابولهب را از
 دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت. سعادتمندان است که نظر او از ظاهر بینی
 اهل الله کوتاه گشت و عدت نظر او به صفات باطنه این بزرگواران نفوذ کرد و در باطن مقصور گشت.
 قَهُمْ كَبِيرٌ مِصْرَ بِلَاءٍ لِلْمُخْجُوَيْنِ وَقَاءٌ لِلْمُحْبُوبِينَ عَجَب کاره است. صفات بشریه
 آن قدر که در اهل الله ظاهری گردد. در سایر مردم ظاهر نیست و جهش آن است که ظلمت و کدورت
 در محل هموار و مصفا اگر چه اندک باشد بیشتر هویدای گردد و از آن چه در محل ناهموار و غیر مصفا اگر چه
 بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت می کند و در قالب و قلب و روح
 می رود. و در خواص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز از این ظلمت
 مبری است مقصور بر قالب است و بس. و ایضا این ظلمت در عوام موجب نقصان خلقت است
 و در خواص موجب کمال و نصارت. همین ظلمت خواص است که ظلمتهای عوام را از اهل می گرداند
 قلبهائے ایشان را تصفیه می بخشد و نفسهارا تزکیه می دهد. اگر این ظلمت نه می بود خواص را به عوام
 هیچ مناسبت نه می کشد و راه افاده و استفاده مسدود می نمود. و این ظلمت در خواص آن قدر نه
 می ایستد که مگر سازد بلکه ندامت و استغفار که در قفای او دست دهد چندین ظلمت و کدورت
 دیگر را هم زد آید (صاف و روشن کند) و ترقیات می فرماید. همین ظلمت است که در ملائک مفقود
 است و به سبب آن راه ترقی مسدود. اسم ظلمت بروی از قبیل مدح بمایشبه الذم است.
 عوام کالانعام صفات بشریت اهل الله را در رنگ صفات بشریت خود می دانند و محروم و
 مخدول می مانند. قیاس غائب بر شاہد فاسد است. هر مقام را خصوصیات علیحدہ است و هر محل را
 لوازم جدا. و نوشته اند حضرت حق سبحانه و تعالی او یارا الله را بر نیچه مستور ساخته است که ظاهر
 ایشان از کمالات باطن ایشان خبر نه دارد فکیف ماعدائے ایشان. باطن ایشان را نسبتی که به مرتبه
 بیچونی و بیچگونی حاصل گشته است نیز بیچون است و باطن ایشان چوں عالم امر است نیز نصیبی از
 بیچونی دارد و ظاهر که سراسر چون است حقیقت آن را چه دریا بد بلکه نزدیک است از نفس
 حصول آن نسبت انکار نماید لَغَايَةِ الْجَهْلِ وَ عَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ و تواند بود که نفس حصول نسبت
 را نداند مانده اند که متعلق آن کیست بلکه بسا است که نفی متعلق حقیقی او نماید وَ كُلُّ ذَٰلِكَ

لَعَلَّوْا تِلْكَ النَّسَبَةَ وَدَنُوهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا خَوْفًا وَرُحْمًا وَدَانِش رَفْتَهُ اسْت
 چه داند که چه دارد و به که دارد پس ناچار غیر از عجز از معرفت راه نه باشد لهذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمود الْعَجْزُ مِنْ دَرَاكِ الْإِدْرَاكِ نَفْسٍ أَدْرَاكِ عِبَارَتِ از نسبت خاصه است که
 عجز از ادراک آن لازم است لِأَنَّ صَاحِبَ الْإِدْرَاكِ مَغْلُوبٌ لَا يَعْلَمُ إِدْرَاكَهُ
 وَغَيْرُهُ لَا يَعْلَمُ حَالَهُ كَمَا مَرَّ وَنُوشْتَهُ اِنَّ الہی چہیت کہ اولیائے خود را کردی کہ باطن
 ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ از آن چشید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان ستم قاتل کہ ہر کہ
 بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد ایشان اند کہ باطن ایشان رحمت است و ظاہر ایشان رحمت
 باطن بین ایشان از ایشان است و ظاہر بین ایشان از بدکیشان بہ صورت جو نما اند و بہ حقیقت
 گندم بخش بہ ظاہر از عوام بشر اند و باطن از خواص ملک بہ صورت بر زمین اند و بہ معنی بر فلک جلیس
 ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
 حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -
 این است قدرے از کلام و تحقیق این بزرگواران فَاَلْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْقَطْرَةُ
 تُبَيِّنُ عَنِ الْغَلِيظِ بِرَحْمَةِ تَعَالَى ایشان را اجر با عنایت فرماید کہ برائے ما دوں ہمتاں اقرب و اسهل طرق
 تجویز فرمودہ اند کہ البتہ موصل الی المقصود می باشد آثار و خطوط این راہ ہدیٰ امام الطریقہ بہاؤ الحق
 والدین حضرت سید السادات محمد نقشبند مشکل کشا بخاری قدس الشمرہ تجویز کردہ اند بعد از آن کہ
 پانزدہ روز سمر بہ سجدہ نہادہ در جناب الہی تضرع نمودند کہ مرا را ہے نشان دہ کہ اسهل و اوصیل باشد
 چنانچہ دعائے ایشان بہ اوج قبول رسید و این طریقہ شریفہ بہ ایشان عنایت شد کہ اندراج نہایت
 در بدایت دارد۔

نوبتِ آخر بہ بخارا زدند	بیکہ کہ دریشرب و بطحا زدند
جز دل بے نقش نشد نقشبند	از خط آن بیکہ نہ شد بہرہ مند
معدن او خاکِ بحر را بود	آن گہر پاک بہ ہر جا بود
زاخیر او حبیب تمنا تھی	اول او آخر ہر منتهی

حضرت ایشان فرمودہ اند مطلقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ موصل است و یافت بسیار دارد۔
 دران نہ محرومی است نہ مجاہدہ۔ ما فضلیا نیم و ما مراد انیم۔ اتباع سنت و عمل بر عزیمت و ذکر خفی
 طریقہ من است۔ خلفا و بانشینان حضرت ایشان طریقہ شریفہ ایشان را واضح تر و روشن تر کردہ

رفتند تا آن که آفتاب کمال بر چرخ هدایت ظهور نمود۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہو آن راہ عظیم المرتبت را شاہراہ کثیر المنفعت ساختہ و الی اقصی الغایات رسانیدہ عالم را منور ساختند۔ فَجَزَّ اللَّهُ بِمَحَانِهِ وَتَعَالَى عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا۔ این بزرگواران برائے وصول الی اقصی الغایات چند ضوابط و قواعد نہادہ اند تا سالک بران کار بند شدہ شاہراہ محبت را قطع نماید۔ لہذا فقیر اولاً آن اصول و کلمات مبارکہ را بیان می نماید و باز کیفیت سلوک و مدارج آن را بیان خواہد کرد۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ۔
در قافلہ کہ دوست دائم نہ رسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جزہ رسم

بیان دہ اصول کہ بمقامات عشرہ موسوم اند

فرمودہ اند کہ قطع منازل سلوک عبارت از طے مقامات عشرہ است۔ کہ بنائے سلوک بران گزاشتہ شدہ۔ اول آن مقام توبہ و انابت است۔ دوم عزلت و ریاضت سوہم و ورع و تقوی۔ چہارم طاعت و ملازمت ذکر و ہجرت زہد و قناعت ششم توجہ در جاہ مفتوح صبر و تسلیم ہشتم توکل و اعتماد بر پروردگار نهم حمد و شکر و ہم بر خدا و خوشنودی بہ فضلہ پروردگار علی شانہ و نعم احسانہ۔ باید دانست کہ سائر سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشتہ اند ایشان مقامات و مراتب عشرہ را بالذات قطع می کنند۔ و کسائے کہ سیر جذبی را مقدم داشتہ اند مقامات عشرہ را در ضمن تصفیہ لطائف عالم امر قطع می نمایند۔ چہ در قطع دائرہ امکان قطع این مراتب ہم دست می دہد کہ منوط بہ قتل قلب است و بہ قتل قلب سالک داخل زمرہ اولیاء می گردد۔

فرمودہ اند چون کہ ہم درین زمان قاصر اند و اول مقام از مقامات عشرہ توبہ است۔ برائے حصول آن مدتے در کار است اگر برائے تحصیل آن تکلیف تفصیل کردہ شود شاید درین مدت فتویہ راہ یابد و طالب از مقصود بازماندہ مقام توبہ را ہم بہ انجام نہ رساند۔ لہذا کتفا بر اجمال کردہ تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام کند۔ بعد از حصول توبہ بہ طریق اجمال شیخ طالب را مناسب استعداد او تعلیم نماید و توجہ بہ کار او دارد و التفات بہ حال او مری نماید۔ آداب شراطیہ را بہ او نشان دہد و بہ متابعت کتاب و سنت و اقوال ائمہ و آثار سلف صالحین ترغیب فرماید و اعلام نماید کہ شیون و قانع را کہ سر مو از کتاب و سنت مخالف است داشتہ باشند۔ اعتبار نہ کنند بلکہ از ان متنفر ماند و بہ تصحیح

حقانہ مقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و تعلیم احکام فقہ از مسائل ضروریہ
و بہ موجب آن تاکید عمل فرماید کہ دریں راہ بے حصول دو جناح اعتقادی و عملی طیران میسر نیست۔
محال است سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جز در پے مصطفیٰ

و تاکید نماید کہ در تقمہ احتیاط نیک مرعی دارد۔ ہر چہ کہ یا بد و از ہر جائے کہ بدست رسد
نہ خورد تا وقتے کہ در ان باب فتویٰ از شریعت غرادرست نہ کند یا بجلہ و در جمیع امور قائل کہ
الرَّشْوَلُ خَذْوَةٌ دَمَا تَهْلِكُمْ عَنْهُ فَانْتَهَبُوا۔ رانصب عین خود سازد۔

باید دانست کہ حصول مقامات عشرہ بہ تفصیل و ترتیب مخصوص بہ سالک مجذوب است
کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشته است۔ و بر سبیل اجمال و خلاصہ نصیب مجذوب
سالک است۔ چہ اور اعنائیت ازلی گرفتار محبت ساخته است کہ تفصیل مقامات عشرہ نہ می تواند
پرداخت۔ اور از ضمن جذبہ محبت خلاصہ مقامات برو چہ اتم حاصل است کہ صاحب تفصیل را میسر
نیست۔ و باید دانست کہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک۔ بعد از طے منازل و رفع حجب
ہر دو طائفہ داخل اند۔ و نفس و حصول یکے را بر دیگرے هیچ مزیت نیست۔ چنانچہ دو شخص از منازل
بعیدہ بہ کعبہ معظمہ می رسند یکے بہ معالم راہ و کیفیات ہر منزل را بہ قدر استعداد خود و لنشیں
ساختہ و دیگرے از تماشائے معالم و منازل چشم دوختہ از شراب محبت مدہوش گشتہ بہ کعبہ رسیدہ
و در وصول بہ کعبہ ہر دو مساوی اند یکے را بر دیگرے شرف نیست اگر چہ در معرفت معالم را و متفاوت
افتادہ اند۔ و باید دانست کہ بعد از وصول بہ مطلوب ہر دو طائفہ را جہل لازم است خواہ آن
سالک مجذوب بود کہ از اہل کشف و معرفت می باشد۔ یا مجذوب سالک بود کہ از اہل جہل و
حیرت است اِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَهْلٌ وَ عَجْزٌ عَنِ الْمَعْرِفَةِ۔ و قطع این مقامات
عشرہ منوط بہ تجلیات ثلاثہ اند۔ تجلی افعال کہ آن را محاصرہ گویند و آن تجلیات صفت نگین است۔
و تجلی صفات کہ آن را مکاشفہ گویند۔ و تجلی ذات کہ آن را مشاہدہ گویند۔ جمیع مقامات غیر از مقام
رضا وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات اند۔ و مقام رضا منوط بہ تجلی ذات است تعالیٰ و تقدس
و بہ محبت ذاتیہ کہ مستلزم مساوات ایلام محبوب است بہ انعام او نسبت بہ محبوب۔ پس لا جرم
رضا متحقق شود و کراہت بر خیزد۔ حصول مقامات تسعہ اگر چہ وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات
است اما بلوغ آہنابہ حد کمال و فنائے اتم وابستہ بہ تجلی ذات است۔ ہر گاہ سالک قدرت کاملہ
حق سبحانہ را بر خود و بر جمیع اشیا مشاہدہ می کنیے اختیار بہ توبہ و انابت رجوع کردہ بہ گریز از

آمد عزلت و ریاضت اختیار کند و از ترس و بیم و رع و تقوی را شیوہ خود ساخته بہ طاعت و ملازمت
ذکر خود را مشغول سازد۔ چوں عظمت و کبریائی او تعالی و تقدس مشاہدہ کند نیکی دنی در نظر او
خوار و بے اعتبار در آید۔ و ناچار بے رغبتی در دنیا پیدا شود و زہد و قناعت اختیار کند۔ و چوں مہربانی
و رأفت او تعالی متجلی شود در مقام توجہ و رجاء در آید۔ و چوں او را موزاے نعم داند و اعطای و
منع از دشنام صبر و تسلیم آید و از راه توکل و اعتماد رفته در مقام شکر و حمد در آید۔
و مقام رضا آن زمان صورت بند کہ ایلام محبوب بہ الغام اومساوات پیدا کند۔ کرامت از
میان ہر خیز و ہرجہ از محبوب آید محبوب نماید۔

فَلَنْ قَالَ لِي مَثَلٌ مَثَلًا سَمِعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِدَارِغِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْحَبًا

و صول بہ این مقام عالی بعد از قطع سلوک و جذبہ و مشاہدہ است اما بلوغ بہ حد کمال و فناء است
گنایک بخون در ہشت بزمی خواہد شد کہ وابستہ بہ دیدار پروردگار و خوشنودی او سبحانہ و تعالی می
باشد در صحیحین از ابو سعید روایت است کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ان الله يقول
لَا هِلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَسَعْدُ يَا لَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فَيَقُولُ
فَلْ تَرْضَيْنَا فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ
إِلَّا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ
أَحُلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا أَمْقَاتٍ تَسْعَادُ رَأْسُ آخِرَتِ
تصور نیست۔ در آن جا توبہ و انابت از چہ بود۔ و عزلت و ریاضت از بہر کہ۔ و رع و تقوی را چہ
کار و فیہا کُلُّ مَا تَشْتَهِيهِ الْإِنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ۔ نے طاعت و نے ذکر۔ زہد و قناعت
را چہ جائے۔ توجہ و رجاء را چہ گنجائش صبر و تسلیم از چہ۔ توکل و اعتماد را چہ حاجت۔ آرزے حمد و شکر را آن
جا و جوی باشد لیکن آن از شعلہ مقام رضا است نہ مباین از رضا۔

نے از توحیات جاوداں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم

نے کام دل و راحت جاں می خواہم ہر چیز رضائے تست آن می خواہم

حق تعالی ماتمی دستاں و از پا افتادگان را ازین مراتب بلند و مقامات ارجمند حظ وافر نصیب فرماید
از گریہاں کار ہاد شوازیست۔ بحر متہ نسید البشر صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔
در مراتب کمال فوق از مقام رضا مقام نیست اللہ عز و جل مقام محبت ذاتی کہ مخصوص
بہ محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم کہ معشری است از جمیع نسب و اعتبارات۔

این دولت عظمیٰ حسن ظن است به محبوب تا آنکه اگر محبوب بر حلقوم محب اجرائی میکند نماینده اعضا
 او را یک یک کرده قطع نماید محب ازاں لذت یابد و صلاح و بهبود خود و ازاں تصور کند۔ در
 مقام رضا رفع کراهت به دست می رسد و درین مقام التذاذ نقد وقت می گردد و فشتان بطن
 رَفْعِ الْكَرَاهَةِ عَنِ الْفِعْلِ وَ بَيِّنَ الْإِلْتِذَازِ عَنِ الْفِعْلِ۔ و جائز است که در ازاں
 موطن خادم را از خادمان اولش خورجیت و ضمنیت و وراثت جائد دهند و قاذِلُكَ عَلَى
 اللَّهِ بِعَزَائِهِ كَمَا أَفَادَهُ حَضْرَةُ الْمَجْدِ قَدِيسٍ سِرَّةً۔ و نیز حضرت ایشان نوشته اند۔
 باید دانست که کراهت ظاهر منافی رضائے باطن نیست و مرارت صورت نافی علالت حقیقت
 زیرا که ظاهر و صورت عارف کامل را بر صفات بشریت و اگر نوشته اند تا قیاب کمالات او گردد و
 ابتلا و آزمائش پیدا کند و محقق بامبطل متمیز بود۔ این ظاهر و صورت عارف کامل را نسبت به باطن
 و حقیقت او در رنگ جامه یکتا تصور باید نمود نسبت به شخص لایس آل جامه۔ و معلوم است
 که جامه را نسبت به آل شخص چه مقدار است۔ همچنین است قدر صورت نظر به حقیقت او۔
 این صورت عارف را بے بصراں در رنگ کوه می انگارند و مثل صوری بے حقائق خود خیال می کنند
 لاجرم در مقام انکاری آیند و حرام کسب می نمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَ
 التَّرَةِ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفَى۔

یازده کلمات مصطلحه

بنائے طریقه شریفه بر یازده کلمات طیبه می باشد که ازاں جمله هشت منقول از خواجہ خواجگان
 حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سره است و سه از امام الطریقه حضرت سید محمد بها و الدین
 نقشبند بخاری قدس سره۔ وَ إِلَيْكَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ۔
 سه هوش در دم۔ عبارت از بیدار و هشیار بودن سالک است در نفس از انفس خود
 تا بغفلت نه برآید۔ انسان در شب و روز بیست و چهار هزار نفس یا قدرے زیاده ازاں می کشد۔
 و فردا به روز قیامت در انفس خود خواهد نگریست که کدامش بغفلت گزشته و آن زمان
 پشیمانی و حسرت خواهد کرد و قِيَا لَطُولِ الْحَسْرَةِ۔ وَ لَاحَتِ حَيْثُ مَنَدَم۔ حضرت پیرو مرشد
 برحق رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ آفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ به طالبان حق تاکید بلیغ می فرمودند که

در شمار وز نسبت و پنج هزار بار ذکر شریف کرده باشند تا به عدد انفاس نوشته برائے آخرت
 بهم رسانند اَلْکَلْبُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَحَمَلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ الْعَلِيزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَا
 هَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ الْآخِرَانِ. حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرموده اند درین طریقہ شریفہ حفظ نفس
 را بهم داشته اند. حضرت شاه نقشبند قدس سرہ فرموده اند. درین راه بنائے کار بر نفس است
 نه گزارد که ضائع گردد سعی نماید که در دخول و خروج غفلت فرو نه رود و غفلت نه بر آید و در مابین النفسین
 غفلت به قلب راه نیابد. از راه این محافظت سالک به دولت حضور و آگاهی می رسد. حضرت
 نجم الدین کبری قدس سرہ گفته اند. ذکرے که بر نفوس حیوانات جاری است انفاس ضروریہ ایشان
 است. در فرود رفتن و برآمدن نفس حرف شریف هاید است که اشارت به غیب هویت حق
 تعالی است. کسے خواهد یا نه خواهد این حرف شریف پیدا است. پس طالب هو شمندان است
 که در وقت تلفظ این حرف هویت ذات حق سبحانه ملحوظ وے بود در دخول و خروج نفس واقف
 و آگاه بود تا در نسبت حضور مع اللہ فتورے واقع نه شود تا به جائے برسد که این نسبت شریفه
 بے تکلف در دل او حاضر بود و به تکلف آن را دور کرده نه تواند.

با غیب هویت آندائے حرف شناس انفاس ترا بود بر این حرف اساس
 باش آگه از این حرف در امید هر اس حرفی گفتم شکر اگر داری پاس
 باید دانست که غیب هویت به اصطلاح اهل تحقیق عبارت از ذات پاک پروردگار است
 به اعتبار لا تعین که هیچ علم و ادراک به کنیه او نه رسد. بعضی از فضلا گفته اند کما ذکره ابو
 البقاء که اصل لفظ اسم جلاله حرف ها است که آن ضمیر فاعل است کما قاله الکوفیون
 ان الواو لا شباع الضمة و هي ترايد ان لا تسقط طها في هاء و هم چون به عقول خود
 اثبات او تعالی کردند اشاره به ها کردند. و چون دانستند که او تعالی مالک تمام اشیا است لام
 ملک را بیا ان افزودند و گفتند له سی له فانی السماوات و فانی الارض و باز الف
 لام تعریف بران داخل کردند و لفظ مبارک اللہ شد و آن را علم بر ذات او سبحانه و تعالی
 گردانیدند فسمعان الذی تاکه العقلاء فی ذاته و صفاته و احتجابها بانوار
 العظمة و استسار الجبروت کذا یلک تحیر وافی اللفظ الدال علیه انه اسم
 اوصیفة مشتق او غیر مشتق علم او غیر علم الی غیر ذلک کانه العکس
 الیه من مسماه اشعة من تلك الانوار فقصر ث اعین المستبصرین عن ادراکها

لے ماندہ ز بحر علم بر ساحل عین در بحر سراغ است در ساحل شین
 بردار صفا نظر ز موج کو نین آگاه بہ بحر باش بین النفسین
 ۱۔ نظر بر قدم عبارت ازان است کہ سالک در راہ رفتن چشم بر پشت پائے خود
 دوزد تا از مشاہدۂ اشیائے متفرقہ خاطر پر آگندہ نہ شود و نظر بے جا نیفتد۔ لا تَمَشْ فِي
 الْاَرْضِ مَرَحًا مشیر بہ این معنی است چہ تشبہ نظر باعث مَرَح می باشد چوں نظر
 بر پشت پائے باشد۔ از کبر و خیلا دوری می باشد۔ و گفته شدہ کہ نظر بر قدم عبارت از معرفت
 مشرب خود است سالک بر احوال و لطائف خود نظر داشتہ باشد کہ بر قدم کدام بنی از انبیاء
 علیہم السلام رواں است و نیز گفته شدہ کہ نظر بر قدم اشارت بہ سرعت سیر است کہ قدم
 سالک در راہ سلوک از نظر او پس نماید چوں نظر بہ جائے رسیدن عقبش قدم ہم برسد مولانا جانی
 در مدح امام الطریقہ قدس اللہ اسرارہما گفتہ۔

کم زوہ بے ہمدی و ہوش دم در نہ گزشتہ نظرش از قدم
 بس کہ نہ خود کردہ بہ سرعت نظر باز نہ ماندہ قدمش از نظر
 معنی اول مناسب احوال مبتدیان است و معنی دوم مناسب متوسطان و معنی سوم مناسب
 منتہیان کما قالہ بعضُ المشائخ۔

۲۔ سفر در وطن عبارت ازان است کہ سالک از صفات بشریہ بہ صفات ملکۃ از صفات
 ملکۃ بہ صفات الہیہ سفر کند۔ از اخلاق ذمیمہ برآمدہ بہ اخلاق قدسیہ پیوندد کہ معنی تَخَلَّقُوا
 بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ است۔ خواجگان ما بہ سیر آفاقی کہ راہ دور و دراز است نہ می پردازند بلکہ
 در ضمن سیر نفسی آن را قطع می نمایند۔ و بہ جائے سیرانی سیر کیفی را اختیار می فرمایند فرمودہ اند کہ
 سالک در بدایت حال چنداں سفر کند کہ خود را بہ ملازمت عزیزے رساند و در خدمت اوستی جمیل
 در حصول ملکۂ آگاہی نماید۔ مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ فرمودہ اند خبیث ہر جا کہ
 رود خبیث است۔ خباثت وے ز اہل نہ شود تا از صفات خبیثہ بہ صفات قدسیہ انتقال نہ کند
 حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند بہ خدمت عزیزے رسیدہ آیینہ دل را از صورت و نقوش
 حشریات کو بنیہ پاک و صاف کند ملکۂ و وصف تمکین را حاصل کند و نسبت خواجگان را بہ دست
 آرد۔ بعد ازان ہر جا کہ رود ہر جا کہ ماند مانع نیست۔

یارب چہ خوش است بے دہاں خندیدن بے واسطہ چشم جہاں را دیدن

بنشین و سفر کن کہ بہ غایت خوب است بے منت پاگرد جہاں گردیدن
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
الباقی است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و بروں بیگانہ و ش این چنین زیباروش کم می بود اندر جہاں
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب مفتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در مین آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایۃ فی البدیۃ
کرده شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در مین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
ظاہر یا باطن جمع سازد اولی باشد و لی شعریہ قولہ تعالیٰ و اذ کراست سر تبتل و تبتل
الیہ تبتیلاً حضرات ما فرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا و لیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفتہ اند کہ
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آں و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کہے نشنود
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید۔ قاضی
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کہے بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف
می پنداشتم۔ کہے کہ بتلاش بہ این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان
من بہار مرا۔ حضرات ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گونہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
در این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش شمس پس سخنہ کند بر دہتہ طعنہ زند بر چلہ
باید دانست کہ در بعض اوقات از بہت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
علم العالمی باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
سبب حضور جمیع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوبامت بے منت پاگرد جہاں گردیدن
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد بہ ظاہر یا خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
الباقی است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و بروں بیگانہ و ش این چنین زیباروش کم می بود اندر جہاں
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب مفتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در مین آن طے می شود۔ بہ خلاف دیگر سلاسل
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایۃ فی البدایۃ
کرده شود گنجائش دادر صاحب این ملک را در مین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
ظاہر یا باطن جمع سازد اولی باشد و لی شعریہ قولہ تعالیٰ و اذ کراست سر ہیک و تبتل
الیہ تبتیلاً حضرات ما فرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا لاولیاء قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفتہ اند کہ
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آں و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کہے نہ شنود
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید۔ قاضی
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلسلہ ذکر شریف بر من چنان مستولی و قاب
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کہے بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف
می پنداشتم۔ کہے کہ بتلاش بہ این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان
من بہار مرا۔ حضرات ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا بر این گونہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
در این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش شمس پس سخنہ کند بر دہتہ طعنہ زند بر چلہ
باید دانست کہ در بعض اوقات از بہت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
علم العالمی باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
سبب حضور جمیع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

باب نقل کرده شده و در کرمیه بر حال لا تلهیهم تجارۃ ولا بیع عن ذکر الله اشارت به این حال می باشد۔

سہ یاد کرد عبارت است از طرد غفلت به ذکر شریف۔ ذکر شریف اسم ذات بود یا نفی و اثبات۔ به قلب بود یا به لسان۔ به نوعی باشد که خواب بود یا بیداری۔ در تکلم باشد یا خاموشی در حرکت باشد یا در سکون در آن فترت پیدانه شود۔

یک چشم زدن غافل از آن ماه نہ باشی شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی
باید دانست کہ در ذکر لسان از فترت ضروری است و در ذکر قلب و لطائف احتیاج فترت نیست۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم الذکر۔ ای یا عتبات القلب و اللطائف و القالب۔ چه در خواب و چه در بیداری در ہمہ وقت و ہمہ حال ذکر بود و نہ چنانچہ فرمودہ اند تنام عینای ولا ینام قلبی ذکر لسان بہ اعتبار امور و قلیل است و حق تعالی می فرماید۔ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔ و ذکر قلب و سایر لطائف و تمام قالب در سلطان ذکر بہ اعتبار امور و کثیر است۔ و باید دانست کہ مقصود از ذکر شریف توجہ الی اللہ و دوام آگاہی و حضور است کہ قلب بہ وصف محبت و تعظیم آگاہ و ہشیار باشد اگر در محبت الہ باب جمعیت ندای دولت بہ دست رسد خلاصہ ذکر و مقصود حاصل شد و الایہ ذکر شریف حصول این دولت بے غایت نماید۔ و باید دانست تا وقتہ کہ طرد غفلت بہ تکلف بود یاد کرد است و چون از عہدہ تکلف برآید آن را یاد داشت گویند۔

خیال ماسوی از دل برو کن گزرا ز چون و حب بے چگون کن
سلا باز گشت عبارت از آن است کہ عقب ذکر شریف۔ اسم ذات بود یا نفی و اثبات بعد از چند بار بہ کمال عاجزی و نیاز مندی التجا نماید و عرض دارد خداوند مقصود من توئی در ضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن حضرت شاہ غلام علی و تدریس سرہ نوشتہ اند اگر سالک صوفی منش و زاہد است۔ بیفزاید بعد از ضائے تو ترک کردم برائے تو دنیا و آخرت را۔

مقصود من خستہ ز کونین توئی از بہر قومی زیم و ز برائے تو زیم
اگر ذکر بہ لسان می کند مناجات نیز بہ زبان کند و اگر ذکر قلبی است پس مناجات نیز بہ لسان دل کند بعض حضرات نوشتہ اند کہ مشائخ ما درین زمان در نفی و اثبات از باز گشت برین نوع اکتفا کردہ اند کہ در وقت لا الہ الا اللہ ملاحظہ مقصود می کنند کہ نیست مقصود من غیر از معبود۔

چہ معبود بہمان است کہ مقصود باشد قال تعالیٰ اٰخِرَ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰتٰیهِ النَّهْهُ هُوَ ۝۸۔
 نگاہ داشت۔ عبارت است از محافظت کیفیت آگاہی و حضور کہ بہ ذکر شریف
 حاصل شدہ است بہ نوعی کہ خطرہ از غیر حق بہ دل راہ نہ یابد۔

ہرگز بجز ذکر خدا و سوسیت شمرے ز خدا بدار کیں و سوسہ چند
 حضرت سعد الدین کاشغری گفتہ اندیک یاد و ساعت یا ازاں زیادہ ہر قدر کہ میسر شود خطرہ از
 غیر حق بہ دل راہ نیابد۔ حضرت قاسم خلیفہ حضرت احرار فرمودہ اند کہ نگاہ داشت بہ آل
 درجہ برسد کہ از طلوع فجر تا چاشت بلند از خطور اغیار بہ نوعی دل را نگاہ دارد کہ قوت متخیلہ ہم
 از عمل خود بازماندہ باشد۔ حضرات مافرمودہ اند عزل قوت متخیلہ از عمل اگرچہ نیم ساعت باشد
 از بس عظیم است و کمل را احیاناً دست می دہد۔ فرمودہ اند کہ محافظت دولت آگاہی بہ نوعی
 باید کرد کہ از اسما و صفات ہم غافل شدہ احدیت مجرورہ را منظور نظر داشتہ باشد۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شو کمال این است و بس
 مقصود حضرات ما توجہ بہ نسبتی است کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلی الوار ذات است و بعضی
 گفتہ اند کہ نگاہ داشت عبارت از محافظت خطور خطر است در وقت اشتغال بہ کلمہ طیبہ۔
 یاد داشت و آل عبارت از سوخ یاد کرد و نگاہ داشت است۔ حضرت احرار در شرح
 یاد کرد و بازگشت و نگاہ داشت و یاد داشت می فرمایند کہ یاد کرد عبارت از تکلف است در ذکر و
 بازگشت عبارت از رفع تکلف و رغبت بہ حق سبحانہ و تعالیٰ است ہر آن وجہ کہ ہر بار عقب کلمہ
 طیبہ بہ دل اندیشید خداوند مقصود من تویی۔ و نگاہ داشت عبارت از محافظت این رجوع
 است و یاد داشت عبارت از سوخ نگاہ داشت است۔ و بہ این معنی یاد داشت تعلق بہ
 ذکر شریف دارد۔ و آنچه خواجہ خواجگان از یاد داشت خواستہ اند پس تعلق بہ ذکر شریف نہ دارد
 کہ آن عبارت از حصول دوام آگاہی است بہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر سبیل ذوق۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال میدار نہفتہ چشم دل جانب یار
 بعضی آل را بہ حضور بے فہیت تعبیر کنند بعضی اہل تحقیق بہ استیلائے شہود حق بر دل بہ توسط
 حب ذاتی تعبیری نمایند کہ آن را مشاہدہ گویند۔

درود یار ہوا نینہ شد از کثرت شوق ہر کجای نگر م رُوسے ترا می بینم
 باید دانست اگر دوام آگاہی بہ نوعی مستولی گردد کہ کثرت کونین مزاج ہم آل نہ شود و شعور بہ

خود خود ہم نہ مانڈیں را فنا گویند۔ وقتے کہ شعور میں بے شعوری ہم نہ مانڈاں را فنا گویند کہ
آں راجع الجمع و عین الیقین نیز خوانند۔ فنا عبارت از ذہول مطلق اشیا است بہ سبب
تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ۔

قرب لے بالا و پستی رفتن است قرب حق از قید ہستی رستن است
پسیت معراج و فنا میں نیستی عاشقاں را مذہب و دین نیستی
۹ وقوف زمانی۔ بہ دو معنی است۔ یکے آں کہ سالک واقف بر انفاس خود باشد
ہر ساعت پاس نفسہا را ملحوظ دارد کہ بہ حضوری گزر ذیابہ غفلت۔
قابل ز احتیاط نفس یک نفس مباح شاید ہمیں نفس نفس واپسین بود
دوم آں کہ سالک در ہر وقت واقف بر احوال خود باشد۔ در صورت طاعت شکر بجا آرد و در
صورت معصیت عذر خواہ گردد۔ حضرت مشائخ این را محاسبہ می گویند۔ در حال بسط شکر و در
حال تبض استغفار باید کرد۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ وقوف زمانی کار گزارندہ راہ است کہ در
ہر زمان واقف احوال خود باشد کہ موجب شکر است یا سزاوار عذر باید کہ ہر ساعت محاسبہ کنیم
کہ حضور است یا غفلت۔ چون بینیم کہ ہمہ نقصان است باز گشت کنیم و عمل از سر گیریم۔
وصل اعدام گر توانی کرد
کار مردان مردواری کرد

و فرمودہ اند کہ وقوف زمانی عبارت از محاسبہ است۔ وَ اِلَى الْمَحَاسِبَةِ اِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ
جَلَّ وَ عَزَّ وَ اَنِيذُوا اِلَى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمْ الْعَذَابُ۔ و حضرت
عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا۔

طوطیاں در شکرستان کامرانی می کنند در تحسیر دست بر سبزی زند مسکین گس
حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ قبل از نوم چند بار تسبیح و تحمید و تکبیر کا محاسبہ می
نماید بہ تکرار کلمتہ تسبیح اعتدال از سیئات می کند و آنچه از تفصیلات بہ جناب قدس عائد شدہ
تقدیس می نماید و استیصال معاصی می خواہد و در استغفار طلب ستر آن است۔ کجا استیصال
کجا استتار و بہ تکرار کلمتہ تحمید شکر می کند و در تکرار کلمتہ تکبیر اشارت است بہ آن کہ جناب قدس
او بالا و برتر است از اں کہ این اعتذار و شکر شایان او باشد۔

بے توجہان استمرار نہ توانم کرد احسان ترا شمار نہ توانم کرد

گر بر تن من زباں شود ہر موتے یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد
 بنا و قوت عدی۔ عبارت از نفی و اثبات است با رعایت عدد و طاق در ہر نفس جس نفس
 شرط نیست البتہ مقید و مفید است۔ چہ حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواہ از
 فوائد جس نفس است۔ گویند این ذکر شریف با رعایت جس نفس ماثور از حضرت خضر است
 علیہ السلام و این اول سبق است از علم لدنی۔ چہ حصول کیفیات و کمالات و در یافت آن،
 ہمہ ازین ذکر شریف است۔ فرمودہ اند بسیار گفتن شرط نیست۔ ہر قدر گوید از سر و قوت
 و حضور گوید تا فائدہ بیاں مترتب شود و چوں عدد از نسبت و یک بگزرد و اثرے ظاہر نہ شود
 دلیل بے حاصل است۔ و اثر ذکر آن است کہ در زمان نفی و وجود بشریت منفی گردد و در زمان
 اثبات اثرے از آثار تصرف جذبات الہیہ مطالعہ افتد۔ و می تواند شد کہ نسبت بہ اہل ہدایت
 مطالعہ این آثار، مرتبہ اول از علم لدنی بود، و هو علم لا یکنہ کتہ و لا یقادر قدرہ،
 گویندہ این علم محقق است کہ از یافت سخن گوید نور بر سخن وے، و آشنائی بر روئے وے،
 و عبودیت در سیرت وے پیدا، برقی از نور اعظم در دل وے تافتہ و چراغ معرفت وے
 افروختہ و اسرار غیبی اورا آشوف شدہ، چنانکہ حضرت خضر را بود۔ و نسبت بہ اہل نہایت
 آن بود کہ ذاکر بر سر بیان اخیرت حقیقیہ در مراتب اعداد کونیہ واقف شود۔ چنانچہ بر سر بیان واحد
 عدی در جمیع مراتب اعداد حسابی و قوت دارد۔

فَالْکُلُّ وَاحِدٌ یَّتَجَلَّى بِکُلِّ شَأْنٍ

اعداد کون و صورت کثرت نمائی است

و در شرح عبارات فرمودہ

ساری است احد در ہمہ افراد عدد

در مذہب اہل کشف ارباب خرد

ہم صورت و ہم مادہ اش ہست احد

زیرا کہ عدد گرچہ برون است ز حد

آرے معانی کلمہ طیبہ ریائے بے کراں است۔ بعضے از اسرار آن ہدایت علم لدنی است و بعضے نہایت،
 حضرت بہاؤ الدین قدس سرہ در ذکر نفی و اثبات جس دم و رعایت عدد و طاق را لازم نہ می شمردند۔
 س و قوت قلبی محمول بر چند معانی است۔ اول آن کہ در مین ذکر شریف ارتباط و آگاہی
 بہ حضرت مذکور تعالی و تقدس دست دہد۔ دل واقف و آگاہ بہ اوسبحانہ و تعالی باشد۔ و این را
 شہود و وصول و جو نیز گویند۔ و این معنی از مقولہ یادداشت است۔ و دوم آن کہ ذاکر در
 اثنائے ذکر شریف متوجہ بہ قلب صنوبری باشد کہ حقیقت جامعہ و مقرر لطیفہ قلب می باشد

تا این مضغہ از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکه گویا بہ اسم پاک سبحان باشد۔

مانند مرغی با سن بان بر بقیۃ دل پاساں پاکز بیضۃ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ

و این معنی از مقولہ یادداشت نیست۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اہتمام وقوف قلبی بہ این ہر دو معنی از رعایت وقوف عددی زیاد می فرمودند۔ چہ مقصود از آن دوام حضور و آگاہی است در وقوف قلبی حاصل است۔ سوم۔ عودہ الوقتی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمودہ اند کہ ذکر نگراں باشد بر دل تا لفرقہ و نقوش ماسوی راہ نیابد۔ و این معنی نیز از مقولہ یادداشت می تواند شد۔ چہ ہمارم حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند کہ وقوف قلبی عبارت از آگاہ بودن دل است بہ جناب قدس سبحانہ و تعالیٰ بہ وجہی کہ ہیچ بایستہ غیر حق نہ باشد۔ بہ این معنی تخصیص بہ قلب و تعلق بہ ذکر نہ دارد بلکہ از اجزائے نفس است۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ نوشتہ اند۔ توجہ بہ قلب۔ بے آن کہ شکل صوری دل۔ بانقش اسم ذات۔ در متصور آید و این را وقوف قلبی گویند۔ این توجہ قائم مقام ضرب است کہ در طرق دیگر ذکر شائع است۔ و نوشتہ اند۔ در توجہ بہ ذات الہی داشتن، نگراں بہ جہت فوق باشد کہ منتظر فیض است۔ رعایت جہت فوق بہ پاس ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہمہ اشیاء است۔ وقوف قلبی و توجہ بہ مبدأ فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیا است کہ حصول نسبت بے این محال است۔ از حضرت مجدد قدس سرہ روایت است ہرگز ذکر قلبی در نہ گیرد ویرا از ذکر باز داشتہ بہ مجرد وقوف قلبی امر باید کرد۔ و توجہات باید نمود تا ذکر در گیرد۔ باید دانست در بیان ارشاد سرسرداد وقوف قلبی بہ معنی سوم می باشد۔ واللہ اعلم و صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

طرق الوصول

برائے حصول دولت آگاہی و حضور کہ سرمایہ صحت عبودیت است حضرت خواجگان ماقدس اللہ سرار ہم سہ طریق مقرر نمودہ اند۔ یکے رابطہ۔ دوم ذکر شریف۔ سوم مراقبہ۔ بیان ہر یکے بہ صورت اختصار کردہ می شود۔

وَفَقِّنِي اللَّهُ وَيَا تَاكُمُ لِمَا يُحْيِيهِ وَيَرْضَاهُ وَبَلِّغْنَا إِلَى أَقْصَى الْغَايَاتِ

من شوم عریاں ذق اواز خیال تا خرامم در نہایات الوصال

رابطہ

رابطہ از ربط است کہ بستن را گویند و بہ اصطلاح حضرات مشائخ دل را بہ خیال پیرو
مرشد حق بستن است۔ پیرو کہ بہ مقام مُشاہدہ رسیدہ باشد و بہ تجلیات ذاتیہ متحقق گشتہ
کہ ویدایا و بہ مقتضائے هُمَا الَّذِینَ اِذَا رَاَوْا ذَکَرًا لَّکَرَّ اللّٰهُ فَاَمَدَ ذَکَرٌ و ہدو صحبت او بہ موجب
هُمَا جَلَسَا اللّٰہِ نتیجہ صحبت مذکورہ بخشد۔ چون صحبت جنین عزیزے دست دہد خود را بہ او
سپارد و آئینہ دل را از حشویات صوریہ کو نیہ صاف کند و نسبت خواجگان را بہ دست آورد۔
صحبت او را ہر تدر تو اند حاصل کند۔

یک زمانہ صحبت با او لیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
فرمودہ اند نظر را میان دو ابرو سے پیر گمارد و تصور کند کہ بہ جز وجود مرشد ہیچ چیز نماندہ و
از خود منسلخ شدہ بہ وجود پیر خود متصف گردد۔ تا زمانے کہ در خدمت او باشد بہ ایں پنج
رابطہ خیال اور امرۃ بعدا خری کردہ باشد تا آن کہ کیفیت معہودہ ملکہ سے گرو و در غیبوت پیرو
مرشد صورت و خیال او را در مد رکہ خیال خود محفوظ دارد۔ صورت پیرو مرشد را روئے قلب
خود تصور نماید یا درون خانہ دل نگاہ دارد یا خود را در صورت شیخ خود تصور نماید۔
ظاہر بیتان و حقیقت ناشناساں بر رابطہ و حفظ صورت شیخ در نگار خانہ دل یا قبائے
قلب قیل و قال می کنند بعضے از جاہلین متجاسرین آں را شرک گویند و بعضے آں را بدعت
سیئہ خوانند۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را غدر بنہ چل نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند
حق تعالی ایشان را فہم درست و عقل صحیح و بصیرت نافعہ عنایت فرماید۔ فکر کنند و نیک
بیندیشند کہ ادلیات حضرت پروردگار بہ آلائش شرک العیاذ باللہ یا بہ اوساخ بدعت
سیئہ چہاں ملوث خواہند شد۔ اَوَلَا یَنْظُرُونَ اَنَّ الْکِرَامَةَ لَا تَظْهَرُ عَلٰی یَدِ الْفَاسِقِ
وہ دست حق پرست ایں بزرگواراں ہزاراں ہزار کرامات بہ ظہور رسیدہ اند و از پیروان
پاک نہادان ایشان تا ایں زمان بہ ظہور می رسند و ان شاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید۔

در سفالین کاسه رنڈاں بہ خواری منگرید کیں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند
قدسیاں بے بہرہ اند از جرعه کاس الکرام این تطاول میں کہ باعشاق مسکین کردہ اند
مع ہذا فقیر اند کے از کلام این بزرگواراں ایرادی نماید تا ناواقف آگاہ و آگاہ خورمند مستقیم تر گردد۔
عبدالرازق و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و حاکم از ابن عباس در
تفسیر کریمہ لَوْلَا اَنْ رَاَیْ بَرْهَانَ رَبِّہِ نقل کردہ اند کہ حضرت یوسف صورت پدر خود را دید
حاکم تصحیح این روایت کردہ است و ابن کثیر در تفسیر خود از ابن عباس و سعید و مجاہد و سعید بن
جبیر و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحاق و غیر ہم روایت کردہ کہ حضرت
یوسف پدر خود را دید کہ انگشت بہ دندان گرفتہ بود۔

سط در تفسیر کُنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ فرمودہ اند کینونت عام است صورۃ باشد یا معنی۔ در صحبت
ایشان کینونت ظاہری است و در غیبوت بہ حفظ خیال شریف ایشان کینونت معنوی حاصل است
مست ترمذی در جامع خود این دعائے مبارک را از آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنْ رَزَقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ عِندَکَ اَللّٰهُمَّ مَا سَرَزَقْتَنِیْ فَمَا اَحْبَبْتَ فَاَجْعَلْہُ
قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔ الحدیث۔ محبت ارتباط قلب را گویند کہ با کس یا چیزے باشد۔ ازین حدیث
شریف ہر آل محبت و ارتباط قلب کہ با کس باشد و موصل الی اللہ بود مطلوب است و ظاہر است
تا وقتے کہ صورت و خیال محبوب در خلوت خانہ دل قرار نہ گرفتہ باشد محبت بہ چہ نوع خواهد بود۔

بہ چہ تسکین و ہم این دیدہ و دل را کہ مدام دل ترامی طلبد و دیدہ ترامی خواہد
بیان مرتبہ احساں آل سرور علیا صلی اللہ علیہ وسلم بہ این پنج فرمودہ اند اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ
تَوَّاک۔ الحدیث۔ برائے دریافت این مرتبہ عالی کہ حضرات مشائخ آل رافقا فی اللہ گویند ما مورہ ہم کہ
وسیلہ تلاش کنیم وَابْتَغُوا لَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ فرماں او تعالیٰ تقدس است و آن وسیلہ جلیلہ
ذات پاک جناب محبوب کبریا است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ۔ ازین جا است کہ ارشاد
شده لَا یُؤْمِنُ اَحَدٌ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہِ وَوَلَدِہِ وَالتَّامِّیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔
رواہ الشیخان۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین از فرط شوق و محبت در اثناے روایت حدیث شریف
می فرمودند کَاَنْیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ و کہے از غایت محبت
می گفت قَالَ حَبِیْبِیْ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ در زمان آل
سرور الس و جہاں صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن بودند۔ بھل بہ سن تمیز و رشد رسیدن از ناخوال خود

ہند بن ابی ہالہ کہ وصاف محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم بوده استفسار علیہ مبارکہ آن جناب
می نمود چنانچہ بیان می فرماید سَأَلْتُ خَالَیَ هِنْدَ بْنَ ابْنِ هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ حَلِیَّةِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَآنَا أَشْتَهَى أَنْ یَصِفَ لِی مِنْهَا شَیْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ - الحدیث
قَالَ الْقَلَدِیُّ فِی الشَّرْحِ قَوْلُهُ أَتَعَلَّقُ بِهِ أَىْ أَتَشَبَّثُ بِذَٰلِكَ الْوَصْفِ وَأَجْعَلُهُ
مَحْفُوظًا فِی خَزَائِنِ خِیَالِی -

از دل بردن کن غم دنیا و آخرت یا خانه جائے رخت بود یا خیال دست
ہمیں فدائیت و محبت را کہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم
فنا فی الرسول گویند۔ برائے این مرتبہ علیاد دریافت این فضیلت قصوی ضروری است کہ واسطہ
پیدا کنیم۔ چہ آب درجہ بے مددیاری رود۔ حضرت حسن از احوال خود ہند بن ابی ہالہ را تلاش فرمود۔
حضرات تابعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم را ذریعہ حصول این دولت بے غایت گرفتند کہ در حق
ایشان ارشاد شدہ است مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِیْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِابْغَضِیْ أَبْغَضَهُمْ
ہر غفلت تلف خود را کہ از مرہم الذین اذاروا ذکر اللہ بودہ ذریعہ خود ساختہ تخم محبت را
در قلب خود کشتہ از تعلق کوہن خود را خلاص کردہ۔ بہ دولت حضور و آگاہی کہ پر توے است
از تجلی ذات تعالی و تقدست خود را رسانیدہ۔ در صحبت و خدمت این بزرگواراں و بہمین و محبت
حفظ خیال ایشان در اندک مدت این دولت بے غایت بہ دست می رسد۔

صنارہ قلندر سزاوار بہ من شگالی کہ دراز و دور دیدم رہ در ہم پار سالی
ہمیں حفظ خیال و تہمیت محبت را کہ منجر بہ محبت خدا و رسول خدا می گردد حضرات مشائخ بہ تصور
یا رابطہ می نامند کہ منشا ظہور عجائب و غرائب است۔ فرمودہ اند تنہا ذکر شریف بے رابطہ
موصول نیست و تنہا رابطہ با رعایت آداب محبت البتہ کافی و موصل است۔ حضرت عطار
قدس سروری فرماید۔

گر ہوائے این سقندر داری دلا	دامن رہبر بگیر و بس برا
در ارادت باش صادق لے شریہ	تا بیابی گنج عرفاں را کلید
دامن رہبر بگیر اسے راہ جو	ہر چہ داری کن نثار راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب	راہ بر نبود چہ حاصل زان تعب
بے رفیقہ ہر کہ شد در راہ عشق	عمر بگزشت و نہ شد آگاہ عشق

پیر خود را عالم مطلق شناس
هر چه نرmaid مطیع امر باش
او چو می گوید سخن تو گوش باش

تاب راه فقر گردی حق شناس
تو تیاے دیده کن از خاک پاش
تانه گوید او بگو خاموش باش

ذکر شریف

باید دانست هر عملی که بر وفق شریعت غرا کرده آید داخل ذکر است اگر چه بیج و ثمری
بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیة باید نمود تا آنها همه ذکر گردد. کما افاده
حضرت سیدی المجد و قدس سره و در عرف عام اطلاق ذکر شریف بر تلاوت قرآن مجید و خواندن
اوراد و وظائف و احزاب و اذکار می باشد لیکن به اصطلاح حضرات مشایخ ما قدس الشاه سلار هم
اطلاق ذکر شریف بر اسم ذات پاک پروردگار و بر نفی و اثبات لا اله الا الله می باشد.
ابتداء بر اسم پاک می کنند.

ذکر اسم ذات پاک

طالب را باید چون نزد پیر و مرشد برائے اخذ طریقه شریفه حاضر شود قلب خود را از جمیع
خطرات و حدیث نفس خالی کند اندیشه های گزشتہ و آئینہ را دور نماید و برائے رفع خواطر به جناب
الہی تضرع نماید قلب خود را حاضر ساخته مقابل قلب شیخ بدارد و چشم فرار نکند و دهان استوار
دارد و زبان را به کام چسپاند و دندان را بر ہم نهد و به ادب و تعظیم تام حسب ارشاد پیر و مرشد
به ذکر اسم ذات مشغول شود اول از لطیفہ قلب مشغول شود محل وقوع این لطیفہ شریفہ و
لطائف آخری در بیان لطائف عشرہ گزشتہ آن جا باید دید طالب را باید کہ مفہوم اسم
شریف را در لحاظ دارد کہ ایمان آورد کہ بر ذات پاک کہ موصوف بہ صفات کاملہ و منزہ از
سمات ناقصہ می باشد این لحاظ مفہوم شریف را بہ داخست گویند و در اثنائے ذکر شریف
توجہ و جذبہ صرفہ بہ حضرت ذات تعالی و تقدست باید کرد چہ ذکر بے توجہ بیش از دسوسہ
نیست و در دوران ذکر شریف بعد از چند بار باز گشت ضروری است بگوید خداوند

مفتی اراکین دیر۔

مقصود من توفی و رضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن۔

اے خدا شربان احسانت شوم این چه احسانهاست قربانت شوم
در اثنائے ذکر شریف توجہ بہ قلب صنوبری کہ محل لطیفہ قلب است نیز داشته باشد کہ آن
مضغہ ہم از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکه آن ہم ہمراز لطیفہ شریفہ گشته بہ نام پاک
پروردگار گویا باشد۔

مانند مرغی باش ہاں بر بقیۂ دل پاساں کز بقیۂ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ
چہ بعد از طیران لطائف خمسہ مبارکہ بل لطائف مستہ بہ عالم امر و عروج آہنادر عالم قدس غلیفہ
آہنادر جسد انسانی ہمیں مضغہ است کہ صلاح و فساد جمیع بوط صلاح و فساد او است کما ورد فی الحدیث۔
إِنَّ فِي جَسَدِ بَنِي آدَمَ لَمُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ
كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ دریں حال کار ہمہ آہنادر ہمیں مضغہ خواهد کرد اگر الہام است بروے
است و اگر عروض غین است بروے است۔ کما تقدم بیانہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا حبان است پاکی دل ز ذکر سبحان است
چوں لطیفہ قلب ذکر شود ذکر شریف از لطیفہ ثانیہ لطیفہ روح کند و باز از ثالثہ لطیفہ
سرو باز از رابعہ لطیفہ خفی و باز از خامسہ لطیفہ اخفی و باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در پیشانی است
و باز از لطیفہ قالبیہ کہ محل آن تمام بدن از موتے ستر تا ناخن قدم است تا از بن ہر ہر موتے
و از ہر ہر رگ و پے صدائے اسم مبارک اللہ بہ سمیع خیال رسد۔ این ذکر قالبیہ را سلطان ذکر
گویند۔

اے طالب صادق سچہا باید نمود و جانے باید کند تا شاہد مقصود از گوش بہ آغوش و
از شنیدہ دیدہ شد شہودے کہ لطائف خمسہ مبارکہ را پیش از گرفتاری جسد انسانی بودہ باز
حاصل شود۔ ہر یکے را شعلہ درگیر و تا بالار اے منور و کشادہ معلوم گردد۔ دریں وقت احوال
عروج و نزول ظہوری یا بندہ در عروج لطیفہ را بہ جانب فوق کشاں کشاں می یابد و در نزول
می بیند کہ تختہ نورانی از بالا بہ اسفل روان است کما تقدم بیانہ۔ تا این وقت ہر چہ از اسرار
عجائب ملک و ملکوت دیدہ سیر در عالم خلق بودہ کہ آن را سیر آفاقی گویند چوں لطائف در اصول
خود مستہلک و مضمحل می گردند و لطیفہ نفس بہ مقام اصل قلب می رسد و آن جا جذبے و عروج
پیدای کنند آن وقت سیر در عالم امر شروع می شود کہ آن را سیر انفسی گویند بعد ازین سالک

ہر چہ می بیند و نفس خود می بیند و بہ کُنہ سِرِّ سِرِّ نَہِجِہِ آیَاتِنَا فِی الْآفَاقِ وَفِی أَنْفِیہِمْ مِی رَسَدِ
نور لطیفہ قلب زرد و نور لطیفہ روح سُرخ و نور لطیفہ سر سفید و نور لطیفہ خفی سیاہ و نور لطیفہ
اخفی سبز و نور لطیفہ نفس بے رنگ و بے کیفیت می نماید۔ بعضے افراد تمیز مابین الوان انوار نہ می توانند و
آل نقصانے نہ می رسانند حضرت عبداللہ احد از حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہما نقل فرمودہ اند کہ
ادائے صلاۃ فجر و رُغُلَسِ مَشرَقِ نائے اخفی است۔ ازاںوار و برکات لطائف سیمینہ مطلع انوار و
مصدر اسرار می گردد۔

ز دریا موج گوناگون بر آمد ز بے چونی بہ رنگ چوں بر آمد
گہ در کسوت لیلان سر و شد گہ بر صورت مجنوں بر آمد
چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون ہموں نقش دروں بیرون بر آمد

سیر لطائف در عالم ظلال کمال ازل دائرہ ولایت صغری گویند

باید دانست کہ حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرار ہم اصل کار بر جمعیت و حضور و شاد
اند۔ بہ صورت اشکال غیبی متوجہ نہ می شوند کثوف و انوار را چندان اعتبار نہ نہادہ اند۔ طالب را بہ
حصول چہار چیز رغبت می نمایند۔

جمعیت و حضور و جذبات و واردات جمعیت عبارت از آن است کہ در تحریک
دل ہوا جس و وسوسہ را بجائے نشاند و خیال ماسوی بالکلیہ دور شود۔

خیال ماسوی از دل بیرون کن گزرا ز چون و چہ بے چگون کن
و حضور عبارت از آن است کہ دل بہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مبداء فیاض باشد۔ بیداری بود
یا خواب خاموش بود یا مصروف کلام در قہر بود یا در محالہ مصداق کائنات یزدی اللہ باشد۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار
و جذبات عبارت از آن است کہ کشش لطائف بہ اصول خود شود و ازاں اصول بہ اصول
آنها و ہلکہ جز آئین الاصول الی اصولہا الی آن یبلغ الکتاب اجلہ۔

بر سر خاک ما بیا نغمہ عشق را سرا کہ جذبات شوق تو نغمہ ز خاک بر زم
بعد ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی مشک شود غبار من روح شود ہمہ تنم

و واردات عبارت از این احوال است کہ از جهت فوق بر قلب فیضائے رو نماید کہ تا ب تحمل
آن متعسر باشد۔

تو در دلی بہ غم این و آن کہ پردازد بہ جائے جاں کہ تو باشی بہ جاں کہ پردازد
ز ناز نیست ترا فرصت و مرا ز نیاز کنوں بہ حال دل نا تو اں کہ پردازد
باید دانست رعایت جهت فوق از وجه شرف و بہ سبب ممارست توجہ بہ آن جهت است۔ و الا
حق سبحانه و تعالی را بیرون از دائرۃ جہات باید جست۔ و این واردات را در طریقہ عدم وجود عدم
می گویند۔ در ابتداء بر دل سالک گاسے ماسے و رود می نماید و باز نوبتے در ہفتہ و عشرہ۔ و رفتہ رفتہ
در شبانہ مرتبے تا بہ مرد ریالی و انہر بہ توالی و تواتر و رود می نماید تا آن کہ بہ اتصال می انجامد۔

وصل اعدام گر توانی کرد کار مرداں مردواری کرد
فنائے لطائف خمسہ و کمال سیر انفسی در دائرۃ ولایت صغریٰ کہ دائرۃ ظلال و محل ظہور توحید و
اسرار معیت است حاصل می شود۔ امام الطریقہ حضرت نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ اولیاء اللہ
بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند و در خود می بینند ہر چہ می شناسند و در خود می شناسند حیرت ایشان در
نفس خود می باشد۔ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

ہیچونا بینا سیر ہر سو نہ دست با تو در زیر کلیم است آنچه ہست
حضرت مجدد قدس سرہ در مکتوب نو و نہم از دفتر دوم می نویسند۔ پرسیدہ بودند کہ سیرے کہ برین
انفس نوشتہ اند آن کدام باشد سیر مراتب عشر عالم خلق و عالم امر و سیر ہیئت و حدائی داخل
انفس می نماید پس سیر در ماورائے انفس کدام باشد۔ بدانند کہ انفس در رنگ آفاق ظلال
اسماء الہی است جل سلطانہ و چون ظل فیض خداوندی جل شانہ خود را فراموش ساختہ متوجہ
اصل خود گردد و محبت بہ اصل خود پیدا کند ناچار بہ حکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ خود را ہماں اصل
خود خواہد یافت و آنائے خود را ہر ہاں اصل خود خواہد انداخت۔ و ہمچنین چون آن اصل را
اصل دیگر است ازین اصل بہ آن اصل خواہد رفت بلکہ خود را عین اصل خواہد یافت۔
و هَلَمْ جَزَّ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابَ لَجَلَّہُ ایں سیر سیر ماورائے آفاق و انفس است اما بدانند
جمعے سیر انفسی را سیر فی اللہ گفتہ اند۔ آن سیر کہ گفتہ شد درائے ایں سیر است کہ گفتہ اند چہ ایں
سیر حصولی است و آن سیر وصولی۔ و فرق در میان حصول و وصول در مکاتیب مُتَعَدِّدَہ
نوشتہ است از انجام معلوم کردہ باشند۔ الخ۔

علامت رسیدن قلب به دائره ولایت صغریٰ آن است که توجہ فوق مضمحل شدہ اعاطہ
شش جہت می فرماید و معیت بے چونی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محیط خود و محیط ہمہ عالم بہادر
بے چوں می بیند۔ دوام ذکر و فکر و غلبہ شوق و محبت بہ سوائے محبوب حقیقی پیدای شود و جذبہ و توجہ
بہ حضرت قدس رومی نماید آئینہ دل از رنگ غفلت و اذرن ہو جس صاف شدہ بمنزلہ جام
جہاں نمائے می نماید۔

تو کتابی در تو مسطور است عالم ہر چہ هست چہیت آن کو در کتاب لوح دل مسطور نیست
و سیر در ظلال اسماء و صفات واجب شروع می شود۔ سالک بے چارہ و عاشق دلدادہ کہ نادیدہ
بہ محبوب خود تعشق بہم رسانیدہ بود چوں در آئینہ قلب خود عکس ظلال اسماء و صفات واجب
ملاحظہ می کند از نا فہمی خود آن را عین محبوب تصور کردہ بہ شطیحات تکلم می کند و صورت محبوب را
در نگار خانہ باطن خود دیدہ از ہوش رفتہ خیال وصال می کند۔

عکس وئے توجہ در آئینہ جام قتاد عارف از خندہ منی در طمع جام قتاد
جلوہ کرد رخس روز ازل زیر منقاب عکس از ہر توان بر رخ افہام مستاد
این ہمہ عکس می و نقش مخالفت کہ نمود یکسر رخ رخ ساقی است کہ در جام قتاد
چوں از غایت و ارادتگی و در ماندگی و از نہایت مدہوشی و سرشاری فرق و زلل واصل نہ می تواند
کرد لا جرم نعرہ اتحاد و عینیت از نہادش می برآید۔

چوں عکس رخ دوست در آئینہ عیاں شد بر عکس رخ خویش نگارم نگراں شد
غلبہ این دیدہ بجائے می رساند کہ تعین و تشخص خود نیز از نظرش مرتفع می شود۔ کہ بہ شجاعتی
ما اعظم شایانی دم می زند کہے را صدائے قافی جبتی الا اللہ از نہادش بلند می شود و کہے
نعرہ آنا الحق تا سر داری رساند۔

مرد رہ حق سخن محقق گوید از ہر کہ جزا و ست ترک مطلق گوید
در راہ حقیق اگر دو صد پارہ کند ہر پارہ از دو صد آنا الحق گوید
آہے آہے اے برادر پاک سیر بہ گوش ہوش بشنو۔ در حدیث قدسی وارد است۔ آنا
عند ظن عبدی بنی ان خیراً فحیر و ان شرّاً فخر۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ نی مابقی تو استخوان و ریشہ نی
گر گل است اندیشہ تو گلشنی و رہ بود خارے تو ہمیشہ گل خنی

ہوش کن ہوش کن کہ دربارہ این گشتگان پاک نہاد خیال فاسد را در دل خود بجائے نہ وہی عالم
 الشرائع یرجل شائدہ وانا است کہ این صدا از کجا برخواستہ و این شور از یہ پیدا شدہ
 نہ از مطرب پرموز این رسید بہ گوش کہ چوب و تار و صدامے تین و تن ہمہ زو
 این آن نعر نیست کہ از شعثان انوار ذات و صفات واجبی ذرات ممکنات از نظر سالک مخفی شدہ
 وے دراصل خود خود را فراموش ساختہ اناے خود را بر اصل خود انداختہ۔ و این آن صدائے است
 کہ جام دل ربائے عقل و خرد بے چارہ و سبل با خود بردہ و بر امصروف آہ و فغاں ساختہ۔
 عشق آمد عقل او آوارہ شد صبح آمد شمع او بے چارہ شد
 عقل سایہ حق بود حق آفتاب سایہ را با آفتاب او چہ تاب
 صاحب این کیفیت از خود و از بایستہائے خود فانی گشتہ۔ دامن وے از طعن و ملامت
 دور است۔ وے داخل زمرة اولیائے پاک پروردگار است وے از گردہ عاشقان مجذوبان
 حضرت کردگار است۔ وجود او را آتش شوق درہم گرفتہ و خرمن ہستی او را شعلہ محبت خاکستر
 کردہ و از خود غائب است بہ ستر کلام خود چہ رسد۔

آتش آن نیست کہ بر شعلہ او خند و شمع آتش آن است کہ در خرمن پروانہ نہ ند

ہاں ہاں کہے کہ در دائرۃ ولایت صغریٰ قدم نہ نہادہ است و سیر در ظلال اسماء و صفات واجبی
 نہ کردہ است برائے او سخنان توحید گفتن و اعتقاد وحدت وجود نمودن حرام قطعی است۔ ایشان
 را فکر باید کرد کہ دعوت حضرات انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ و التسلیمات لا الہ الا اللہ
 است کہ موقوف بر کثرت است چہ انتفاء الہیہ باطلہ و اثبات وحدانیت مر خدا را در اثبات
 کثرت صورت می بندد اگر کثرت نہ بودے اثبات وحدت از کجا بودے و از بہر چہ بودے متنازع
 وقت لاحق تعالیٰ انصاف دہد کہ اعتقاد ملحدانہ بہ پیروان خود تلقین می نمایند۔ عوام کالانعام
 را در تخیل مراتب توحید وجودی انداختن غیر از خسارت دنیا و آخرت چیزے نہ می افزاید۔

بے خودے چند از خود بے خبر عیب پسندند بہ نہ نعم ہنسند
 بادشوندار بہ دماغے رسند دودشوندار بہ چراغے رسند

البتہ بعض سالکان را قبل از قطع دائرۃ امکان بلکہ قبل از برآمدن لطیفہ از قالب حالت شبیہ
 بہ توحید وجودی و ہمہ اوست ظاہری شود۔ موجبش آنکہ بہ تخیل مراقبہ توحید صورت توحید و تخیل
 ایشان متصور می شود۔ چوں این تخیل غلبہ می کند سخنان توحید بے تحاشی می گویند۔ خصوصاً در

ادقات سماع و آواز خوش و تار و نغمه که در قلب حرارتی و ذوقی پیدا می شود بے باک ترمی شوند
اشعار توحید شنیده خود را هم حال قائلان آن اشعار می شناسند نه می دانند که ارباب این احوال
لا آداب و فرائط است که در اینها مفقود است. و جمیع را عنصر هوادست می دهد چوں که این
عنصر را لطافتی است که در ذرات ممکنات ساری است ایشان از کوه نظری خود آن را وجود حق
تصور نموده سخنان توحید بر زبان می آرند. نه می دانند که این سیر داخل دایره امکان است و
مقام توحید بعد از انقطاع دایره امکان است. و بر خنجر این سبب انگشتان عالم ارواح و
بے چوئی آن عالم نسبت به عالم اجسام و نیز احاطه عالم ارواح بر عالم اجسام ایشان آن را
قیوم عالم تصور نموده به خدائی می پرستند. درین مقام بعضی اکابر را نیز اشتباه واقع شده
چوں عنایت پروردگار شامل حال این بزرگواران بوده ایشان را ازاں مقام عروج واقع شد
آن زمان حقیقت اشتباه بر ایشان ظاهر شد.

هزار نکته باریک تر از مو اینها است نه هر که سر برتر شد قلندری داند
چوں لطائف خمس را سیر تفصیلی واقع می شود اول گزرا ایشان در دایره امکان واقع می شود
که عالم ملک و ملکوت که آن را عالم اجسام گویند و عالم ارواح و عالم مثال که آن برائے دید
است نه برائے ماندن و عالم امر همه داخل این دایره اند چوں اذین دایره عروج می شود قدم
در دایره ولایت صغری می نهند در اینجا سیر در ظلال اسماء و صفات واجب می شود.
هر نقطه اذین دایره ناشی است از اصل دیگر و آن اصل را اصل دیگر است و هر یک جز آن است که بعد
از قطع سیر تفصیلی سیر به نقطه اجمالی می رسد که تعین اول و حقیقت محمدی است که ناشی
است از ذات بحت و احدیت مجبرده. کما سیاتی بیانها ان شاء الله تعالی.

اے برادر بے نهایت در گه نیست هر چه بروی می روی بروی نیست
باید دانست که دایره ظلال مبدا تعین جمیع ممکنات است غیر از انبیاء و ملائکه علیه السلام
کما تقدم. هر فردی را انفراد عالم به توالی و تواتر از جناب الهی و صفات تازه بتوسط مظاهر
اسماء و صفات غیر متناهی و ظلال آنها می رسد. اذین جهت ظلال را مبدا تعین افراد
گویند و آن را عین ثابت نیز می نامند. و آنچه حضرات صوفیه فرموده اند الطریق الی الله
تعالی و تقدس بعد از انقائس الخلاء بقی اشارت به همین نقطه ظلال اند که
مبادی تعین افرادی باشند. در دایره ظلال لطائف خمس را فنا و بقا حاصل می شود.

لطیفه قلب را فنا و بقا در ظلال تجلیات افعال الهیه یعنی صفت تکوین می باشد در وقت فنا
تعلق حقیقی و علمی از ماسوی در ساحت مینه نه می ماند و خطره از غیر به دل راه نه می یابد -
خیال ماسوی از دل بروں کن گذر از چون و چوبه به چگون کن
و در وقت بقا افعال خود و افعال جمیع ممکنات را آثار افعال حق سبحانه و تعالی می بیند چون ای
دید غالب می شود صفات و ذوات ممکنات را منظر صفات و ذوات پروردگاری بیند و لب به
توحید و جودی می کشاید -

غیرتش غیر در جهان نه گذاشت لا جرم عین جمله اشیا شد
و لطیفه روح را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات شریک الهیه می باشد در وقت فنا سالک
صفات خود و صفات جمیع ممکنات را معدوم می بیند مثل سمع و بصر و قدرت و اراده و کلام
و غیره و در وقت بقا اثبات صفات جمیع را به حق سبحانه و تعالی می کند و می گوید -

عشقم که در دو کون و مکانم پدید نیست عنقا و مغربم که نشانم پدید نیست
ز ابر و غمزه هر دو جهان صید کرده ام منگر بدان که تیر و کمانم پدید نیست
گویم به هر زبان و به هر گوش بشنوم این طرفه ترک گوش و زبانم پدید نیست
و لطیفه سر را فنا و بقا در ظلال تجلیات فیوضات الهیه می باشد در وقت فنا سالک ذات خود
و ذوات جمیع ممکنات را در ذات پاک و وحده لا شریک که مضمحل و کم می یابد و در وقت بقا ذات
پاک فدا الجلال را به جائے جمیع ذوات می بیند -

چند بنگرم در آئینه عکس جمال خویش گرد همه جهان به حقیقت مصورم
خورشید آسمان ظهورم عجب مدار ذرات کائنات اگر گشت منظرم
و لطیفه خن را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات سلویه الهیه می باشد در وقت فنا سالک در صفات
سلویه فانی می شود و در وقت بقا تقریر جناب کبریا از جمیع مظاهری نماید -

آن کس که ترا شناخت جان را چه کند فرزند و عیال و خانها را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی دیوانه تو هر دو جهان را چه کند
و لطیفه اخفی را فنا و بقا در ظلال تجلیات شان جامع الهی است در وقت فنا سالک از
اخلاق خود می گذرد و در وقت بقا متعلق به اخلاق پاک پروردگاری گردد -

منبع آداب و اخلاق حسن جمیع اوصاف رب ذوالمنن

اگر چه لطائف خمسہ را فنا و بقا در دائرہ ظلال حاصل می شود لیکن نہ باید فهمید کہ سیر و عروج
 این لطائف بہ انتہا رسید ہنوز این لطائف را از دائرہ ظلال بہ دائرہ تجلیات اسما و صفات
 رسیدن است کہ آن در دائرہ اولی از ولایت کبری متحقق می شود و آل وقت سیر این لطائف
 و عروج آنها بہ کمال خواهد رسید۔

این مرتبہ را بلندی و پستی نہ بود خود بینی و خوشنق پستی نہ بود
 در ہر قدمی نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود
 فائدہ۔ آل کہ حضرت فرمودہ اند۔ طریقے کہ مادر صد و قطع آنیم ہمگی ہفت گام است
 مراد از آل لطائف سبعہ اند پنج از عالم امر و دو از عالم خلق کہ یکے نفس و دیگرے قالب است۔
 و آل کہ دو قدم فرمودہ اند پس بہ اعتبار عالم امر و عالم خلق گفتہ اند چہ لطیفہ قلب از امر و لطیفہ
 نفس از خلق بہ منزلیہ بنگہ و برزخ است مرطائف دیگر را کما تقدم بیانہ۔

ذکر نفی و اثبات

طالب را باید کہ با وضو و بہ قبلہ مریع یاد و زانو بنشیند دست ہا را بر روی دامنہا بنهد و متوج
 قلب صنوبری شدہ حواس را جمع ساختہ چشم بر ہم نمودہ نفس را زیر ناف بند کردہ بہ ادب و تعظیم
 تمام کلمہ لا را از ناف بہ طرف بالا کشیدہ تا بہ پیشانی و دماغ رسانند متوہم شود کہ از دماغ پریدہ
 الہ را بہ طرف راست بر ابرکتف فرود آورده لا اللہ را سخت بر دل صنوبری زند بہ نوس
 کہ گزروا اثر آل بہ لطائف خمسہ شود و حرارت بہ تمام اعضا رسد با رعایت عدد طاق کہ این را
 وقوف عددی گویند تا ہر جا تواند اعداد را رساند لیکن آواز نہ کند و در اخفاسی بلیغ نماید تا آن کہ
 اگر شخصے نزد او باشد معلوم نہ کند کہ در کدام چیز مشغول است چون نفس فرو گزارد محمد رسول
 اللہ بگوید۔ بعد از چند بار باز گشت کند کہ خداوند مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت
 خود عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم خلکے شوم و زیر پایے تو زیم
 مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تو می نیسم و ز برائے تو زیم
 اگر در حبس نفس تنگی یا مضرتے محسوس کنی بدن حبس نفس شغل نماید چہ حبس دم دریں ذکر شریف

بمنزلہ قید است نہ شرط۔ البتہ معنی را بہ خوب وجہ ملحوظ دارد۔ در وقت نفی جمیع محذرات و ممکنات را بہ نظر قنا و نیستی دیدن است و در وقت اثبات وجود پروردگار را مقصود بہ دانستن و بہ نظر بقا و دوام ملاحظہ کردن است تا آن کہ بہ تکرار این کلمہ مبارکہ توحید در قلب متکلم گردد و اثر ذکر بر روی ظاہر گردد و در زمان نفی وجود بشریت منتفی گردد و در اثبات اثری از آثار جذبات الہی مطالعہ افتد۔ چہ کمالی مراتب ذکر آن است کہ مذکور بہ نوعی بہ دل مستولی گردد کہ نام مذکور ہم فراموش گردد۔

چون بادۂ شوق تو کند برآقی گردد تن و روح جملہ مست ساقی
تن مست شراب و روح مست ساقی آن گردد فانی و این گردد باقی

حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن سودمند نیست ہر چہ گوید از سر و قوف گوید چون عدد از بست و یک بگذرد و اثری از آثار جذبات الہیہ ظاہر نہ شود دلیل بے حالی است و عمل باطل است باز از سر گیرد۔ ذکر شریف آن قدر کند کہ یک ہزار ضرب بہ حساب آید۔ این ذکر شریف بہ این پنج کہ ابتداء از ناف کنند و بہ دماغ رسانند بہ کتف راست فرود آورده بر قلب ضرب دہند از برائے آن است کہ حرارت خمیض بہ جمیع لطائف عشرہ برسد و ہمہ را عروج حاصل شود۔ نہ گویند کہ عروج و نزول بہ لطائف خمسہ امر و لطیفہ نفس متصور است نہ بہ لطائف اربعہ باقیہ کہ آن را عناصر اربعہ گویند۔ چہ مراد از عروج قالب طہارت ہر عنصر است از اوج ترفع و تکبر و خود سری و از خمیض پستی و دناست و زالت عناصر از افراط و تفریط پاک شدہ و بہ اعتدال آرند البتہ عروج و نزول لطائف خمسہ را شاہانے دیگر است کما تقدم بیانہ۔

حضرت مجدد قدس سرہ نوشته اند۔ اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ نہ می بود راستہ بہ جناب قدس خلونندی جل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و فتح ابواب جنات کہ می فرمود کہہ کوی صفات بشریہ بہ استعمال کنند این را کنند می شود و عالم عالم تعلقات بہ برکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آن الہیہ باطلہ را منتفی می سازد و آن معبود حق را جل شأنہ مثبت ببالک مدارج امکانی را بہ مدد او قطع می نماید و عارف بہ معارف و جوی بہ برکت او ارتقامی و سرماید اوست کہ از تجلیات افعال بہ تجلیات صفات می برد و از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رساند۔

تا بہ جہار و بلا نہ روی راہ نہ رسی در سراے الا اللہ

و نوشته اند: همه عالم در جهت این کلام معظم کاش حکم قطره می داشت نسبت به دریائے محیط۔
 این کلمه طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت است۔ مردم تعجب دارند کہ به یک گفتن این کلمه چگونه
 دخول جنت می شود۔ و محسوس و مشہود این فقیر شدہ اگر تمام عالم را به یک گفتن این کلمه بخشند و
 به بہشت برند گنجائے دارد۔ و اگر برکات این کلمه را قسمت کنند بہ تمام عالم ہمہ، ابدال آباد
 معمور و میراب کنند۔ و نیز نوشته اند: حصول برکت و ظهور عظمت این کلمه را بہ اعتبار درجات
 قائل آن است۔ ہر چند گویندہ عظیم تر ظهور برکت آن بیشتر و این مصراع بر زبان گوہر
 افشان خود مانند عطر یزید لک و جھہ حسنا اذ مارا یتہ نظرا۔

فائل کا: حضرت ماقدرس اللہ اسرار ہم فرمودہ اند کہ برائے دور کردن اور ان ردائے
 ازالہ اوساخ و ماتم کہ در باطن رسوخ یافتہ و متکمل گشتہ مثل حصد و کینہ و خست و دناوت
 و عجب و نخوت و غرور و ریاد کبر و غیظ و غضب و بے مبری و بے قناعتی و امثال آن این کلمہ
 طیبہ از بس نافع است بہ نوعی کہ بہ وقت ازالہ گفتن انتفاعے آن خصلت بد خود کند کہ
 ازاں رستگاری طلب دارد و ازالہ اللہ طالب خیر پروردگار باشد۔ مثلاً برائے زوال
 حسد گوید لا الہ یعنی نیست حسد در من الا اللہ مگر محبت پروردگار۔ کلمہ طیبہ را بہ زبان خواند
 یا بہ دل اختیار دارد البتہ بہ عاجزی و حضور گوید۔ تا آن کہ ذمیمہ زائل گردد۔ و همچنین تمام
 ردائے را یک یک کردہ از باطن خود دور کند تا باطن را تصفیہ حاصل شود۔

تنبیہ

فرمودہ اند تا وقتی کہ سالک بہ دولت حضور و آگاہی و بہ فناے نفس و تہذیب اخلاق
 مشغول نہ شدہ است غیر از نماز و فرض و واجب و سنن موکدہ اشتغال بہ نوافل و تلاوت قرآن
 و اوراد و اذکار و ادعیہ صحیح نیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشته اند: آدمی تا بہ مرض قلب
 مبتلا است، بیج عبادتے۔ اورا نافع نیست بلکہ مضر است لهذا اقلاً ساحت سینہ خود را
 از ادراں ردائے صاف کند و دولت حضور و آگاہی را حاصل کند کہ اعلیٰ ترین اذکار است بلکہ
 مقصود از اذکار ہمیں کار است۔ و باید دانست کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرار ہم
 العلیہ بعد از حصول دولت آگاہی و دوام حضور اشتغال بہ امور یقینیہ و علوم دینیہ می فرمایند۔

به ذکر شریف و تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث نبویہ علی صاحبہما السلام و النجیۃ
 و درود شریف و نماز با نیاز و استغفار و تسبیح و تحمید و تکبیر اوقات شریفہ خود را معموری دارند۔
 به اوراد و احزاب و عملیات نہ می پردازند۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند طریق ماطریق
 دعوت اسمانیست۔ انج۔ کسانے کہ به چنین امور اشتغال دارند از جمعیت خاطر محرومی مانند
 دل گفت مرا علم لدنی ہوس است تعلیم کن اگر ترا دست رس است
 گفتم کہ الف گفت و گر گفتم بیچ درغانہ اگر کس است یک حرف بس است
 روزے نیک مردے کہ در طریقہ شریفہ حضرات قادریہ بیعت بود از جناب پیرو مرشد برحق
 قدس سرہ طالب اجازت حزب البحر شد۔ آن جناب اجازت مرحمت فرمودہ ارشاد کردند۔ این
 دعائے حضرت ابوالحسن علی شانلی قدس سرہ بسیار بابرکت دعا است کہ مشتمل است بر آیات
 شریفہ و ادعیہ مانورہ و کلمات الہامیہ اگر شما این دعا را خالصاً للہ برائے حصول خوشنودی
 او بخواند و تعالیٰ بخوانید و غنما فتوحات دنیویہ بہ شما حاصل شود بہتر است تا از ثواب محرومی نہ
 آید و اگر شما برائے حصول اغراض دنیویہ خواندید پس از ثواب محرومی یقینی است۔ اگر دنیوی
 مقصود حاصل شد ثمرہ بخشید و الا نہ فائدہ دیں و نہ فائدہ دنیا۔ فقیر گوید ذکر الشجرہ اینی
 فی لواقیع الانوار القدسیۃ ان الامام احمد روى فی مسندہ من عمل من ہذا
 الامۃ عمل الاخیرۃ للذنیافلیس لہ فی الآخرۃ من نصیب۔ ہذا وروی البخاری
 ومسلم عن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال
 بالنیات و انما الامر من کان یمیز ثلثۃ الی اللہ و رسولہ فہی ثلثۃ الی اللہ و
 رسولہ و من کان یمیز ثلثۃ الی دنیا یمیزہا و امرأۃ یتز وجہا فہی ثلثۃ الی ما لہا جہا
 الیہ۔ ہوشیار آن کس است کہ فکر فردا دامن گیر او بود و الکیس من دان لنفسیہ و عمل لہا
 بعد الموت۔

در دم از یار است و در ماں نیز ہم دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

مُرَاقِبَاتُ

مُرَاقِبہ ما خود از رِقوبت و رِقَابت است بمعنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن و در

اصطلاح حضرات مشائخ چشم بند کرده انتظار و درو فیض از حضرت مبداء فیاض نمودن است به اعتبار صفت از صفات یا وجہ از وجہ یا بطن اعتبار صفت یا وجہ انتظار فیض از ذات بحت کردن است بر لطیفه از لطائف یا بر ہیئت و حدائی به نوعی که خطرہ ماسوی را در حریم دل جائے نہ باشد و اگر اندیشہ سرایت کند فوراً آن را دفع نماید و خواجہ خورد در فواح می نویسند۔ المراقبۃ فی الخروج عن الحول والقوة والاعراض عن جمیع الاحوال والاصناف منسظرًا للقاءہ ومشتاقًا الى جمالہ ومستغفرًا الى خواہ ومحببتہ قال امامنا نقشبند قدس سرہ المراقبۃ اقرب الطرق۔

دل آراے کہ داری دل درو بند و اگر چشم از ہمہ عالم سر و بند
حضرت سعد الدین کاشغری از سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ ہا حکایت می کنند کہ استاد من در مراقبہ گرہ بودہ۔ روزے بر سوراخ مویشے نشسته دیدم۔ بہ نوعی متوجہ آن حیثیت بودہ کہ ہر جسمش مویشے را حرکت نہ بودہ من از روئے تعجب دروے می نگریستم کہ ناگاہ صداے از غیب بہ گوشم رسید کہ اے پست ہمت۔ در مقصود تو کمتر از مویشے نیستم کہ مقصود گرہ می باشد تو در طلب من کمتر از گرہ مباحث۔ ازاں پس در مراقبہ افتادم۔

دانی کہ مرایا چہ گفت است امروز جز ما بہ کسے در منکر دیدہ بدوز
حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بطریقہ مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلیٰ و اقرب است۔ از طریق مراقبہ بہ مرتبہ وزارت و تصرف در عالم ملک و ملکوت می توان رسید۔ اشراق بر خواطر و القائے سکینہ و بہ نظرے موہبت کردن و بہ توجیہ باطن را منور ساختن از دوام مراقبہ می باشد۔ از ملکہ مراقبہ اطمینان قلب و جمعیت خاطر و دوام قبول الہا حاصل می شود۔ و این معنی را جمع و قبول می گویند۔ حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ سلکے کہ سیرا در تفصیل اسماء و صفات افتاد راہ وصول او بہ حضرت ذات جل سلطانہ مسدود گشت چہ اسماء و صفات را نہایتے نیست تا بعد از قطع آنہا بہ مقصد آشنی تواند رسید۔ مشائخ ازین مقام خبر داده اند کہ مراتب وصول را نہایت نیست زیرا کہ کمالات محبوب نہایت نہ دارد۔ مراد از وصول اینجا وصل اسمائی و صفائی است۔ سعادت مند کسے است کہ سیرا در اسماء و صفات بہ طریق اجمال واقع شدہ و بہ سرعت واصل حضرت ذات تعالیٰ و تقدس شدہ ہر قلبے روے جانان را نقابہ دیگر است ہر حجابے را کہ طے کردی حجابے دیگر است
حضرت ایشاں قدس سرہ این راہ دو دروازہ را بر اساس شریعت غرآ و قواعد ملت بیضارہ شفقت

عَلَى الْعِبَادِ وَعَمَلًا بِمَلَجَاءٍ فِي الْخَيْرِ لَيْسَ ذَاوَلَا تُعَيِّرُ ذَا بِنُوعٍ وَاضْحَةً الْإِعْلَامِ وَ
وسهل المنال ساختند که نظیرش در تصور نآید چه جائے کہ فوق آں مذکور شود۔ ہزاراں ہزار افراد کہ
در بحر بے کران توحید غوطہ زن بودند از ان راہ بہ ساحل شہود رسیدہ اند۔ جَنَّا اَہُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنِ
الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا لِّجَنَائِہِ۔

یارب زرہ راست نشانی خواہم از بادۂ آب و خاک جانے خواہم
از نعمت خود جو بہرہ مندم کردی در شکر گزاریت زبانی خواہم
اے برادر صاف منش و اے سالک پاک روش رَزَقْنِي اللّٰهُ وَآيَاتِكَ الْبَصِيرَةَ لِتُرَى آيَاتِ
اللّٰهِ فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِنَا وَنُصَلِّ إِلَى أَعْلَى دَرَجَةِ الْإِحْسَانِ بِأَنْ نَعْبُدَ
اللّٰهَ كَأَنَّا نَرَاهُ۔

تا دوست بہ چشم سرنہ بینم از پائے طلب کما نشینم
مردم گویند خدا بہ چشم سرنہ تو اں دید آں انساں اند من چشم ہر دم
بہ پائے جد و استقامت سعیا باید نمود تا از خیابان ایماں افراد امن مراد پرکنیم۔ پیر بہرات
حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہ می فرمایند۔ درویشاں طائفہ اند کہ ہمہ ہشیاراں مستند و
بیداراں الستند۔ نہ بر شادمانی دل بستند نہ از قوت کامرانی خود را خستند۔ غنی دلاں تنگ
دستند۔ راہ کو باں ہوا بہرستند۔ پاکانے اند کہ از ہستی و نیستی رستند و از قفس ما و من جہتند
قرآنہ حب جاہ شکستند و در حرم لی مع اللہ نشستند۔

خجندا تو مے کہ داد بندگی را دادہ اند ترک دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند
روزہا یا روز ہا در گوشہ بنشستہ اند باز شہادہ مقام بندگی استادہ اند
طرفہ العینہ نہ بودہ فافل از حضرت و سیلہا یا این ہمہ از چشم خود بکشادہ اند
راحتہ دیدند و فو قے یافتند از این و آں روز و شب در کنج محنت بر سر سجادہ اند
پیر انصاری تو میدانی کہ ایشان کیستند فرقہ بے کرو فرز مرہ دل سا دہ اند
حضرت ایشان تسدس سرہ راہ سلوک را ہفت قسمت نمودہ اند کہ این فقیر آں را بہ ہفت
مدارج تعبیر نمودہ۔ مدرج اول دائرہ امکان است کہ دو حصہ دارد یکے عالم خلق و دیگر
عالم امرو شمل است بر یک مراقبہ مدرج دوم دائرہ ظلال تجلیات اسماء و صفات
است کہ آں را دائرہ ولایت صغری گویند و شمل است بر یک مراقبہ۔ مدرج سوم دائرہ

تجلیات اسماء و صفات است که آن را دایره ولایت کبری گویند و مثل است بر سه دایره و یک
 قوس یعنی بر چهار مراقبه. باید دانست از ابتدای ولایت صغری تا انتهای ولایت کبری سیر سالک
 تعلق به اسماء و صفات الهیه جل شانہ دارد و اللہ سبحانہ و تعالی ظاہر و باطنیہ و صفاتیہ
 و آیاتیہ۔

تأمل فی نبات الارض وانظر
 عیون من لجن شخیصات
 علی قصب الزبرجد شہدات
 الی آثار ماصنع الملیک
 بأبصارھی الذهب السبک
 بان اللہ لیس لہ شر ربک

ازین جهت سیر این هر دو ولایت را سیر در اسم مبارک هو الظاهر گفته می شود و منظر
 این اسم شریف بوجه تام به وضوح می رسد۔ مدرج چهارم۔ دایره تجلیات اسماء و صفات
 به امتزاج تجلیات ذاتیه الهیه است که آن را دایره ولایت علیا گویند و مثل است
 بر یک دایره۔ درین ولایت سیر سالک در تجلیات ذاتیه می شود که در تجلیات اسماء و صفات
 متمرجه و پوشیده است ازین جهت این سیر را سیر در اسم مبارک هو الباطن گفته می شود۔
 مدرج پنجم۔ دایره تجلیات ذاتیه دائمیه است که آن را دایره کمالات ثلاثه نیز
 گویند و مثل است بر سه دایره۔ بعد ازین راه سلوک دو جا شده۔ یک از طریق عابدیت
 و معبودیت به سراوقات عظمت معبودیت صرفه جل مجدده می رساند که آن را سیر در حقائق
 الهیه گویند و این مدرج مثل است بر چهار دایره۔ و دیگر از منازل خلقت و محبت و
 محبوبیت و حب صرفه گزشته به بارگاه کبریا لا تعین می رساند که آن را سیر در حقائق انبیاء
 علیهم السلام گویند و این مدرج مثل است بر پنج دایره۔ بعضی از مشایخ کرام رحمۃ اللہ
 علیهم اجمعین اول تسلیم حقائق الهیه می فرمایند و باز به حقائق انبیاء علیهم السلام می برند و
 بعضی بر عکس این عمل می کنند و لکل وجهۃ هو مولیها۔ هر دو پنج معمول حضرات است۔
 البته حضرت مرزا مظہر جان جاناں شهید و حضرت شاه غلام علی قدس الشراسر از چهار معمول
 طریق اول بود و خلفائے نامدار ایشان در تالیفات خود ہماں طریق را مقدم داشته اند ازین
 باعث فقیر نیز مسلک ایشان را اختیار کرده فان الخیر کل الخیر فی اقتفاء آثار
 اہل الخیر۔

قل شہو ان لم تلووا مثلہم
 ان الشبۃ بالکرام فلاح

دلیل الله الصمد حضرت عبداللہ وحدت قدس سرہ می نویسند کہ عروج لطائف خمسہ عالم امرتا
دائرہ اولی ولایت کبری کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است خواهد بود۔ چون ازال وائرہ معاملہ
بالارود در دائرہ اصل الاصل سیر افتد معاملہ بانفس خواهد افتاد و نفس بہ فنائے اتم و
بقائے اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی و بہ حصول اطمینان و بہ ارتقار بہ مقام رضا مشرف
خواہد شد۔ بعد ازاں اگر سیر در ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی ناری و هوایی و مائی خواہد
افتاد۔ و اگر ازاں جا بہ فضل او تعالی ترقی واقع شود و در کمالات نبوت سیر و امتنع شود
معاملہ بہ اجزائے ارضی خواہد افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد در کمالات رسالت خواہ
در حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلاۃ معاملہ با ہیئت و عدائی کہ
از مجموع اجزائے عشرہ است۔ اجزائے خمسہ عالم خلق و اجزائے خمسہ عالم امر۔ بعد از حصول
کمالات ہر یک فرداً فرداً حاصل شدہ خواہد افتاد۔ و بعد ازاں معاملہ از عقل و فہم ما و شما
برتر است الله تعالی سبحانہ بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید۔ اِنَّ
قَرِیْبَیَّ حَبِیْبٌ ۝

حضرت مولوی غلام یحییٰ خلیفہ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جانان منظر
شہید قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند لطیفہ کہ برآں انتظار و رود فیض باید کشید و در دائرہ
امکان و ولایت صغریٰ لطیفہ قلب است و آل نورے مجر و است کہ تعلق بہ این مضعہ
گوشت کہ بہ قلب صنوبری نامند می شود دارد و بدست نیست از قلب کلی کہ از عالم امر و
فوق عرش مجید است لیکن باید دانست کہ در وقت لحاظ بہ سوئے قلب شکل و لون نورانیت
قلب اصلاً ملحوظ نہ باید داشت بلکه صرف توجہ باطنی بہ سوئے او در رنگ توجہ بسوئے مبداء
فیاض کہ ازین صفات منزہ و متمیزی است باید داشت و آل وجہ صفت کہ در شروع مراقبہ
مبداء فیاض را بہ آل ملحوظ باید کرد۔ در دائرہ امکان جامعیت اوست جمیع صفات کمالات را
و در ولایت صغریٰ معیت اوست با ما کہ مستفاد است از آیہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْمًا کُنْتُمْ و
در ولایت کبری تا آخر قوس آل لطیفہ مذکورہ لطیفہ نفس است کہ موضعش دماغ است و آن
وجہ مذکور در دائرہ اولی اقربیت اوست تعالی شانہ با ما کہ مفہوم است از کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاوۃ
محبت میان ما و او سبحانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَہُ مُشْعِر بہ آن است۔

و در ولایت نلیا لطیفہ مذکورہ عناصر ثلاثہ است یعنی آب و ہوا و آتش۔ و در کمالات نبوت لطیفہ خاک و در مقامات مافوق آل ہیت وحدانی اجزائے عشرہ۔ و از کمالات نبوت تا آخر سلوک مبداء فیض در وقت مراقبہ بہ صفتے از صفات ملاحظہ نہ باید کرد بلکہ توجہ بہ سونے ذات بحت باید داشت و از انتظار باید کشید۔ همچنین معمول در خانقاہ شمسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و بہ زبان شریف بہ کرات و مرآت سماع نمودہ۔ انتہی۔

باید دانست حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم مقامات قرب الہی را بہ دو اتر تعبیر نمودہ اند زیرا کہ دائرہ کہ آل حلقہ مفرغہ می باشد از سمت و جهت عاری می باشد۔ ہر مقام او زیر و بالا۔ راست و چپ می تواند شد۔ نہ اول دارد نہ آخر و لا فکما قال شاہ غلام علی قدس سرہ۔ جائے کہ خدا است دائرہ کجا است۔

نہ فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا
باید دانست مراقبات را با ذکر شریف ہم می کنند و بدون ذکر شریف ہم۔ بہ ہمہ حال بہ نیاز مندی و عاجزی متوجہ بہ مبداء فیاض باشد تا در فیض بروے بکشانند۔
این جا تن ضعیف و دل خستہ می خردند کس عاشقی بہ قوت بازو نہ می کند
در مراقبات معلوم کردن دو امر ضروری است۔ یکے منشاء فیض یعنی فیض از کجا بہ کدام وجہ می آید و دیگرے مورد فیض یعنی فیض بر کدام لطیفہ شریفہ درود می نماید۔ وَاللَّيْكَمُ الْآنَ بَيِّنَاتِ الْمُرَاقِبَاتِ۔

فیض روح القدس از باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا کردی

مدرج اول دائرہ امکان



این مدرج یک مراقبہ دارد کہ آل را مراقبہ احدیت صرفہ گویند۔ منشاء فیض ذات پاک احدیے چوں و بے چگون کہ متصف بہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصان است

و مسمی بہ اسم مبارک اللہ می باشد۔ و مورد فیض لطیفہ قلب است۔ یعنی فیض وارد می شود

از ذات پاک احدی لطیفہ قلب. قلب را از خواطر و هوا جس نگاہ داشته ہمہ وقت بہ نیاز تمام متوجہ ذات الہی و منتظر فیض او تعالیٰ و تقدس باشد تا آن کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمت خاطر ملکہ گردد۔

دائماً ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دارند ہفتہ چشم دل جانب یار
چوں تا چہار گھڑی یعنی تا سہ ساعت خطرہ خطورہ کند و توجہ الی الفوق رو نماید علامت قطع
دائرہ امکان است و بعضی دیدن انوار را علامت قطع دائرہ گفتہ اند۔ جذب و حضور و
جمعیت و واردات و کشف داخل این دائرہ است۔

تا چند بہ بازوے خود تاپت شوی بشتاب کہ از فنا خودت مست شوی
از مایہ سود و دجہاں دست بشوے سود تو ہماں بہ کہ تہی دست شوی

مدرج دوم دائرہ ولایت صغری

دائرہ ولایت صغری
کہ دائرہ ظلال تجلیات اسماء و
صفات است
مراقبہ معیت

این مدرج یک مراقبہ دارد۔ این جا
سیر سالک در دائرہ ظلال اسماء و صفات می
باشد کہ مبادی تعینات عالمہ خلایق است
و ازین جا سیر در مظاہر اسم ہوا الظاہر شروع

می شود۔ این جا مراقبہ معیت می فرمایند کہ مفہوم کریمہ و ہو معکم اینما کنتم می باشد۔ منشأ
فیض ذات پاک بہرہ و درگاہ است۔ بہ لحاظ آن کہ او سبحانہ باما است۔ باہر جزوے از اجزائے
ما است و باہر ذرۃ از ذرات ممکنات است و مورد فیض لطیفہ قلب است لیکن جذبات و
حالات ہمہ لطائف را می رسد و تحصیل آن ضروری است۔ در این مقام ذکر اسم ذات و لغی و
اثبات بہ لحاظ معنی با توجہ قلب بسیار مفید است ذکر بے توجہ غیر از و سوسہ نیست۔ درین جا
حضور و توجہ بہ فوق نقد وقت می شود توحید و جود و ذوق و شوق و نعرہ و آہ و نالہ و استغراق و
بے خودی و نسیان ماسوی کہ عبارت از فناے قلب است متحقق می شود۔ باید دانست کہ تخلیل
معیت او سبحانہ و تعالیٰ از بہر آن است کہ قلب جہات سستہ را احاطہ نماید و توجہ الی الفوق
رو بہ انحلال آرد و برائے سیر در مدرج سوم مستعد باب شود۔

ہر زمانہ نئے جانان رانقلابی دیگر است ہر جالبے را کہ طے کردی حجابے دیگر است

مراقبات لطائف خمسہ

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ دریں مقام بہ مراقبات خمسہ لطائف اہمرا شادی نمودند کہ سالک لطیفہ قلب خود را مقابل قلب مبارک جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بہ جناب الہی جل شانہ عرض کنند کہ الہی فیض تجلی افعالی کہ از لطیفہ مبارک آل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ لطیفہ مبارک ابوالبشر صفی اللہ حضرت آدم علیہ السلام رسید است در لطیفہ قلب من برساں و باید کہ قلب حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہائے قلب حضرات پیراں را از اول سلسلہ مبارکہ تا آخر آں کہ وسائط فیض اندماند شیشہائے عینک ملحوظ خاطر دارد کہ باعث از دیاد قوت بصری باشند۔ و بر ہمیں پنج مراقبہ لطیفہ روح کند و فیض تجلی صفات شہوتیہ الہیہ را از پیر و زکار طلب نماید کہ از لطیفہ مبارکہ روح پر فتوح آل سرور دنیا و دین رحمتہ للعالمین بہ روح من برساں و بچناں در مراقبہ سرفیض تجلیات شہوتیہ ذاتیہ الہیہ را و در مراقبہ خفی فیض تجلیات صفات سلبیہ الہیہ را طلب نماید و در مراقبہ اخفی فیض تجلیات شان جامع را طالب بود۔ و در مراقبہ ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم باید کرد تا مناسبت و التفات از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود در خاتمہ نفل عبارت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ خواهد شد۔ اگرچہ دریں دائرہ کہ دائرہ ظلال است ولایات لطائف خمسہ بہ کمال می رسد۔ چہ اصول لطائف خمسہ از عالم اہر پر واز نموده در اصول خود اندر دائرہ ظلال فانی و مستہلک می شوند۔ لیکن بہ منتہائے کمال آل زمان می رسند کہ بہ اصول اصول کہ آل دائرہ تجلیات اسما و صفات واجبی است پیوندند و آنجا مستہلک و فانی گردند و آل در دائرہ اولی از دو دائرہ ولایت کبریٰ نصیب وقت خواهد شد گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی ہیں کہ ناز ہر ظک و حکم بر ستارہ کنم

تذیل

عارف پاک منش حضرت محمد نعیم معروف بہ مسکین شاہ حیدر آبادی خلیفہ حضرت شاہ

سعد اللہ حیدر آبادی خلیفہ مرشد عالم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ اسرارہم در مجموعہ رسائل موسومہ بہ لذات مسکین اللہ کہ در سال ۱۳۱۰ ہجری در حیدر آباد بہ علیہ طبع آراستہ شدہ بہ نسبت مورد فیض در مراقبہ معیت می نویسند (در رسالہ ارشادیہ) مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب است۔

حضرت شاہ عبدالرشید برادر کلان جدای فقیر قدس اللہ اسرارہما از مدینہ طیبہ علی صالحیہما آلف الف صلاۃ و تحیۃ بہ جناب مسکین تحریر نمودند۔ در رسالہ خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مابل بہ بیاض تحریر نمودہ اند مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تامل بہ ہمہ بزرگان این طریقہ درین یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از رؤسای مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم می شود۔ و نور لطیفہ نفس بے کیف و بہ ہمیں طور دست بہ دست ارشاد شدہ آمدہ است۔ و در طریقہ خلاف حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است۔ و نامرضی اکابر۔ لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جدای مجدد فیض شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہرچہ کہ خلاف آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است۔ موافق نمایند۔ نور علی نور و باعث استقامت طریقت است۔ انتہی حضرت مسکین بہ جواب نوشتہ اند۔ خادم در مکتوبات شریعت کہ حرز جاں می دارد بہ غور مطالعہ نمودہ۔ کسے جا مورد فیض در مراقبہ معیت قلب را نہ یافت۔ و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ و علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است کہ توجہ فوق مضحل شدہ احاطہ شش جہت می فرماید و معیت بے چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را بہ ادراک بے چوں محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند۔ ازین جا مفہوم می گردد کہ در مراقبہ احدیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس۔ ہرچہ بہ قلب می رسد بہ طفیل قالب می رسد پس خوبی قالب را بہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر بیرون است۔ خوبی قالب است کہ تاج الصلاۃ معراج المؤمنین را بر سر نہادہ و کلمہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در برگرفتہ۔ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصہ خلافت ظہور فرمودہ۔ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت می کنند و ہو معکم اینما کنتم یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق

سبحانه تعالیٰ باما است۔ معیت او بہ ہر لطیفہ ما است و بہ ہر مونس جسم مابلکہ بہ ہر ذرۃ از ذرات
 جہاں۔ متوجہ می شوند۔ و ذکر اسم ذات و نفی و اثبات بہ لحاظ معیت می کنند۔ معیت حق بخلق
 از نفس ثابت است۔ اما علما بمعیت علمی گویند و صوفیہ بمعیت ذاتی۔ دریں تردد و تشکک باید
 افتاد و ہمیں لحاظ باید کرد کہ حق تعالیٰ باما است آں چہ معیت سزاوار او است و نفس قرآنی
 برآں ناطق است۔ ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم
 می گردد۔ چرا کہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نہ می گردد بلکہ خلوات نفس قرآنی در ضمن
 آن معانی ظاہری گردد۔ و خادم نور لطیفہ نفس کہ مائل بہ بیاض نوشتہ است آن لطیفہ
 نفس از اجزائے قالب است کہ منشا فیض آن نیز مراقبہ معیت است۔ بعد تزکیہ و تصفیہ
 قابلیت پیدا می کند کہ مورد فیض مراقبہ اقربت گردد و در آن زمان بہ یکسوی تعلق دارد۔ و از
 ابتداء و بہ وسط آرد۔ خادم رسالہ کہ نوشتہ است بنا بر مبتدیان این طریقہ پس تحریر و تقریر
 کہ در آن واقع شدہ بہ احوال مبتدیان مناسب دانست۔ علاوہ برین خادم از پیر دستگیر
 خود یعنی حضرت شاہ سعد الدہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ
 و مریدی از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ
 علیہ۔ تربیت یافتہ حضرت جد امجد آن عالی جناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد
 یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آن جناب عالی باشد بِالرَّاسِ وَالْعَيْنِ عمل کردہ می آید۔
 بندہ را چہ عذر کہ بہ غیر از بندگی چارہ نہ دارد۔

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد و سر ماں را چہ کند گوے کہ عاجز نہ شود چو کاں را
 هَذَا مَا كَتَبَهُ حَضْرَةُ الْمُسْكِينِ - أَنْظَرُ مَكَاتِبَهُ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ مَجْمُوعَتِي
 رِسَائِلِي - فَقِيرٌ مُؤَلِّفٌ فِي رِسَالَةِ عَفَى اللَّهِ عَنْهُ وَأَصْلَحَ أَحْوَالَهُ كَوَيْدٍ - كَ جَنَابِ
 مُسْكِينِ رِسَالَةِ حَضْرَتِ شَاهِ ابُو سَعِيدٍ قَدَسَ سَرُّهُ رَامَطَالَعَهُ كَرْدَهُ اسْتَدْلَالَ فِكْرَهُ وَتَوَجُّهُ
 خُودِ رَا بِرَقُولِ اِيْشَانِ - احاطہ شش جہت می فرماید۔ و بر قول ایشاں۔ محیط خود و محیط ہمہ
 عالم می بیند۔ مصروف داشتہ است و استدلال کردہ است کہ چون معیت عام بود مورد
 آن خاص متصور نہ می شود۔ اگر ایشاں تمام عبارت حضرت شاہ ابوسعید را بہ وقت مطالعہ
 می کرد یقیناً نصیحت حضرت شاہ عبدالرشید را قبول می کرد و زحمت استدلال نہ می
 کشید کہ در آن ہم موفق نہ شدہ۔ این علم شریف استدلالی نیست۔ اگر کار بہ دلیل اُفتد

الوان انوار لطائف را چه دلیل باشد بلکه در نفس لطائف محل وقوع آن چه گفته خواهد شد
این علم شریف و عظمی و عطائی است که حضرت مجدد قدس سره به بیان آن مامور شده -
هر چه از جناب ایشان به ثبوت رسیده الحق همان درست و صحیح است -

إِذَا قَالَتْ حَزَامٌ فَصَدَّ قَوْهًا فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَزَامٌ

عبارتے را که جناب مسکین نقل نموده اند - اول آن عبارت این است و علامت رسیدن
قلب در دایره ولایت صغری آن است - حضرت ایشان در اینجا تصریح قلب فرموده اند
و ایشان وجه ملاحظه معیت او سبحانه و تعالی با خود و با همه لطائف و با هر ذره از ذات ممکنات
بیان نموده اند که در دایره امکان توجه قلب به فوق بوده - چون قلب معیت پروردگار را
با همه اشیا و ادراک کند توجه فوق مضمحل شده احاطه شش جهت خواهد کرد و به معیت
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَا كُنْتُمْ خواهد رسید - کجا ادراک نمودن قلب شش جهت را و کجا
قالب را مورو فیض ساختن -

در روز روشن از نور آفتاب تمام عالم منوری باشد - حجره مسدود و المنافذ را
در روز روشن از درون تیره و تاریکی می باشد - در سقف آن حجره اگر سوراخی پیدا شود - البته
نور آفتاب عالم تاب از آن روزن داخل خواهد شد و در ظلمت کدره حجره بمثابة میناره یا عمود
به نظر خواهد آمد - اگر ناظر به نوعی تا سر روزن خود را رساند و نظرش بر عالم نورانی افتد - آن
زمان میناره نور یا عمود نور از نظرش مخفی می شود و نیک می شناسد که نور آفتاب تمام اشیا را
منور ساخته است - ظلمت حجره از فقدان در و دریچه است - بهمین حال قلب انسان است
در جسد خاکی که از کدر و رتبه غفلت و غفلت و ظلمت های آن نام نورانیت و صفات خود را در باخته
به رنگ حجره مسدود و المنافذ تیره و تاریک شده - احمد و ترندی و حاکم و این هر دو آن را صحیح گفته
اند و نسائی و ابن ماجه و ابن حبان از ابی هریره رضی الله عنه روایت کرده اند که جناب
رسول خدا صلی الله علیه و سلم فرموده إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا نَكَثَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْثَةً
مَوَدَّةً فَإِنْ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ نَزَّادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ
فَذَلِكَ التَّارَانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ كَلِمَةً بَلْ سَرَّانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا
يَعْتَسِبُونَ -

چون طالب حق بر دست حق پرست پیرو مرشد بر حق از صدق دل توبه و استغفار

می کند و قلب را به ذکر شریف اسم پاک پروردگار جل شانه و عم احسانه مصروف می سازد آن
رحیم مطلق غشا و هائے غفلت پرده های ظلمت را یک یک کرده دور می سازد و در خلوت
خانه دل روزی از نور می کشاید. آن زمان سالک مینارۃ یا عمودے از نور می بیند که آن
حضرات ماقدرس اللہ اسرار ہم فتح باب می گویند. چوں لطیفه شریفه به اصل خود می پیوند
که آن فوق العرش در اقل عالم امر است می بیند که این نوزده خلوت خانه قلب او را در
گرفته است بلکه تمام عالم را محیط است.

دیده بکشاد جمال یار بین هر طرف هر جا رخ دلدار بین
مدار کار بر قلب است که بند نیست از قلب کلی که آن را قلب کبیر و حقیقت جامعه
انسانی گویند چنانچه در لطائف عشره بیانش گزشته. لهذا اگر ابتداء ذکر است از لطیفه
قلب است. اگر در نفی و اثبات ضربات اند بر قلب اند. اگر وضع یا زده اصول اند برائے
استقامت قلب اند. ازین جا است که فرزندان گرامی حضرت مجدد قدس اللہ اسرار هم از
لطائف خمسہ امر بر قلب اکتفای نمودند.

در راه خدا دو کعبه آمده منزل یک کعبه صورت است و یک کعبه دل
تا بتوانی زیارت دلبا کن! بهتر از هزار کعبه باشد یک دل
حضرات کرام به صراحت نوشته اند که کار خانه قلب در دائره ولایت صغری به اتمام می رسد.
چنانچه شاه ابوسعید نوشته اند علامت رسیدن قلب در دائره ولایت صغری آن است
و حضرت شاه غلام علی قدس سره در مکتوب نهم می نویسند. اول اسم ذات باز نفی و اثبات
به لحاظ مذکور باز محض و قوت قلبی و گاهی. صورت مرشد در نظر داشتن و در هر ذکر این صورت
در نظر دارند مفید تر باشد و به توجه قلب گاهی مراقبه احدیت و مراقبه معیت و گاهی به لطیفه
فوقانی مراقبه اقریبیت و گاهی مراقبه محبت. این است طریقه این خاندان. الح و حضرت
ایشان در رساله ایضاح الطریقه ارقام نموده اند. بعد تمام شدن معامله قلب تهذیب لطیفه
نفس که محل آن پیش حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پیشانی است معهود است و علم به تمامی مقام
قلب که آن ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است. و حضرت غلام
یحیی خلیفه اجل حضرت مرزا مظہر جان جاناں شهید که در حیات پیرو مرشد خود وفات یافته
اند صریح تر ازین نوشته اند. لطیفه که بران انتظار و رود نیض باید کشید در دائره امکان و

ولایت صفری لطیفہ قلب است۔ الخ۔ تصریحات راگزاشتین و در پے استفادات افتادون
یقیناً باعث اشتباه خواهد شد۔

وآں چه کہ جناب مسکین بحث عموم معیت و خصوص مورد فرموده اند غالباً ایشان بہ
اصول فقہ مراجعہ نہ نموده اند۔ در اصول العام الذی ارید بہ الخصوص بحث مستقل دارد۔
قال اللہ تعالیٰ قال لہم الناس ای نعیم بن مسعود۔ وقال جل وعزاً اَمْ یَحْسَدُونَ النَّاسَ
ای البنی صلی اللہ علیہ وسلم مع ہذا فقیر گوید آں کلام میں وصف پروردگار است جل شانہ کہ عموم
نہ دارد۔ بندہ در دعای گوید۔ یا ارحم الراحمین ارحمینی۔ یا واسع المغفرۃ اغفر لی
یا قاضی الحاجات اقض حاجتی۔ یا مصلح القلوب صرّف قلبی علی طاعتک۔

اے کریمے کہ از حشرانہ غیب گبر و ترسا و طیفہ خور داری

دوستان را کجاکنی محسروم تو کہ باد شمتاں نظر داری

وآں چه از ارشاد مرشد خود نوشته اند پس باید دانست کہ حضرت شاہ غلام علی
قدس سرہ بہ عمر ہشتاد و دو سال رحلت فرمائے خلد میں گشتہ اند۔ از کلاں سالی و از کثرت
ذکر و فکر و مراقبہ در چند سال اخیر ضعف و کمزوری بہ غایت رودادہ بود۔ چنانچہ ارشاد
فرمودہ اند۔ الحال ضعیف شدہ ام پیشتر در مسجد جامع شاہجہاں آباد آب تلخ حوض می خورد
دہ سیپارہ کلام مجیدی خواندم۔ وہ ہزار نفی و اثبات می کردم نسبت باطن چنان قوی بود کہ
تمام مسجد بجز از نوزی شدہ ہمچنین در ہر کوچہ کہ می گز شتم۔ بر مزار عزیزے اگر می رفتم نسبتش لپٹ
می گشت من خود را پست می کردم و تواضع آں بزرگ می کردم۔ و فرمودند۔

زنا توانی خود این قدر خبر دارم کہ از رخس نہ توانم کہ دیدہ بردارم

دریں ایام ضعف و ناتوانی چوں قصد توجہ بہ طالبان حق می فرمودند این شعر می خواندند۔

ہر چند پر خستہ دل و ناتوان شدم ہر گز کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم

و باز بہ قوت تمام توجہات می دادند کسانے کہ دریں چند سال آخری بہ خدمت ایشان رسیدہ
اند اگرچہ از آں جناب بیعت شدہ اند و در حلقات توجہ ایشان شریک شدہ اند و آں جناب
نیز بہ حال ایشان توجہات مبذول داشتہ اند۔ لیکن آں جناب ایشان را بہ خلفائے گرامی
قد خود حوالہ می نمودند۔ مثلاً حضرت شاہ ابوسعید۔ حضرت شاہ روفنا احمد۔ حضرت
شاہ احمد سعید۔ حضرت بشارت اللہ۔ حضرت عبدالغفور خوجوی و امثالہم۔

چنانچہ پیرو مرشد جناب مسکین از شاہ ابو سعید تربیت یافتہ اند حضورِ ایں جماعت در
حلقات درس کمتر شدہ اگر از ایشان در استنباط حکمِ خُلقِ واقع شود، هیچ غرابتہ نیست۔
اگر از حضرت سعد الشہ جناب مسکین ایں قول نقل کردہ اند از بعض دیگر کہ از خلفائے
دورِ آخر حضرت شاہ غلام علی بودہ اند خلفائے ایشان بعض اقوال نقل کردہ اند کہ
وہ محبت آں در کلام حضرات یافتہ نہ شد۔ واللہ اعلم۔

درج سوم دائرہ ولایت کبریٰ

دریں درج سیر در تجلیاتِ اسماء و صفات و شیونات

الہیہ دست می دہد۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا و دائرہ ظلال
بودہ کہ مقام سکوت و توحید جودی است۔ در انجام مراقبہ معیت
می گردند کہ غایت معیت مشعر بہ اتحاد می شود۔ و ایں ولایت
کبریٰ ولایت انبیا است، چہ آن سہروران علیہم السلام چون
بہ ایں مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہری شد۔ و ایں ولایت
مبادی تعینات حضرات انبیا است اینجا ظلال را اثر است و نہ سکر
را۔ و ایں مقام توحید شہودی منکشف می شود، در اینجا
ابتداء از مراقبہ اقربیت است کہ مشعر بر اثینیت می باشد
چہ کمال اقربیت در دوی است۔ چوں بہ مقام اقربیت
فائز گردید قدم در شاہراہ محبت می نہد و از محبت کہ اسماء و صفات
و شیونات را در اں مدخل می باشد گزشتہ بہ محبت ذاتیہ
خود را می رساند و آن زمان نفس امارہ و لوازمہ راضیہ و
مطمئنہ گشتہ بر تخت صدر راہ تقامی نماید۔

این تہ را بلند و پستی نہ بود خود بینی و خویشین پرستی نہ بود
در ہر قلمی نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود

باید دانست کہ ولایت علیا متضمن است بر سہ دائرہ و یک قوس۔ در دائرہ اولی مراقبہ
اقربیت می فرمایند یعنی مفهوم کریمہ نَحْنُ أَخْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی فیض

قوس
مراقبہ محبت

دائرہ ثالثہ

مراقبہ محبت

دائرہ ثانیہ

مراقبہ محبت

دائرہ اولیٰ

مراقبہ اقربیت

وارد می شود از آن ذات پاک که به ما از رگ جان ما قریب تر است۔

دوست نزدیک تر از من به من است و بی عجب ترکیه من از وی دو رم
چونم پاکه توان گفت که او در کنار من و من همچو رم
و مورد فیض به اصالت لطیفه نفس است و به تبعیت لطائف خمسہ۔ درین جا
لطائف خمسہ را عروج تام حاصل می شود و در نصف ساقل این دائره سیر در تجلیات اسماء
وصفات زائده نصیب وقت می شود۔

و در نصف عالی سیر در تجلیات شیونات و اعتبارات می باشد۔

در دائره دوم و در دائره سوم و در قوس مراقبه محبت می کنند مفہوم کریمہ تجسّس
و حیثیّونہ را در لحاظ می دارند یعنی فیض وارد می شود از آن ذات پاک که مراد دوست
می دارد و من او را دوست می دارم۔ یعنی در میان من و او رشتہ محبت است بر لطیفه
نفس من۔ مورد فیض درین دو دائره و در قوس صرف لطیفه نفس است که محلّ آل
در پیشانی است۔

بلید دانست که دائره دوم اصل دائره اولی است۔ و دائره سوم اصل دائره دوم
است و قوس اصل دائره سوم است لهذا در وقت مراقبه کردن لحاظ این امر کرده شود۔
در دائره دوم لحاظ کند که فیض وارد می شود از آن ذات پاک که در میان من و او رشتہ
محبت است او مراد دوست می دارد و من او را دوست می دارم از دائره که اصل
دائره اولی است یعنی دائره تجلیات اسماء و صفات و شیونات بر لطیفه انائے من و در
دائره سوم لحاظ کند که از دائره که اصل الاصل دائره تجلیات اسماء و صفات است و در
قوس لحاظ کند که از قوس که اصل ثالث است۔ و بطریق مراقبه در دائره دوم و سوم و قوس
آن است که خود را به خیال داخل در دائره یا قوس می کنند آن دائره بمنزلہ قرص آفتاب
و قوس بمنزلہ نیم قرص آفتاب بر سالک مکشوف می شود۔ هر قدر که از آن قطع می شود آن
حصه نورانی ظاہری شود و باقی مانده حصه مثل قرص آفتاب به هنگام کسوف بے نور
می نماید۔ چون که از ابتدائے ولایت کبری مورد فیض لطیفه نفس می باشد معاملہ فیض
باطن به دماغ متعلق می شود۔ تا وقتی که معاملہ فیض به دماغ تعلق داشته باشد باید
دانست که معاملہ ولایت کبری به انجام نہ رسیده است۔ چون نفس مطمئنہ می گردد۔

و چون و نیز از احکام قضا مرتفع می شود. بر مقام رضا ارتقا فرموده در ایوان صدر می نشیند. باید دانست که سیر ولایت کبری به اتمام رسید درین وقت شرح صدر حاصل می شود و در سینه آن قدر می شود که از بیان خارج است. البته این قدر باید فهمید که اگر چه به قطع ولایت کبری تزکیه لطیفه نفس به حصول می پیوندد و خصائل و ذائل مبدل به حسنات می گردد. لیکن دنارت و تلون و کبر و عنونت که ناشی از عناصر اربعه است هنوز اندفاع آن با بالکلیه متعذر است. تا وقتی که تزکیه عناصر اربعه حاصل نشود. در ولایت علیا که ولایت ملا را علی است تزکیه با و آب و آتش خواهد شد و در دائرة تجلیات ذاتیه در دائرة کمالات نبوت تزکیه عنصر خاک می شود. زیرا که لطیفه نفس بمنزله رُت و کُت عناصر اربعه است کما ذکرته من قبل. پس تزکیه نفس به تمام و کمال بعد از قطع دائرة کمالات نبوت حاصل خواهد شد حضرت عبید الله احرار قدس سره فرموده انا الحق گفتن آسان است و اناراد و در کردن مشکل بشعر به فناء تام لطیفه نفس است.

تو مباش اصل اکمال این است پس رود و گم شود وصال این است پس به اتمام سیر درین ولایت سیر در مظاہر اسم هو الظاهر به انتهای رسد حضرت شاه غلام علی قدس سره درین مقام به مراقبه اسم هو الظاهر ارشاد می فرمودند تا سالک به تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید شود. و باید دانست درین ولایت تهلیل لسانی بالحاظ معنی با توجه قلب به او سبحانه بسیار مفید است.

مراقبه اسم الظاهر

منشأ فیض آن ذات پاک که از اسماء مبارکه او یک نام مبارک الظاهر است. و مورد فیض لطیفه نفس مع لطائف خمسہ. درین مراقبه سیر در تجلیات اسماء و صفات می شود بے ملاحظه ذات تعالی تقدست بعد ازین مراقبه بعض حضرات به مراقبه شرح صدر امر می فرمایند. ان شاء الله فائده بیان آن کرده می شود.

سینه خود را مقابل سینه مبارک جناب رسالت پناهی
صلی الله علیه و سلم داشته به جناب الهی عرض نمایم که الهی

{ مراقبه شرح صدر

فیض الشرح صدر از صدر مبارک آن سرور بہ صدیقین برسان۔ سورۃ الم نشرح را تا آخر بخواند۔

مدج چہارم دائرۃ ولایت علیا



ولایت علیا ولایت ملار اعلیٰ است و این ولایت یک دائرہ دارد و آن دائرہ مبادی تعینات ملائکہ کرام است علیہم السلام۔ درین مقام سیر و تجلیات اسماء و صفات الہیہ جل مجدہ می باشد کہ گاہ بہ تجلیات ذاتیہ الہیہ ہم مشہود می گردد۔ چون سالک درین دائرہ قدم می نہد این دائرہ مانند خطوط شعاع آفتاب ظاہری شود کہ اسماء و صفات حضرت واجبی آن دائرہ را احاطہ نموده است لیکن احیانا خطوط این دائرہ ہم مشہود می شود و در کمال بے رنگی ظاہری گردد۔ رفتہ رفتہ آن خطوط شعاعی روپوش و مستتر می گردند۔ ہماں رشتہ محبت کہ در دوونیم دائرہ ولایت کبریٰ سالک را تا بہ اوج رعنار سائیدہ بود این جا ہم سالک را کشتاں کشتاں از پردہاے تجلیات اسماء و صفات تا نگارخانہ تجلیات ذات می رساند۔

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ماتیز می کنی حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نودم نوشتہ اند۔ در دائرہ دوم وغیرہ (از ولایت کبریٰ) نگہ رانی توجہ بہ فوق کہ متوہم می شد مد رک نہ می گردد کہ نفس صاحب توجہ فنا یافتہ نگہ راں کہ باشد درین جا مطمئنہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و انجذاب صدر را مد رک می شود۔ درین جا مراقبہ حضرت ذاتیہ من حیث المحبتہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ تا ولایت علیا می آیند۔ تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بے چونی و تنزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود می شود بہ دائرہ مناسب دیدہ اند و الا جائے کہ خدا است دائرہ کجا است۔ بعد تمام شدن ولایت کبریٰ و سیر در اسماء و سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملار اعلیٰ است علیہم السلام و درین ولایت کار بہ عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک افتد درینجا مراقبہ ذاتیہ است کہ مستحق ہوا باطن است تہلیل و صلاۃ نافلہ ترقی می بخشد۔ الخ۔ و حضرت مولوی غلام محیی نوشتہ اند۔ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاقہ محبت میان ما و اسبجانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ مشعر بہ آن است۔ الخ۔ مورد فیض درین دائرہ عناصر

ثلاثه آب و هوا و آتش اند۔ وسعت و تمام بدن پیدامی شود و احوال لطائف بر تمام قالب وارد می
 شوند۔ تهلیل لسانی با توجه قلب و فهم معنی و صلاة تطوع با طول قنوت ترقی بخش این مقام است۔
 درین مقام از تکاب رخصت شرعی هم خوب نیست که عمل به رخصت آدمی را به بشیریت می کشد و
 عمل به عزیمت مناسبت به ملکیت پیدامی کند پس هر قدر بیشتر مناسبت به ملکیت حاصل شود درین
 ولایت ترقی بیشتر میسر آید۔ چون سالک به عنایت پروردگار تا آخر این دائره سیر و سلوک را به هم می
 رساند۔ دو پروردگار باز و باز و هائے قوی برائے طیران عالم قدس حاصل می کند۔ یکے منظر اهراسم هو الظاهر
 و دیگرے منظر اهراسم هو الباطن کہ به زور قوت این دو باز و سالک از پرده های تجلیات اسما و صفات
 گذشته به سراوقات تجلیات ذات خود رومی رساند۔ باید دانست کہ در صفات واجبی ذات او
 تعالی و تقدس ملحوظ نیست۔ مثلاً در سمع و بصر و قدرت و ارادت و امثال آن لحاظ صفت می باشد۔
 و در اسما و صفاتیہ مثلاً در سمیع و بصیر و قدیر و مرید و جز آن دیگر اسما و صفاتیہ با صفت ذات او تعالی
 و تقدس نیز ملحوظ می باشد یعنی آن ذات پاک کہ سمع به او متعلق است یا بصیر یا قدرت یا ارادت یا
 غیر آن صفتی دیگر به آن ذات پاک قائم است۔ پس سیر سالک در تجلیات صفات سیر و منظر اهراسم
 هو الظاهر است چه او تعالی و تقدس ظاهر است به اسما و صفات و آیات و سیر سالک در تجلیات
 اسما و صفاتیہ سیر در منظر اهراسم هو الباطن است حضرت مجدد قدس سره نوشته اند۔ شروع سیر
 درین اسما نمودن قدم نهادن است در ولایت علیا۔ الخ۔ چه ذات او تعالی در پرده های اسما و صفات
 از توهمات و تجلیات و از مشابہت معقولات و محسوسات باطن است۔ فَمَوْجَلٌ مَّجْدُودُ الَّذِي
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ظَاهِرًا بِالْأَحْدِيَةِ وَالتَّصَرُّفِ وَبِاطْنًا بِالْمُجْدِيَةِ وَالتَّعَرُّفِ۔

مراقبہ اسم الباطن

درین دائره مراقبہ اسم هو الباطن می کنند۔ منشاء فیض ذات بحت کہ از اسما و یک نام پاک الباطن
 است۔ و مورد فیض عناصر ثلاثه آب و هوا و آتش اند ترقیات بالا صالہ نصیب این سه عناصر
 است کہ ملائکہ کرام علیہم السلام را نیز ازین عناصر سه گانه نصیب است لیکن بالتبعیت
 تمام بدن به تمام و کمال از منظر اهراسم شریف مستفید می شود و وسعت پیدامی کند۔
 منتهای ولایت علیا بالا صالت مخصوص به ملا را علی است کہ جامع جمیع دلایات است۔

مدارج خمسہ دائرہ کمالات ثلاثہ

ایں دائرہ تجلیات ذاتیہ الہیہ است کہ آن را دائرہ کمالات ثلاثہ نیز گویند۔ کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم۔

کمالات نبوت

دائرہ

کمالات نبوت

ازیں جا تجلیات ذات بے پردہ تجلیات اسماء و صفات شروع می شود۔ یک نقطہ ازیں مقام شگرف بہتر از جمیع مقامات ولایت است۔ زہر یک نقطہ اش چون سبیل تر شمیم وصل جانان می زند سر دریں دائرہ مراقبہ ذات بحت معری از ہمہ تعینات و مبری از جمیع اعتبارات کہ منشی کمالات نبوت است می کنند و انتظار فیض ازاں ذات مقدسہ تعالیٰ و تقدس است می کشند۔ و مورد فیض بہ اصالت لطیفہ خاک پاک است ہر چہ بہ سائر لطائف می رسد بہ تبعیت ایں لطیفہ مبارکہ می رسد۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰہُ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ خاک شوتاگل بروید رنگ رنگ

دریں مقام حضور بے جہت و بردیقین حاصل می شود۔ بے تابی و پیش طلب و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ زایل می شود۔ توحید و جود و شہودی در راہ می ماند۔ بے کیفیتی و یاس و حراماں رومی نماید۔ تلاوت قرآن مجید بہ آداب و ادائے صلاۃ با طول تنوت و اشتغال بہ احادیث نبویہ علی صاحبہا ألف صلاۃ و تحیت۔ دریں مقام و در مقامات فیما بعد الی آخر النہایات ترقیات می بخشد۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند کمالات جمیع ولایات چہ ولایت صغری و چہ ولایت کبری و چہ ولایت علیا ہمہ ظلال کمالات مقام نبوت اند۔ و آن کمالات شیعہ و مثال اند حقیقت ایں کمالات را اولای می گرد کہ نقطہ کہ در ضمن ایں سیر قطع می یابد زیادہ از جمیع کمالات مقام ولایت است پس قیاس باید کرد کہ جمیع ایں کمالات را چہ نسبت بود بہ جمیع کمالات ما تقدم۔ در یائے محیط را نیز نسبت است بہ قطرہ دریں جا آن

ہم مفقود است۔ مگر آن کہ گویم نسبت مقام نبوت بہ مقام ولایت همچوں نسبت غیر متناہی است بہ متناہی۔ تَبْحَانَ اللّٰہُ۔ جلدی ازین سری گوید اَلْوَلَاۃُ اَفْضَلُ مِنَ النَّبُوۃِ و دیگرے از عدم آگاہی این معاملہ در توجیہ اومی گوید۔ وَاٰیۃُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ نُبُوۃِہِ۔ کَبُرَتْ کَلِمَۃٌ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ الخ۔

فائدہ

بعد از اتمام سیر در دائرہ کمالات نبوت ہر یکے از لطائف عشر و من کل وجہ مجلی و مصفی شدہ با ہم متحد شدہ ہیئت وحدانی پیدامی کنند۔ آن زمان نسخہ عزیز الوجود انسان کامل بہ ظہور می آید کہ متصف بہ اوصاف الہی می باشد مالک برہو و نفس خود می باشد۔ هیچ فعل در نامرضی پروردگار از و صدور نہ می یابد و بر خود قادر می باشد کہ در پاسخ امر نسبت قدرت بہ خود نہ می کند۔ ہر چہ می کند یا می گوید از رضاے او سبحانہ می کند و می گوید۔
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر چہ در مرتبہ وجوب است بہ طریق صورت در و ظہور می یابد۔ قَالَ الصّٰدِقُ الْمُصَدِّقُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ خَلَقَ اللّٰہُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہِ۔ ہر چہ در عالم امکاں با شریہ موجود است بہ طریق حقیقت در و موجود است کما تقدم البیان فی بیان اللطائف العشرۃ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ می نویسند۔ ہیئت وحدانی عبارت از مجموع عالم خلق و عالم امر است کہ بعد تصفیہ و تزکیہ ہر کدام را ہیئت دیگر پیدا شدہ مثلاً شخصے خواهد کہ مجموعے از ادویہ چند مختلف التاثیر درست سازد۔ اول ہر یک از ان ادویہ را جدا جدا کوفتہ بہختہ می نہند من بعد ہمہ ادویہ را در قوام قند یا عسل جمع می سازد۔ ادویہ مذکورہ ہیئتے دیگر و خواص دیگر پیدا کردہ همچون نام می یابد۔ همچنان لطائف عشرۃ سالک یک ہیئت پیدا کردہ الخ باید دانست کہ از کمالات رسالت تا آخر سلوک مورد فیض ہیئت وحدانی سالک است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ این معاملہ مخصوص بہ ہیئت وحدانی انسانی است کہ از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشتہ است مع ذلک درین موطن نیز رئیس ہمہ عنصر خاک است۔ الخ۔ و منشأ فیض کما تقدم ذات بحت است درین موطن مدار ترقی بر فضل و کرم پروردگار است۔ تا یار کر خواہد و میلش بہ کہ باشد۔ تلاوت و تشرآن مجید و مطالعہ احادیث مبارکہ و نماز با نیاز و اندامی رساند۔ اعمال صالحہ اگرچہ برائے ترقی درجات و سائل اند لیکن درون سہر اوقات عظمت و کبریائی یارائے دخول نہ دارند۔ البتہ اگر با کلمہ تہلیل محمد رسول اللہ

ضمیمہ نمایندہ راہ اول و آخر ذکر شریف اسم مبارک جناب محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کنند
چند بار بہ توجہ و اخلاص درود شریف بخوانند ابواب ترقیات مفتوح می شوند و بہ بارگاہ قدس
راہ پیدا می کنند روی الترفدی عن عمر رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّىٰ تَصْلِيَ عَلَىٰ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عملہا را بہ حضرت رابطہ اوست اگر مقبول گردد واسطہ اوست

کمالات رسالت

دائرة

کمالات رسالت

این دائرة دوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ درود
فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات رسالت است بر ہیئت احدی
سالک می باشد درین مقام در تفکر و حزن اضافہ می شود۔ و ستر و کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَ اَيُّهَا الْحَزَنُ مُتَوَاصِلَ الْفِكْرِ بہ ظہوری آید این آں ماہ
تفکر است کہ از آسمان ولایت طلوع نموده۔ و این آں مہر حزن است کہ از سپہر نبوت
سر بر آورده قَطُوبِي لِمَنْ اَبْتَلَىٰ بِهٖ ثَقَرُ طُوبَىٰ لَهٗ ثَقَرُ طُوبَىٰ لَهٗ و این بے رنگیہا و بے
لطافتہا تا آخر سلوک نقد وقت سالک می باشد۔

دل در دتر بہ جاں مداوانہ کند در عشق تو جاں ز غم محابانہ کند
مارا ز غمت بہ کس نہ گویم۔ اگر بوی جگر سوخته رسوانہ کند

کمالات اولوالعزم

دائرة

کمالات اولوالعزم

این دائرة سوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ۔
درود فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات اولوالعزم است بر ہیئت
وحدانی سالک می باشد۔ درین مقامات اسرار مقطعات قرآنی منکشف می شوند۔
احکام شرائع و اخبار غیب از وجود حق سبحانہ و تعالیٰ و از صفات او۔ و معاملہ قبر و نشر و حشر و
دوزخ و بہشت و جمیع ما خبر بہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم بدیہی و عین الیقین می گردد۔

وجود حق سبحانه و تعالیٰ بہ مثل آئینہ و وجود اشیا مثل صور مرئیہ در آئینہ می باشد لیکن باید دانست کہ صور اشیا در روحم و خیال می باشد و وجود آئینہ فی الواقع قاعدہ در آئینہ صور و اشکال اول محسوس می شوند و احساس آئینہ فی مابعدی باشد لیکن این جا قضیہ برعکس است - اول وجود آئینہ مرئی می شود و باز چون بہ دقیق نظر دیدہ شود صور اشیا بہ نظری آیند - لہذا وجود حق حق بدیہی می شود و وجود ممکنات نظری - عجیب تر معاملہ بشنوید کہ با وجود علو و بساطت و بزرگی ہائے این مقامات ثلاثہ وقتی کہ انکشاف تام درین جا حاصل می گردد معلوم می شود کہ از ابتدائے سلوک این مقام مقابل نظر بود - و حیرت می افزاید کہ با وجود محاذی بودن این مقام و اقربیت آل چہرہ درین تمام مدت بہ نظر نہ می آمد - چہرہ مادیدہ ہا را نہ می کشادیم و چہرہ در کوچہ ہائے لطافت عالم امر مقصود را می جستیم -

در دیدہ عیاں تو بودی و من غافل در سینہ نہاں تو بودی و من غافل
از جملہ جہاں ترا می جستم خود جملہ جہاں تو بودی و من غافل
از کمال بے رنگی و لطافت این موطن صاحب این مقامات خود را از نسبت بالکلیہ حثالی
می بیند و تیج فیض و برکت در خود مشاہدہ نہ می کند - ازین جا است کہ حضرت مجدد و تدریس سرہ
از مقام سرمدہ اند - درین مقام نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و اصلان را ہجوری
پویند -

در طاعت حق بکوش و با صبر بساز گریض جمال لم یزل می خواہی

درج ششم حقائق الہیہ حل مجددہ

محققان فرمودہ اند حقائق الہیہ نسبت بہ کمالات ثلاثہ امواج اند - شاہ ابوسعید می نویسد
معنی این سخن آن باشد کہ چون در کمالات ظہور تجلیات ذاتی دائمی است لاجرم ہر نسبتی کہ
فوقانی است خارج از مرتبہ ذات نہ می تواند شد پس اطلاق لفظ امواج درست آمد و آن چہ
در ادراک این ناقص العقل آمدہ است در نسبت حقائق چیز با ظہور می کند کہ در نسبت
کمالات آن ظہور نیست مثلاً در حقیقت کعبہ معظمہ ظہور عظمت و کبریائی و مسجودیت ممکنات
را بہ نحو ظہور می فرماید کہ عقل در ادراک آن لنگ و عاجز می ماند - الخ -

بہ طراز دامن ناز او چہ ز خاکساری یارسد نہ ز دآں مژہ بہ بلندی کہ ز گرد مژد عارسد

حقیقت کعبہ ربانی

دائرہ
حقیقت کعبہ ربانی

این دائرہ اول است از حقائق الہیہ۔ دریں جافیض وارد می شود از ذات بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشی حقیقت کعبہ معظمہ است بر مہیت و عدائی سالک۔

باید دانست کعبہ ربانی را صورتی است و حقیقتی است۔ و ظاہر است کہ در صورت حقیقت مناسبی باشد۔ مثلاً ظل را مناسبتی است بہ اصل صورت چہ صورت منظر اسرار حقیقت است و ظل بہ صورت اصل جلوہ می دہد۔ حقیقت کعبہ از عالم بے چون است و مسجود کل ممکنات است۔ چون صورت او در عالم چوں جلوہ نمود حکم سجده بہ آں جہت شد۔ چہ او منظر حقیقت خود می باشد کہ عبارت از مسجودیت حضرت ذات است تعالیٰ و تقد کہ در ہر مقام مسجود و معبود است۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوْا فَاُفْتَمْ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

حقیقت قرآن کریم

دائرہ
حقیقت قرآن کریم

این دائرہ دوم است از حقائق الہیہ۔ دریں جافیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبدأ وسعت بے چوں و منشی حقیقت قرآن است بر مہیت و عدائی سالک۔

دریں مقام بواطن کلام پاک ظاہری گردد۔ ہر حرف و ریائے بے کراں و موصل کعبہ حقیقتی می باشد۔ زبان تلاوت کنندہ حکم شجرہ موسوی پیدا می کند و برائے تلاوت تمام قالب بمنزلہ زبان می گردد۔ انکشاف انوار قرآن مجید در باطن عارف ثقل و گرائی می آرد و حقیقت اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَیْكَ قُرْاٰنًا ثَقِيْلًا را واضح می نماید۔

حقیقت صلاۃ

دائرہ

حقیقت صلاۃ

ابن دائرہ سوہم است از حقائق الہیہ۔ درین جا فیض دارد می شود
از ذات بحت کہ کمال وسعت بے چونی دارد و منشی حقیقت صلاۃ
است بر ہیئت وحدانی سالک۔ در نماز ابواب احسان می کشانید و
غایت قرب بے نشان حاصل می شود کہ اقرب قایکون العبد من الرب بیان آن
می کند۔ نماز است کہ معراج مومن آمدہ۔ نماز است کہ چہرہ مطلوب را می نماید و عاشق را بہ
معشوق می رساند۔ نماز است کہ لذت بخش غمگساران است و راحت دہ مشتاقان۔ ارحنی
یا بلا ل رمزے است از ان دختہ عینی فی الصلاۃ بیانے است از ان۔
گر تو خواہی در دو عالم نہ ندگی ! بندگی کن بندگی کن بندگی
کار کن تا مزد یابی بر مزید کاں ترا از بہر این کار آفرید
سالک کہ از حقیقت صلاۃ حلقے گرفته چون برائے تکبیر تحریمہ ہر دو دست می بردارد گویا
کہ از ہر دو عالم دست می افشانند۔ از نشأت دنیوی برآمدہ در نشأت اخروی می درآید۔ در
حضور حضرت بے چون خود را می یابد و بہ عرض نیاز مصروف می شود از خشوع استادہ می ماند
و از تجربہ رکوع می رود و گاہے از فرط شوق سر بہ زمین می بندد۔
سردر قدمش بردن ہر بار چہ خوش باشد را ز دل خود گفتن بایار چہ خوش باشد
باید دانست در حقائق الہیہ تا آخر این دائرہ سالک را سیر قدمی حاصل است و از ان پس
کہ دائرہ معبودیت صرفہ است نصیب سالک سیر نظری است۔
در مکتوبے حضرت مجدد قدس سرہ می نویسند۔ تنبیہ۔ آں چہ بالا گزشتہ است
کہ وصول نظری بالاصالت نصیب حضرت خلیل است و وصول قدمی بالاصالت نصیب
حضرت حبیب علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نہ بہ آں معنی است کہ آں جاست ہود و
مشاہدہ است و یا قدم را آں جا گنجائش است۔ آں جا مورا گنجائش نیست قدم چہ باشد
بلکہ در ان جا وصولے است مجہول کیفیۃ۔ اگر در صورت مثالیہ بہ نظر تمسک گشت
وصول نظری می گویند۔ و اگر بہ قدم۔ وصول قدمی۔ و الا نظر و قدم از ان حضرت حبس
شانہ ہر دو والہ و حیراں۔ انتہی۔

آنها که از معبود خبیر یافته اند از جمله کائنات سر تا پسته اند
در یوزده همی کنم ز مرداں نظری مرداں همه تشریف از نظر یافته اند

معبودیت صرفه

دائرة
معبودیت صرفه

این دائرة چهارم و منزل آخر از حقائق الهیه است. این جانیض
وارد می شود از ذات بحت که معبود صرف است بر هیئت و عدلی سالك.
این جاسیر نظری است هر قدر تواند سیر کند.

ما تماشا کنان کوتاه دست تو درخت بلند بالائی
احتمال دارد که در معراج شریف چون آل سرور عالمیاں صلی الله علیه وسلم به منتها
مدارج قرب رسید و خطاب قف یا عظیم قان رَبِّكَ یُصَلِّی صدور یافت آن وقفه برائے
توقف سیر قدمی امتیاں باشد که بالاتر از آن برائے ایشان جائے قدم نهادن نه مانده.
آنجا که عقاب سرنگوں خواهد بود بالے بنگر که خنجر چون خواهد بود

مدرج مفتحم حقائق انبیاء علی صاحبها السلام

حضرت شاه غلام علی قدس سره در ایضاح الطریقه نوشته اند. بدان که نزد حضرت مجدد
وفی الله عنه اول تعین محیی است و مرکز آن تعین حب به اعتبار محبوبیت و محبت ممتزجین حقیقت
محمدی و تعین جسدی آن حضرت صلی الله علیه وسلم است و به اعتبار محبت صرفه حقیقت موسوی
است علیه السلام و محیط آن مرکز که مثل دائرة است در صورت مثالی خلقت است آن حقیقت
ابراہیمی است علیها السلام. الخ.

حقیقت ابراهیمی علی صاحبها السلام

دائرة
حقیقت ابراهیمی

این اول دائرة است از حقائق انبیاء علیهم السلام که آن دائرة خلقت
اعلی مقام کثیر البرکات و از بس شگرت است. در اینجا فیض وارد می شود

از ذات بحت کہ با خود انس و موافقت دارد و نشی حقیقت ابراهیمی است بر ہیئت و خدائی سالک
درین مقام انس خاص و خلوت با اختصاص بہ حضرت ذات پیدای شود۔ کمال فضل و کرم و بندہ فوانہ
ہر گرا خواہند بہ این مقام مشرف می سازند و بہ ذوق یارانہ و کیفیت خلیلانہ ہر گرا خواہند سر فرامی
نمایند۔ اِنَّكَ فَضَّلْتَ اللّٰهَ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

این سعادت بہ زور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ !

حضرات انبیاء علیہم السلام درین مقام تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اند چنانچہ
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا اُنْشَاۤءَ اللّٰهُ اَنْتَ اَبْرٰهٖمَ صَلاۃُ اِبْرٰهٖمَ اِیْمٰی کہ در نماز می خوانند۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ
وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰهٖمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ درین مقام ترقی می بخشند۔

حقیقت موسوی علی صاحبہا السلام

دائرہ
حقیقت موسوی

این دائرہ دوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ محبت
صرفہ است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ محب خود است
و نشی حقیقت موسوی است بر ہیئت و خدائی سالک۔

درین مقام با وجود ظهور محبت شان استغنا و بے نیازی نیز ظهور می فرماید و ہمیں معلوم
می شود آنچه از حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام بعض کلمات جرات آمیز صد دریافتہ۔ در و دہمی
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ
مُخَوِّصًا عَلٰی کُلِّیْلٍ مُّوسٰی وَ یٰ اَرْکٰ وَ سَلِّمْ درین مقام ترقی می بخشند۔

حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام

دائرہ
حقیقت محمدی

این دائرہ سوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ
محبت ممتاز جہ با محبت و بیت است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات
بحت کہ محب و محبوب خود است و نشی حقیقت محمدی است بر ہیئت و خدائی سالک۔

دویم در اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اشارہ بہ محبت و محبوبیت می کنند کہ عبارت
 ازین مقام است و بعد از دویم لفظ حمد می ماند کہ بمعنی منتهی و پایاں است فهو صلی اللہ
 علیہ وسلم حَمدٌ وَاَمَدٌ فی الْحَبِیَّتَةِ وَالْمَحْبُوبِیَّةِ - وَمَا أَحْسَنَ صَنِيعَ سَيِّدِنَا لِحَسَنَانِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ فِي إِخْرَاجِ اسْمِهِ الشَّرِيفِ مِنْ إِسْمِ مُحَمَّدٍ وَحَيْثُ يَقُولُ -
 وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُحْيِيَهُ قَدْ وَالْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا الْحَمْدُ
 درین مقام بالخصوص این درود شریف ترقیات می بخشد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
 آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

حقیقت احمدی علی صاحبها الصلوة والسلام

دائرة
 حقیقت احمدی

این دائرة چهارم است از حقائق انبیاء علیهم السلام کہ آن دائرة
 محبوبیت صرفه است و درین جا فیض وارد می شود از ذات سبحت کہ
 محبوب خود است و نشی حقیقت احمدی است بر ہیئت وحدانی
 سالک - درود شریف آنف الذکر موجب ترقیات می باشد - میمے کہ در اسم شریف احمد
 است اشارہ بہ مقام محبوبیت می کند و بعد از میم لفظ احمدی ماند کہ آن بمعنی فردا است
 ای المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم - فَرَدٌ فی الْعُبُودِیَّةِ وَالْمَحْبُوبِیَّةِ حضرت فرید الدین عطار
 قدس سرہ اشارہ بہ این معنی چه خوش دُرِّ غرر سفته جزا ہ اللہ خیر الجزار -

بہ معنی بہد مقدم بر ہمہ کس	اگر چه صورت او آمد از پس
بہ صورت آدم او را اگر پدر بد	بہ معنی او پدر - آدم پسرید
عملہا را بہ حضرت رابطہ دوست	اگر متبول گردد واسطہ دوست
محمد در شریعت نام او دان	ولیکن در حقیقت احمدش خواں
بیفکن میم احمد از طریقت	کہ تا نامش بدان در حقیقت
خدا را در الہیت احد خواں	نبی را در عبودیت یکے دان
چو حق اندر خدائی فرد و دانا است	نبی در بندگی بے مثل و ہمتا است
یقین دان تا کہ شناسی خدا را	نہ دانی و تدبر و جہاہ مصطفارا

تو اور اچو بدانتی تمام است ترا کار دو عالم با نظام است
 حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ نوشتہ اند کہ حضرت مجدد روضی اللہ عنہ در جائے تحقیق
 فرمودہ اند کہ حقیقت کعبہ معظمہ بعینہ حقیقت احمدی است یعنی این سخن در فہم قاصر نہ می
 آمد چہ حقیقت کعبہ در حقائق الہیہ است و حقیقت احمدی در حقائق انبیاء است پس چہ
 طور یک حقیقت باشد و زے در حقیقت احمدی متوجہ بودم ناگہاں دیدم کہ ظہور حقیقت
 کعبہ معظمہ واقع شد و نداد و داد اند کہ عظمت و کبریائی ہم خاصہ محبوب است و محبوبیت و
 مسجودیت ہر دو از شیونات آل حضرت است پس در سخن صاحب الطریقہ جائے ریب و
 تردو نیست۔ الخ۔ فقیر گوید آنچه حضرتیں قدس اللہ اسرارہا فرمودہ اند قطعاً درست و صواب
 است کما سیاتی بیانہ فی الدائرۃ الآتیہ۔

حُب صرفہ ذاتیہ

دائرہ
 حب صرفہ ذاتیہ

این دائرہ پنجم است از حقائق انبیاء علیہم السلام و از مقامات مخصوۃ
 حضرت محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریں جانب
 وارد می شود از ذات بحت کہ منشی دائرہ حب صرفہ ذاتیہ است بر مہیت
 و عدائی سالک۔ بہ سبب قرب این مقام بہ حضرت اطلاق علو و بلے رنگی از لوازم اوست۔
 عنقا شکار کس نہ شود دام باز چسب کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را
 نزد امام الطریقہ حضرت مجدد قدس سرہ تعین اول کہ حضرت لاتعین را شدہ آن تعین
 حب است کما ورد فی الحدیث القدسی کُنْتُ کُنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ
 فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرَفَ وَ هَا تَعِينَ اَوَّل حَقِيقَتِ جَنَابِ مُجُوبِ کِبَرِیَا است صلی اللہ
 علیہ وسلم۔ علامہ قسطلانی و علی قاری و دیگر اکابر گفتہ اند۔ از احادیث صحیحہ این مضمون ثابت
 است کہ حق تعالی بہ حبیب خود خطاب کردہ گفتہ۔ اگر تونہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی
 و عدائی خود را بہ ظہور نہ آوردی پس معلوم شد مبداء خلقت وجود با خود آن سرور عالمیان است
 اول نور پاک آن جناب بہ ظہور رسید و از آن نور بہ ظہور عرش و کرسی و لوح و قلم و آسمانہا و
 زمینہا و ملائک و جن و انس و تمام کائنات بہ وجود آمدند۔ چنانچہ ارشاد شدہ کُنْتُ

نیایا آدم بین الروح والجسد۔ آن جناب بدرجہ اتم منظر صفات حضرت احدیت گردید۔
از ظهور کمال در مخلوقے شدہ فی الحقیقت آن کمال از کمالات محبوب کبریا است۔ از ظهور
ہماں نور حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک گشت و از تجلیات ہماں نور کعبہ معظمہ مسجود
خلائق گشت۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰہْلِ بَيْتِہٖ اَفْضَل
صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ در حقائق انبیاء علیہم السلام تا آخر این مقام
برائے سالک سیر قدمی تجویز فرمودہ اند و بعد از این جائے قدم نہادن نیست۔

لا تعین و حضرت اطلاق حل مجرہ

دائرہ
لا تعین و حضرت اطلاق
حل مجرہ

دائرہ ششم و آخر دائرہ از دو اتر حقائق انبیاء علیہم السلام دائرہ
لا تعین است۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبری و
منزہ است از تعینات، برہمیت و حدانی سالک۔ دریں مقام
قدم بے چارہ عاجز و لنگ ماندہ و نظر حیران و سرگردان گشتہ۔

لے ز دردت خستگان را بودے در مان آمدہ
صد ہزاراں پچھو موسیٰ ہست در ہر گوشہ
سینہا بنیم ز سوز ہجر تو بریاں شدہ
ایں جا سیر نظری تجویز فرمودہ اند، لیکن بارگاہ عظمت کبریا نظر بیچارہ حیران و سرگردان ماندہ۔
بگوش ہوش بشنو صدائے لن ترانی را
کجا طاقت مکانی را کہ بنید لامکانی را
اندر این موطن مقدسہ تجویز سیر قدمی و سیر نظری نہ باین معنی است کہ در آنجا نفوذ و شہود است،
بلکہ بہ این معنی است کہ اگر آن مراتب لامکانی را بہ مقامات مکانی در صوت مثالیہ مرسم آرزو
آن سیر را تعبیر بہ سیر قدمی یا سیر نظری خواہند کرد۔ کما تر بیانہ۔

باید دانست کہ ہر دائرہ کیفیات خاصہ دارد و آن عبارت از قرب بہ نہایت کیفیات خاصہ است۔
بے نہایت ہیچ صوت نہایت نہ دارد، و آنچه بہ انتہائے آرزو گویند یا اعتبار احوال سالک گویند یعنی حل
کہ سالک در آن موطن بود بہ تمام رسید۔ لکان را اندرین موطن غیر از وجدان نصیب نیست، کم کہ است کہ
یکشف عیان متاثر شدہ این است بیان مختصر از سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم
رمزہ ز مقامات نہایات طیور
گفتم بہ تو کہ ہم کنی منطق طیر

تمتہ در بیان بعض دوائے

باید دانست کہ این راہ سلوک از بس مرتب و مستقیم است کہ سالک را بتوفیق اللہ و قوت بہ اقرب وقت و بہ احسن وجہ تامقصود می رساند۔ مثالش آن راہی می تواند شد کہ بہ خط مستقیم در زروع و صحاری و غابات و جبال واقع شدہ کہ نہ یخ و نہ دارد و نہ مزلات و معاتر۔ کہ بر چنین شارع طویل سفر می کند ضروری است کہ بس مناظر غلابہ و اشبار کثیرہ بہ یکین و بسیار خود خواهد دید۔ ہمیں حال سالک است کہ بہ یکین و بسیار این راہ در امواج بحر نور مقامات کثیرہ و نشانات عجیبہ خواهد دید۔ سالک ہوشیار ہمان است کہ در بس تحقیق و تفتیش آن مقامات خود را نہ اندازد۔ چہ اسماء و صفات جل سلطانہ نہایتی نہ دارد کہ بعد از مطلع آنہا بہ مقصد راسی تواند رسید چنانچہ در اول بیان مراقبات قدرے ازین بیان گزشتہ حضرت شاہ ابوسعید در رسالہ خود تذکرہ بہ مقامات کردہ اند و محل وقوع آن نیز بیان کردہ اند **إِنَّكَ بِمَا قَالَهُ بِالْإِخْتِصَارِ**۔

ع دائرہ سیف قاطع کہ در محاذی ولایت کبری واقع است۔ سیف قاطع ازاں گویند کہ چوں سالک در اں دائرہ قدم می نہد مانند مسیر بر منہ ہستی سالک را نیست و نابودی کند۔ **ع** دائرہ قیومیت ناشی از دائرہ کمالات اولو العزم است۔ چہ منصب قیومیت متعلق بہ انبیائے اولو العزم بودہ است۔ چونکہ علمائے امت مرحومہ بہ منزلہ انبیائے بنی اسرائیل اند اگر در بنی اسرائیل جماعات انبیا بودہ اند انبیائے اولو العزم نیز گزشتہ اند۔ خدمت انبیا بنی اسرائیل بہ علماء و اولیائے این امت مفوض شدہ است چنانچہ ابدال و اوتاد و قطب و غوث و قیوم را ظہور شدہ۔ **وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنُ يَّشَاءُ**۔

ع دائرہ حقیقت صوم در محاذات دائرہ حقیقت شکر آن کریم واقع است۔ باید دانست کہ اصل مقصود از سلوک تہذیب اخلاق و دوام توجہ بہ مبداء فیاض است کہ بہ پائے استقامت و مشابہہ بروجہ عاجزی و نیاز مندی و اخلاص نقد وقت می تواند شد **رَزَقَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكَ صِدْقَ الْعَمَلِ وَإِخْلَاصَ الْبَيْتَةِ وَالتَّوْفِيقَ لِمَرْضَاتِهِ**۔ از کریمان کار ہا دشوار نیست

لے زائد خود ہیں کہ نئی محرم راز
چندیں بہ نماز و روزہ خویش مناز
کاست نہ نیازی کشاید نہ نماز
باز بچہ بود نماز بے صدق و نیاز

خاتمہ در بیان بعض فوائد

طریقہ بیعت - بیعت بہ معنی عہد کردن و استوار بودن بران است - چوں طالب برائے استفادہ نزد شیخے بیاید - شیخ را باید اول امتحان او کند - صدق و اخلاص اور البتہ عجز خود ظاہر نماید و معذرت کند - اگر بفہم کہ طالب صادق الارادہ مخلص النیہ است قبول فرماید و اگر امر بہ استخارہ کند بہتر است - چوں قصد بیعت نماید طالب را پیش خود دو زانو بنشانند دست اور اگر فتنہ توبہ بدہد و بہ استغفار خواندن امر کنند و معنی استغفار را بفہماند و کلمہ توحید و کلمہ شہادت و کلمہ ایمان را بخواند و طالب نیز بخواند معنی کلمہ ایمان را بیان فرماید اقرار گیرد کہ ارکان اسلام را بجا آرد - در ادائے فرائض و واجبات ہرگز کوتاہی نہ کند - از حرام و مکرم تحریمی خود را دور دارد - اکتفا از توبہ بریں قدر نماید و تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام نماید - و باز تلقین ذکر شریف نماید و التجاہ بارگاہے نیاز رب العزت کند کہ او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال رحمت خود اورا و توبہ او را قبول فرماید و ابواب رحمت بروے بکشد و باز توحہ بر حال طالب مرعی دارد تا لطائف شریفہ او بہ اسم پاک پروردگار ذاکر گویا گردند - طریقہ توجہ بہ طالب - شیخ را باید ہنگام توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشد و بہ واسطہ ایشان از جناب الہی طلبکار فتح باب شود - حضرات مشائخ ماقدم اللہ اسرار ہم و افاض علینا من برکاتہم بہ وقت توجہ طالبان گاہے خود را بہ صورت مرشد خود تصور نمودہ توجہ می نمایند - و گاہے خود را از میان برداشتہ و بہ جائے خود از ائمہ طریقت کے تصور کردہ القائے نسبت شریفہ می فرمایند - مثلاً خود را بہ جائے حضرت مشکلی کشائے نقشبندی یا حضرت عبید اللہ احرار یا حضرت مجدد یا حضرت جان جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرار ہم دانستہ القائے نسبت شریفہ می نمایند و خود را بیش از واسطہ تصور نہ می کنند - در عین توجہ متضرع و ملجئ بہ حضرت مبداء فیاض گشتہ عرض نماید کہ در تمتع و اخذ فیوض و برکات ماہر دورا شریک ہمدیگر گردان - اگر مرید حاضر نہ باشد صورت مثالی اورا پیش خود نشانندہ توجہ فرمایند

فرمود: اندک توجہ تا آن وقت فرمایند که ذکر شریف در لطیفہ طالب سرایت کند کہ بہ قدر صد
انفاس یا کم و بیش ازاں می باشد۔

طریقہ دریافت نمودن احوال لطائف۔ طریقہ دریافت نمودن اثر ذکر
شریف در لطیفہ طالب آن است کہ متوجہ بہ ہماں لطیفہ شریفہ خود شود اگر غلبہ ذکر و استیلا
آن در لطیفہ خود محسوس کند بدانکہ توجہ اثر نموده است و ذکر شریف در لطیفہ طالب
سرایت کردہ است و شکر پروردگار بجا آرد۔

احسان ترا شمار نہ توانم کرد یک شکر تو از ہزار نہ توانم کرد
و نیز برائے کشف احوال باطن چشم سالک القائے توجہ می نمایند۔ این عاجز
گوید احیاناً حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ متوجہ بہ چشمان سالک می شدند چوں نظر فیض
اثر ایشان بر چشم سالک می افتاد آن بے چارہ تاب دیدینا و ردہ چوں مرغ بسمل می طپید و گسائی
کہ صاحب ظرف و استعداد می بودند از شدت اثر می لرزیدند۔

بہ کدام آئینہ مالی کہ ازین دازان خافلی تو نگاہ دیدہ بسملی شود و اکن و بہ کفن در آ
طریقہ دریافت نمودن کیفیات باطن۔ باید کہ اول خود را از نسبت متکیفہ
خود خالی سازد۔ باز بہ صفت علمی او تعالیٰ بہ تصریح تام متوجہ شود و عرض نماید اے علیم و اے
خبیر از کیفیت باطن این شخص مطلع گرداں۔ تکرار این ہر دو اسم از زبان در طریقہ حضرات
مانیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ طریق ماطرق دعوت اسمانیست اکابر این
طریقیت استہلاک در ستمائے این اسما اختیار فرمودہ اند۔ الخ۔ ہمہ تن متوجہ بہ صفت
علمی پروردگار شود۔ چوں فیض صفت مذکورہ فائض شود۔ متوجہ بہ باطن آن شخص شود۔ آن
نہاں ہر چہ از احوال و آثار در باطن خود مشاہدہ کند آن را عکس شخص مقابل داند ظہور ضیق و
قبض و ظلمت و انقباض دلیل ضیق و غم و آن شخص است۔ نور و سرور و اطمینان و جمیعت و
انبساط آثار صلاح و تقوی است۔ از اہل حشمت حرارت و گرمی و شوق دازا صاحب قادریہ صفا و
لمعائ و انار باب نقش بندہ بے خودی و اطمینان مدرک می شود احوال سہروردیہ مشابہ
بہ احوال نقش بندہ است۔ و از مجددیای از اصحاب ولایت صغریٰ بر لطیفہ قلب ذوق و
شوق و حرارت و محبت رومی نماید و از اصحاب ولایت کبریٰ بر لطیفہ نفس اطمینان و استہلاک
اضمحلال ظاہری شود بلکہ تمام بدن را در می گیرد و در دیگر مقامات لطافت و بے رنگی و وسعت

بہ جمیع لطائف محیط می شود که از ادراک آن نزدیک است که نزدیکان دور باشند تا به دوراں چه رسد فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خورشید کہ از روزی می تابد یا مثل ابر محیط یا شبم لطیف ظاہری شود۔

طریقہ اشرف بر خواطر۔ برائے اشرف بر خاطر کسی باید کہ اول خود را از جمیع خطرات پاک کند چون در ساحت سینہ اثر سے ہم از آثار خطرات نہ ماند متوجہ بہ آن شخص شود۔ آن زمان ہر چہ از خیر و شر در خاطر ظہور نماید عکس آن شخص داند شرط اعظم بر اشرف خواطر۔ نفی خواطر خود است ہر کہ بران قادر است اورا این ملکہ حاصل است۔

فقیر گوید عنی اللہ عنہ و الحقہ یا بآئہ الکاملین جناب پیرو مرشد برحق قدس سرہ را این ملکہ بہ وجہ اتم حق تعالی عنایت کردہ بود۔ ہر دوسوہ را علی الفور می گرفتند و بران متنبہ می فرمودند احیاناً بہ نوعی کہ غیر از صاحب آن دوسوہ دیگرے نہ می ہمید مثلاً ارشاد می کردند اخسوس بعض افراد بہ این قسم می گویند یا خیال می کنند چنانچہ از جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی است کہ آنجناب نیز بہ این قسم تنبیہ فرمودہ اند کہ قَابَالُ أَخَوَائِمُ يَفْعَلُونَ كَذَا وَاحْيَانًا اظہار فرمودہ بیاں می نمودند۔ گاہے بہ صورت لطف و مرحمت و گاہے بہ صورت زجر و توبیخ۔ موافق ارشاد انزلوا للناس مَنَازِلَهُمْ کما رواہ مسلم۔ کَيْفَ لَا وَقَدْ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ۔

طریقہ دریافت احوال صاحب قبر۔ باید کہ پشت بہ قبلہ و رو بہ جانب قبر کردہ در مقابل سینہ بہ نزدیکی قبر بہ عذاب بنشینند و در صورتی کہ اگر جائے بہ قرب آن قبر نہ یابد پس ہر جا کہ تواند بنشیند اولاً چیزے از کلام الہی خواندہ ایصال ثواب کند۔ باز از نسبت و کیفیات خود را ہتی ساختہ بہ صفت علمی پروردگار متوجہ شود۔ بہ نوعی کہ پیشتر بیاں شدہ۔ چون فیض اتم مبارک در گیر و متوجہ بہ صاحب قبر گردد۔ آن زمان ہر چہ از آثار سعادت و شقاوت بنید عکس صاحب قبر داند۔

فقیر گوید حضرت پیرو مرشد برحق سیدی الوالد قدس سرہ اکثر سورہ کیس بہ کمال تبیل و ترتیل تلاوت می فرمودند و گاہے سورہ مَلِك می خواندند و باز متوجہ می شدند۔ و بعض اوقات دیدہ شدہ کہ ہمراہ روانند۔ استادہ سورہ فاتحہ و ہر چہ اقل می خواندند و ایصال ثواب کردہ و قدرے توقف نمودہ می رفتند۔ روزے در غربہ سوار بودند چون نزد

چتلی قبر رسیدند کہ در سر کوچه واقع است و کوچه بہاں نام مشہور شدہ۔ فرمودند دریں جا
ہیچ نسبت معلوم نہ می شود از فیض و برکت خالی است۔ فیما بعد فقیر از بعض افراد شنید
کہ این قبر از حیوانے است کہ کسے آں را دفن کردہ بود۔ و بہ مرور ایام جہلا آں را ضریح و
مزار ساختند و نسب و سلسلہ نیز فراموش آوردند۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الامر۔

طریقہ استفادہ از صاحب قبر۔ برائے استفادہ از صاحب قبر مناسب است
کہ اول سلام بخواند اگر بہ الفاظ ماثورہ باشد بہتر است۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ
بہ این الفاظ سلام می خواندند اَلَسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْاَحْقَاقِ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ
الْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِثْلًا وَ الْمُسْتَخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ مَکَّۃَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَیْ وَ اَسْرَحْمَہُمَا کَمَا سَرَّ تَبَّانِی
تَغْفِرْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْحَیَّۃِ
مِنْہُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیعٌ قَرِیْبٌ یُّجِیْبُ الدَّخَواۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

باید کہ سلام استادہ بہ صورت ادب و خشوع خواند من بعد قبالہ سینہ صاحب قبر نزد قبر بہ حد
ادب بنشیند و از کلام پاک الہی آنچہ میسر باشد بخواند قدرے بہ آواز بلند۔ و ایصال ثواب
نماید و خود را از نسبت و کیفیت تہی ساختہ سینہ خود را محاذی سینہ صاحب قبر تصور
کردہ متوجہ شود ہر چہ از آثار و اوار و کیفیات یابد آن را نسبت صاحب قبر داند۔

طریقہ ازالہ مرض۔ فاتحہ خواندہ ثوابش بہ ارواح حضرات پیراں رساند۔ باز اسم
مبارک یَا شَافِیْ خواندہ متوجہ اوار شریفہ این اسم مبارک گردد چون شبیض اسم مذکور
قائض شود توجہ بہ ازالہ مرض نماید۔ بہ پنججہ کہ مریض مقابل باشد و ہمت نمودہ مرض را
از بدن او جدا نمودہ پس پشت او بنیدارد۔ و بہ این عمل مشغول ماند تا وقتہ کہ آثار توجہ
ظہور نماید۔ چند روز این عمل جاری دارد۔

طریقہ دیگر برائے ازالہ مرض۔ آن است کہ مریض را پیش رو نشاندہ بہ قدر نخصد نفس
اشتغال بہ نفی و اثبات کند بہ نوعی کہ اَزْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ انتفائے مرض مراد گیرد و اَزْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شفا
را مراد گیرد۔ یعنی مرض زایل شود و دور شد و جایش شفا گرفت۔

در ازالہ مرض از نفی و اثبات طریقہ دیگر از حضرت شہید قدس سرہ منقول است

فرمودہ اند کہ در صورت نفی و اثبات بالنفس کہ اندرون می رود عوارض جسمانی مریض تصور نماید کہ از بدن او جدا می شود و بالنفس کہ بیرون می آید تصور نماید کہ عوارض معبودہ از اندرون سلب کنندہ بالنفس او بروئے زمین می افتد تا سلب کنند متاثر و متاثری نہ گردد۔
از مقایسہ امراض جسمانی طریقہ سلب امراض روحانی نیز مبین گشت و طریقیہ سلب نسبت و رفع قبض و برائے بسط نیز ہمچنین است۔ البتہ در سلب کردن نسبت کسے یا در صورت رفع کردن قبض در صورتی کہ از حضرت منظر شہید قدس سرہ منقول شدہ است در نفس کہ بیرون می آید تصور نمودن انداختن نسبت مسلوبہ یا قبض بروئے زمین لازم نیست۔ چہ خود متاثری نہ خواہد شد۔ و در صورت اول کہ بہ صفتی از صفات پروردگار متوجہ شدن است پس برائے سلب نسبت و برائے رفع قبض بہ اسم شریف یا قابض و برائے بسط بہ اسم شریف یا باسط متوجہ شدن است و ہمچنان برائے تہرا عدا بہ یا قاہر و برائے نصرت بہ یا ناصر و برائے امور دیگر بہ اسماء شریفیہ دیگر کہ ملائم آن امر باشد متوجہ شدن است۔

و اگر خواہد کہ از آثار توبہ و صلاح و تقوی و پرهیزگاری در باطن عزیزے افاضہ نماید پس آن عزیز را پیش خود بنشانند اگر آن عزیز حاضر است و الا صورت مثالیش را پیش روئے خود تصور دارد و آنچه از آثار توبہ و صلاح در باطن پیدای شود آن کیفیت را در باطن آن عزیز القا نماید۔ در چند صحبت انشاء اللہ اثر ظاہر خواہد شد و اگر استعجال تاثیر مطلوب بود پس ہر وقت این کیفیت را در تصور دارد و بہتر آن است کہ اول در سلب اوصاف ذمیمہ توجہ بر نگارد و بہ اسم شریف یا قابض متوجہ شدہ رذائل را دور کند و باز در القائے آثار اوصاف حسنہ توجہ خود را مبذول کند کہ این طریق سریع تاثیر است و بر ہمیں نہج برائے جلب منفعت یا دفع مضرت یا غیر آن کہ حصول یا دفع آن مطلوب بود ہمت بر نگارد و ان شاء اللہ تعالیٰ موفق شدہ بہ مطلوب خواہد رسید۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب دوم نوشتہ اند۔ بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ اسرارہم کمال عبارت از سوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم می شود می فرمایند آخر کار انتظار است پس اگر طالب بہ دوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات ستہ را احاطہ نماید و توجہ بہ کیف و برہمیں

بس نموده پرداخت آن نماید به درجات حضور که بیان کرده شد البته برسد و از دوستان
خدا است مستغرق در یائے وحدت و قابل اجازت طریقہ اما در طریقہ علیہ مجددیہ تا بہ فنائے
نفس و کمالات ولایت کبری نہ رسد اجازت مطلقہ نہ می شود و در فنائے قلبی خطرہ از دل
برود اما از دماغ ریزاں شود و بعد فنائے نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد از اں در ادراک
خطرہ کہ از کجائی آید حیرت است انتفاعی خطرہ از دل و دماغ پیش از باب عقل معقول
نیست لیکن طریقہ دوستان خدا و رائے نظر و عقل است۔ الخ۔ و نوشته اند۔ از اجلہ
واقعات رویت باری تعالی و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر از شائبہ و ہم و
خیال مبرا باشد۔ وجہ اشتباہ حقیقت بہ مویہوم آن کہ لمعان انوار ذکر یا محبت و اخلاص
یا مناسبت استعداد بہ جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رضائے مرشد یا نسبت
باطنی او یا کثرت درود یا خواندن بعضی اسماریا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت
سادات یا توغل بہ علم حدیث بہ صورت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصور می شود۔
پندار و کہ بہ شرف زیارت مشرف شدہ است و آن چنان نیست بلکہ بہ نخے ازاں دریائے
رحمت سیراب شدہ۔ ازین است کہ بہ صورت مختلفہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رامی
بیند۔ اگر صورت مبارک کہ در مدینہ منورہ موجود است و صاحب شمائل آن را بیاں
نمودہ بنیدالبتہ سعادت است بزرگ و موجب ترقی در باطن و از دیاد توفیق می شود۔
والا دل بہ وہم و خیال خوش می شود۔ الخ۔

بود در جہاں ہر کس را خیالے مرا از ہمہ خوش خیال محمد
بہ زوئے زمین گشتہ سلطان عالم ہر آن کو بود یائے مال محمد
و در مکتوب نود و پنجم نوشتہ اند۔ بہ ذکر لا الہ الا اللہ و صدم بار محمد رسول اللہ عروج و جذبہ
حاصل می شود اگر بعد چند بار محمد رسول اللہ گوید عروج و نزول در می یابد و اگر تمام کلمہ
بخواند حملہ نزول می شود۔ در کثرت اسم جذبہ می آید و از کثرت تہلیل فنا دست و پد خواہد
آزد و کم گردد و از کثرت درود خواہائے نیک می بیند و از کثرت تلاوت انوار بیاری شود
و از کثرت نماز تضرع دست دہد۔ الخ۔

یاب دل پاک و جان آگاہ ہم دہ آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ
در راہ خود اول از خود دم بے خود کن بے خود چو شد من ز خود بہ خود را ہم دہ

و در مکتوب ہشتاد و یکم نسبت بہ مراقبات لطائف خمسہ نوشتہ اندہ و در ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے آن است کہ مناسبتہ و التفاتے ازاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شود و مرانا گواہی آید کہ توجہ بہ غیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ شود اگر چہ اسیان و یقین بہ حضرات انبیاء علیہم السلام حاصل است بیک در وحدت توجہ کہ اصل این راہ است قصور بے می آید و مشائخ را رحمۃ اللہ علیہم مثل عینک تصور نمودہ بہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانہ متوجہ باشند۔ در ہر امر نیت متابعت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور است در ہر امر و ہر عمل کہ ازاں حضرت بہ امت رسیدہ است از فرض و نفل توجہ بہ آن حضرت باید نمود کہ آن حضرت مبدأ العمل اندہ و در خوراک خوردن گوشت و ہر کہ و کدو و شیرینی و خرمنہ و تر بو ز آل چہ خوردہ می شود نیز توجہ بہ جناب مبارک باید کرد کہ آن حضرت فرمودہ و کردہ اند تا عنایت از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسید و منصبیغ بہ انوار اتباع شر باید۔ الخ۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کر دم بر سمت کج کلا ہے
یاید دانست ظہور تمام تاثیرات کہ در خاتمہ بیاں شدہ و نمود ہر گونه تصرفات بدون حصول دولت فنا و بقا دست نہ می دہد۔ و از متوسطان این راہ این گونه تصرفات بیشتر بہ ظہور می رسد۔ منتہیان در صد و چہین امور نہ می باشند چہ التفات ایشان بہ امور کونیہ نیست ایشان بہ مقام رضا رسیدہ اند و بہ مشاہدات انوار و تجلیات ذاتیہ مشرف شدہ اند۔

آن را کہ در سراے نگاہے است فارغ است از باغ و بوستان و کاشائے لالہ زار
منتہی مثل مبتدی است اما فرق این قدر است کہ مبتدی ازین امور واقفیت نہ دارد و نہ بر این امور قدرت دارد و منتہی با وجود واقفیت و قدرت بہ این امور خسیسہ سرفرو نہ می آرد و اشتغال بہ امور یقینیہ دارد این بزرگواراں توجہ بہ نسبت چہین امور تضییع اوقات می شمارند۔ رفتائے ایشان در رضاے پروردگار است کارے کہ ایشان را منظور می باشد او سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خود بے آن کہ ایشان توجہ و التفات فرمایند۔ آن کار را بہ انجام می رساند چنانچہ آن سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم ازین کیفیت خبر دادہ اند۔ روی الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَبْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلاً صَدْرَکَ غِنًی وَ اَسَدَ فَقْرَکَ

وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَكُنْ فَقْرًا -

آنها کہ ہم دہند از دیدہ نشان
در عین تبحر اند و در بحر گماں
بشر است نہاں از دیدہ عالمیاں
آں را کہ نمودند بہ بستند زباں

شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیرہ

الہی بہ نامت چہ نامے است آں
الہی بہ سردارِ کُل کائنات
الہی بہ آں کانِ صدق و صفا
الہی بہ سلمانِ خیر و صفا
الہی بہ قاسمِ امامِ طریق
الہی بہ آں جعفرِ ذی نسب
الہی بہ آں محوِ انوارِ دید
الہی بہ شربِ شہِ بواجہن
الہی بہ دانائے رمزِ خفی
الہی بہ آں یوسفِ پر ضیا
الہی بہ آں خواجہ خواجگان
الہی بہ آں عارفِ بے مثال
الہی بہ محمودِ عالی مقام
الہی بہ خواجہ عزیزاں علی
الہی بہ بابائے روشن ضمیر
الہی بہ آں شہسوارِ کمال
الہی بہ داروئے ہر درد مند
الہی بہ عطارِ دینِ را علا
الہی بہ یعقوبِ دانائے راز

کلیدِ درِ رحمتِ بے کراں
جنابِ محمد علیہ الصلوات
ابوبکر صدیق رمزِ وفا
کہ شد داخلِ آلِ پاکِ نبی
منارِ ہدیٰ نورِ چشمِ عتیق
کہ ہے راست صادقِ مبارکِ لقب
شہِ عارفانِ حضرتِ بایزید
کہ سرشارِ بد از شرابِ کہن
بہ ملکِ بقائے شہِ بوعلی
کہ ہماں از و گشت ملکِ صفا
شہِ عبدِ خالقِ امامِ جہاں
گزوئے یوگر شد محطِ البرِ حال
کہ آنجیرِ فغنۃ از ویافت نام
ز کوششِ بخیزد ہزاراں ولی
محمد بہ سہاسِ بدرِ منیر
بہ شوخاں سیدِ امیرِ کلال
امامِ الطریقہ شہِ نقشبند
مُعطر از و گشت بزمِ صفا
گزوئے چرخ شد بر فلکِ سرفراز

الہی بہ اسرار عرفاں پناہ
 الہی بہ زاہد محسود ولی
 الہی بہ آں کارل بے نظیر
 الہی بہ آں مرشد خاص و عام
 الہی بہ آں فانی بحسب نور
 الہی بہ آں شیخ احمد ہمام
 الہی بہ معصوم والا تبار
 الہی بہ آں سیف دنیا و دین
 الہی بہ آں سید پاک ذات
 الہی بہ آں طاہر لا مکان
 الہی بہ آں عبد اللہ ولی
 الہی بہ احلاص آں بوسعید
 الہی بہ نیروے عالی ہتم
 الہی بہ اسرار صاحب نظر
 الہی بہ غواص بحسب یقین
 الہی بہ این پاک مردان خویش
 دل بواحسن زید را رہنما
 مبیں سوئے اعمال ناگفتہ حال
 ولائے کہ دارد بہ حناصان تو
 دل تیرہ اش را تو پر نور کن
 بہ بمن ظلال و بہ نور صفات
 چنان مست گرد و در اوج حضور

زہے ناصر دین عبید الہ
 کہ بد واقعت زمر ہائے خفی
 محمد بہ درویش گشتہ شہیر
 بہ خواجہ کہ امکانک دارد مقام
 کہ باقی است مشہور نزدیک و دور
 مجذوز الف دوم شد امام
 عجب زیب بخشید آخر بہ کار
 طراوت از ویافت شرع متین
 چہ نور محمد ستودہ صفات
 حبیب الہ منظر جان حباں
 ملقب بہ شاہ غلام علی
 کہ شد غرق انوار در روز عید
 شد احمد سعید آں امام حرم
 کہ وے نام دارد محمد عمر
 ابوالخیر عبد الہ محی دین
 کہ بودند از عشق تو سینہ ریش
 ز لطف در فیض بروے کشا
 بہیں رحمت را تو اے ذوالجلال
 بیا مرزیک یک ز عصیان او
 ز جام مے عشق محسور کن
 رسد تا مجال تجلی ذات
 کہ از بے شعوری نہ ماند شعور

حق تعالی جل مجدہ حضرات مشائخ قدس اللہ اسرار ہم را اجر بے غایت عنایت فرماید کہ چہ راہ
 احسن و آہل و آہل برائے مادیون ہمتاں تجویز فرمودہ اند کہ ہزاراں ہزار افراد در اندک زمانہ
 از راہ بہ کعبہ مقصود رسیدہ و امنہائے خود را از خوشہائے مراد پر ساختہ راحت ابد یافتہ اند

رُوحے خود مالم بہ عجز و افتقار
خوشہ چین حشر من اہل دلم
از قبول حضرت صاحب کمال
وہذا آخر ما قصدت ابرارہ فی ہذا الکتاب - چوں فقیر از تسوید و تبیض این
رسالہ شریفہ فراغت یافت تاریخ تالیفش را نظم کردہ گفت -
چو یافت زید سراغ از رسالہ عرفاں
چہ خوش سروش بگفت این نوید تاریخی
بہ عون مبدأ فیاض ذو المنن رحماں
زہد مدارج خیر و مناجات معال

۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا وَأَبَدًا
مُجَدِّدًا عَلَى سَيِّدِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ
أَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -
پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۲۶۷ھ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء

قطعات تاریخ تالیف و طبع این سیالہ شریفہ

از جناب برادر محترم و ابن حضرت العزم المکرم صاحب المعرفت والفضل والکمال حضرت
حافظ محمد الواسعید مجددی ظلہ فرزند اصغر حضرت شاہ محمد معصوم قدس اللہ سیرہ العزیزہ -
رسالہ کہ ازاں بونے معرفت آید
مقبول خلیفہ حضرت ابو الخیر است
سعید خواست کہ تاریخ طبع او گردد
چو دیدش پئے طلاب رہنما گفتم
ز بہر علم و عمل زید با صفا گفتم
چہ خوش مناجات سیر و قاجا گفتم

۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

از برادر زادہ عزیز قاضی حافظ قاری عبد الحمید مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ
فرزند حضرت برادر محترم سابق الذکر

تالیف (سریذہ) کثوۃ الفجر یا تلق
(مناجات الشیخ) من سر من یعلّمنا
فیہ الہدی و بہ الاسرار تنبش
کیف القلوب بذكر الله تعالی

